مُسلسل اِشاعت کے 59 سال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

مؤسس

ملتان

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

فروری 2022ء | رجب المرجب ۱۴۴۳ھ

شمارہ: ۲ | جلد: ۲۶

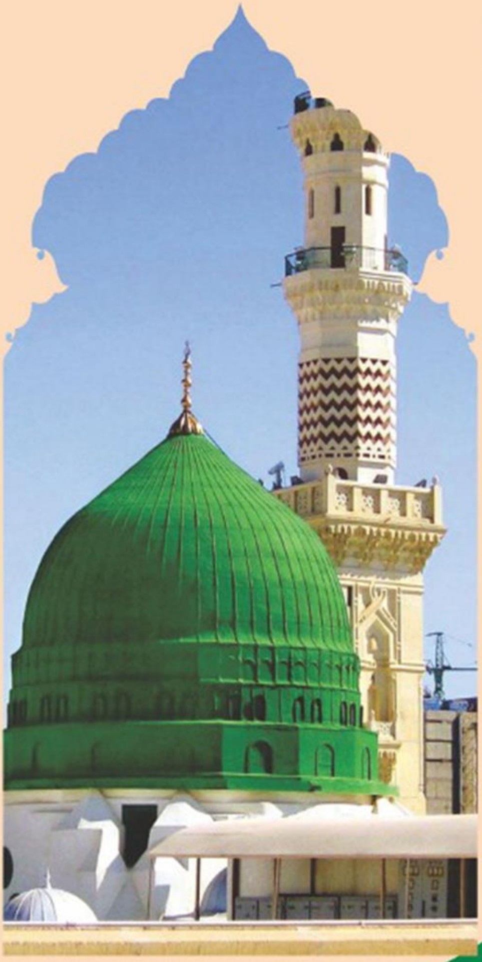

مُناظرۃ الہند الکبریٰ
یعنی ہندوستان کا عظیم مُناظرہ

ابوبکر خدا بخش ٹھٹھو کے قادیانی کی ریٹائرمنٹ
... خس کم جہاں پاک

طُوفانی تیرا قافلہ رواں دواں

قادیانی ہیڈ کوارٹرز جنسی زیادتی کی آماجگاہ بن گئے

- لندن، سرے، ڈورسیٹ، ربوہ میں جنسی زیادتی کی شکایات، لندن پولیس نے انکوائری شروع کر دی
- امریکی قادیانی سربراہ مرزا انور خواتین کو جنسی تعلقات پر آمادہ کرتا رہا، گفتگو ریکارڈ ہو گئی
- ہیڈ کوارٹرز میں شکایت پر خاموش رہنے کی دھمکی، مرزا مسرور کا بہنوئی محمود خود بھی زیادتی میں ملوث
- پاکستانی نژاد برطانوی لڑکی کی شکایت نے برطانیہ میں قادیانیوں کی چولیں ہلا کر رکھ دیں
- قادیانیوں کا سرپرست مرتد مرزا مسرور کا بھی معاملہ دبانے کے لئے دباؤ ڈالتا رہا لندن (ڈاکٹر اختر کاظم)

روزنامہ خبریں لاہور 11 جنوری 2022

امریکی نژاد قادیانیوں کے پاکستان میں قتل ... ایک قادیانی جال

ماہنامہ لولاک ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

شمارہ: ۲ جلد: ۲۶

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوری شہیدؒ
مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندرؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ
صاحبزادہ طارق محمودؒ

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ
زیر سرپرستی: حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی صاحب
زیر سرپرستی: حضرت مولانا سید محمد سلیمان یوسف بنوری صاحب
نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری
نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا
چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد
حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی
ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود
مرتب: مولانا عزیز الرحمن ثانی
کمپوزنگ: یوسف ہارون

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
حافظ محمد یوسف عثمانی	مولانا محمد اکرم طوفانی
مولانا مفتی حفیظ الرحمن	مولانا فقیر اللہ اختر
مولانا قاضی احسان احمد	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا غلام رسول دین پوری	مولانا غلام حسین
مولانا عبدالرشید غازی	مولانا محمد اسحاق ساقی
مولانا محمد حسین ناصر	مولانا غلام مصطفیٰ
مولانا مفتی محمد راشد مدنی	چوہدری محمد اقبال
مولانا محمد قاسم رحمانی	مولانا عبدالرزاق

ناشر: عزیز احمد مطبع: تشکیل نو پرنٹرز ملتان
مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
حضوری باغ روڈ ملتان فون: 061-4783486, 0333-8827001

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم

ابوبکر خدا بخش نتھو کہ قادیانی کی ریٹائرمنٹ......خس کم جہاں پاک	مولانا اللہ وسایا	03

مقالات ومضامین

معراج النبی ﷺ حدیث کی روشنی میں	مولانا محمد امین	13
فضائل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم از مسلم شریف	مولانا محمد شاہد ندیم	16
مناظرۃ الہند الکبریٰ یعنی ہندوستان کا عظیم مناظرہ (قسط:2)	مولانا رحمت اللہ کیرانوی/مولانا غلام رسول	20

شخصیات

طوفانی تیرا قافلہ رواں دواں	مولانا اللہ وسایا	23
جمیل احمد المعروف بولا حکیم بھی چل بسے	جناب زاہد جمیل	32

ردِ قادیانیت

پستی کا کوئی حد سے گزرنا دیکھے	مولانا اللہ وسایا	33
امریکی نژاد قادیانیوں کے پاکستان میں قتل......ایک قادیانی جال	جناب ساجد غنی اعوان	38
مولانا ظفر علی خان اور فتنۂ قادیانیت (قسط نمبر:4)	حکیم عنایت اللہ نسیم سوہدروی	43

متفرقات

تبصرہ کتب	مولانا اللہ وسایا	47
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	49

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمۃ الیوم

ابوبکر خدا بخش نتھوکہ قادیانی کی ریٹائرمنٹ ...... خس کم جہاں پاک

ضلع بھکر تحصیل دریا خاں چک نمبر ۴۹ میں نتھوکہ برادری کے تین بھائی تھے۔ ایک کا نام قادر بخش تھا، دوسرے کا نام معلوم نہیں، تیسرے کا نام خدا بخش نتھوکہ تھا۔ یہ محکمہ مال میں گرداور تھا۔ دوران ملازمت قادیانیت کی لعنت اسے چمٹ گئی۔ باقی دونوں بھائی نہ صرف اسلام پر قائم رہے بلکہ وہ اور ان کی اولاد نے اس کے قادیانی ہوجانے پر اس سے اپنے تعلقات میں سرگرمی دکھانی بند کردی۔ اس مرتد خدا بخش نتھوکہ قادیانی کے تین پوت تھے۔ تینوں سکہ بند ملعون و مردود قسم کے جنونی قادیانی تھے اور قادیانی ہونے کے ناتے اسلام سے متعلق سوچنے پر ایسی ان کی کھوپڑی میں بجائے مثبت سوچ کے ''توڑی'' بھر گئی کہ اسلام دشمنی اور قادیانیت پرستی گویا ان کی گھٹی شمار ہونے لگی۔ ایک بیٹا ریٹائرڈ بریگیڈیر مبارک قادیانی تھا جو لاہور میں آنجہانی ہوا اور قادیانیوں نے ہی اسے مرگھٹ سپرد کیا۔ دوسرا بیٹا ریٹائرڈ میجر منور ہے جو چوک کمہاراں ملتان کے قریب ایک اسکول چلاتا ہے۔ یہ اس وقت قادیانی جماعت ملتان کا چیف گرو، لاٹ پادری و نفس امّارہ ہے۔

تیسرے بیٹے کا نام ابوبکر خدا بخش نتھوکہ قادیانی ہے جو خوشاب، شیخوپورہ، قصور، لاہور، ساہی وال، پولیس و آئی. بی کے مختلف عہدوں پر رہا۔ ایک بار اس کو آئی. بی کا ڈائریکٹر جنرل بنایا جارہا تھا، تب مجلس تحفظ ختم نبوت نے صدا بلند کی۔ حق تعالیٰ نے کرم کا معاملہ فرمایا اور مملکت خداداد پاکستان اس کے شر سے محفوظ رہی۔ جب یہ شخص خوشاب میں تھا، تب یہ ملعون قادیان کے کافرانہ عقائد کی پٹاری کندھوں پر اٹھا کر گاؤں، گاؤں، قصبہ، قصبہ اور قریہ قریہ پھرا۔ جناب میاں شہباز شریف کا ہم درس بتایا جاتا ہے۔ جب یہ خوشاب میں پولیس آفیسر تھا تب مسلم لیگ کے ممبران صوبائی وقومی اسمبلی نے میاں شہباز شریف سے اس کی شکایت کی تو انہوں نے اس کے وکیل صفائی کا کردار ادا کرتے ہوئے کہا کہ تم نے اس سے کام کرانے ہیں اس کے پیچھے نماز تھوڑی پڑھنی ہے۔ یہ کہہ کر میاں شہباز صاحب نے اپنے لیگی ممبران اسمبلی کو ٹکا سا جواب دیا۔

قدرت کی لاٹھی بے آواز ہے۔ اب اسی شخص کے ایف. آئی. آے میں آنے کے بعد میاں برادران کے خلاف کئی انکوائریاں اس سے کرائی گئیں۔ عین قادیانی فطرت کے مطابق پہلے یہ لیگی حکومت کی ناک کا بال تھا، اب ان کے خلاف عمران حکومت کا نفس ناطقہ ہوگیا۔ پھر وزیراعظم کے احتساب کے وفاقی

مشیر شہزاد اکبر کے گٹھ جوڑ نے رنگ دکھایا تو ابوبکر خدابخش نتھوکہ کی ’’پانچوں گھی میں اور سر کڑاہی میں‘‘ والا معاملہ ہوگیا۔ شہزاد اکبر پر قادیانی ہونے کا الزام لگا لیکن مجلس تحفظ ختم نبوت نے اسے کبھی قادیانی نہیں کہا کہ ہمارے پاس اس کا ثبوت نہیں۔ ہم نے یہ موقف ضرور اختیار کیا کہ جس پر یہ الزام لگے ان کا فرض ہے کہ وہ صفائی دے۔ پھر آگے چل کر جناب حافظ محمد طاہر اشرفی صاحب نے اس کی صفائی دی تو ہم نے اس معاملہ سے پہلے کی طرح لاتعلّقی اختیار کرلی۔

قارئین کو یاد ہوگا کہ جب شہزاد اکبر پر تحریک انصاف کے ممبر صوبائی اسمبلی جناب نذیر احمد چوہان نے قادیانی ہونے کا الزام لگایا تو ان پر ایف۔آئی۔اے کے تحت پرچہ درج ہوا۔ ان پر تشدد ہوا، ہسپتال داخل ہوئے اور پھر انہوں نے اپنا بیان واپس لے لیا۔ یاد رہے کہ ایف۔آئی۔اے کے ایڈیشنل ڈی۔جی یہی ابوبکر خدابخش نتھوکہ جنونی قادیانی تھے۔ اس واقعہ سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ شہزاد اکبر اور ابوبکر خدابخش قادیانی کی آپس میں کس طرح گاڑھی چھنتی ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب نے ۲۳؍دسمبر ۲۰۲۱ء کو فون پر ارشاد فرمایا کہ ابوبکر خدابخش نتھوکہ قادیانی کی ۶؍جنوری ۲۰۲۲ء کو مدت ملازمت پوری ہورہی ہے اور اطلاع یہ ہے کہ اس کو نئے ایگریمنٹ کے تحت ایڈوائزر ایف۔آئی۔اے مقرر کیا جارہا ہے، توسیع دی نہیں جاسکتی کہ عدالت نے پابندی لگا رکھی ہے۔ چور دروازہ سے دوبارہ اسے مسلط کیا جارہا ہے۔ سمری کی تیاری شروع ہے اور یہ وزیراعظم کی منظوری وتوثیق سے ہوگا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون! ہائے منافقت کہ ریاست مدینہ کی مالا جپنے والے رحمت عالم ﷺ کے ایک سکہ بند دشمن قادیانی گروہ کے نفس امّارہ کو چور دروازہ سے نوازے جانے کی منصوبہ بندی ہورہی ہے۔

۲۴؍دسمبر ۲۰۲۱ء کو فجر کی نماز کے بعد جناب وزیراعظم پاکستان کے نام کھلا خط تحریر کیا جو یہ ہے:

وزیراعظم پاکستان کے نام کھلا خط!

بخدمت جناب محمد عمران نیازی وزیراعظم پاکستان، اسلام آباد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج گرامی! ایک انتہائی اہم اور حساس مسئلہ کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ:

۱...... ایڈیشنل ڈی۔جی ایف آئی آے ابوبکر خدابخش نتھوکہ سکہ بند قادیانی ہیں۔

۲...... اس کے جنونی قادیانی ہونے کا یہ ثبوت ہے کہ ضلع خوشاب میں اپنی زمینوں پر قادیانیوں کے ضلعی

وڈویژنل مذہبی اجتماع منعقد کراتا رہا ہے، جب کہ ضلعی انتظامیہ بوجہ قانون کی پاسداری کے قادیانیوں کو مسلمانوں میں جلسہ عام کے ذریعہ تبلیغ کرنے کی اجازت نہ دیتی تو علی الاعلان دھڑلے سے روڈہ ضلع خوشاب ایٹمی پاور پلانٹ کے قریب اپنی زمینوں پر قادیانیوں کو جلسہ کرنے کی سہولت دیتا رہا اور سرکاری ملازمت کے باوجود ان اجلاسوں کی صدارت کرتا رہا۔

۳...... اس کا ایک بھائی آج بھی قادیانی جماعت ملتان کا ہیڈ ہے، اس کی ریشہ دوانیاں اور قانون شکنی کر کے قادیانیت کی تبلیغ کرنا، مسلمانوں کو اشتعال دلانا اور لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا کرنے پر ایک زمانہ گواہ ہے۔

۴...... ابوبکر خدا بخش نتھوکہ نے اپنے زمانہ ملازمت کے دوران چن چن کر قادیانیوں کو بھرتی کیا، آج اس کا بھتیجا اور داماد وقاص نتھوکہ قادیانی ایس ایس پی کے عہدہ پر ہے، اس نے سرکاری حیثیت سے ناجائز فائدہ اٹھا کر ایسے قادیانیت کو ترقی دی کہ مدتوں پولیس اور ایف آئی اے کا محکمہ قادیانیوں کی آماج گاہ بنا رہے گا۔

۵...... اب یہ شخص ۶ر جنوری ۲۰۲۲ء کو اپنی مدت ملازمت پوری کر کے ریٹائر ہو رہا ہے، چونکہ عدالتی حکم سے سرکاری ملازمین کو توسیع دینے پر پابندی ہے۔ اس کے باوجود حکومت پاکستان میں چھپے قادیانی عناصر کی شہ پر ایف آئی اے کے ایڈوائزر کے طور پر اس کے ساتھ اگریمنٹ کیا جا رہا ہے۔ اس کی فائل جناب وزیراعظم صاحب! آپ کی میز پر رکھی ہوئی ہے۔

۶...... عدالتی فیصلہ کو یکسر نظر انداز کر کے چور دروازے سے اس متعصب قادیانی کو دوبارہ سالہا سال کے لئے مسلمانوں کے سروں پر مسلط کرنے کا کھیل رچایا جا رہا ہے۔

۷...... جب تمام سرکاری ملازمین وافسران اس کے ہم پلّہ مدت ملازمت پوری کر کے ریٹائر ہو گئے تو اسے قادیانی ہونے کے ناتے دوبارہ خلاف قانون اور متعین راستوں سے ہٹ کر توسیع دینا جہاں وطن عزیز کے ساتھ زیادتی ہے، وہاں اسلامیان وطن کو بھی اذیت ناک صورت حال سے دوچار کیا جانا ہے۔ آں جناب سے درخواست ہے کہ ہرگز ہرگز اسے دوبارہ اگریمنٹ پر ایڈوائزر نہ بنایا جائے اور بدترین قادیانیت نوازی کا دروازہ بند کیا جائے، ورنہ اسلامیان وطن کو اشتعال دلانے کے مترادف ہوگا، جو کسی طرح قابل برداشت نہ ہوگا۔

امید ہے کہ ان معروضات پر ٹھنڈے دل و دماغ سے غور فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق بخشیں۔ یاد رکھیں کہ پاکستان کے بہترین مفاد میں جس جذبہ صادق سے یہ درخواست کی گئی ہے، اسی جذبہ سے اس پر توجہ فرمائیں۔

اللہ وسایا ...... خادم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان ...... ۲۴ر دسمبر ۲۰۲۱ء

یہ خط صدر مملکت، چاروں گورنروں، چاروں وزراء اعلیٰ، چاروں صوبائی اسمبلیوں کے سپیکر، سپیکر قومی اسمبلی، چیئرمین سینٹ، چاروں چیف جسٹس صاحبان، وفاقی وزیر داخلہ، وفاقی سیکرٹری داخلہ، ڈی.جی ایف آئی اے۔ چاروں چیف سیکرٹریز، چاروں ہوم سیکرٹریز، چیف جسٹس آف پاکستان، چیف آف آرمی پاکستان، حضرت حافظ ناصر الدین خاکوانی، حضرت مولانا فضل الرحمٰن، جناب سراج الحق، مولانا عطاء الرحمٰن سینیٹر، مولانا عبدالغفور حیدری، مولانا قاری محمد عثمان، مولانا حافظ حمداللہ، جناب مولانا اویس نورانی، صاحبزادہ ڈاکٹر ابوالخیر، جناب مولانا راشد محمود سومرو، مولانا انوار الحق حقانی، مفتی مولانا شہاب الدین پوپلزئی۔ غرض کہ جو جو سمجھ میں آیا رجسٹرڈ ڈاک سے ان کو خط ارسال کر دیا گیا۔

اخبارات کو خبریں بھجوائیں، روزنامہ اسلام کو اس خط کی اشاعت کے لئے عرض کیا۔ تیسرے دن چوکٹا کی شکل میں روزنامہ اسلام کراچی کے ص ۳ پر اور اس سے اگلے روز ملتان ولاہور میں چوکٹا کی شکل میں خط شائع ہو گیا۔ ۲۴؍دسمبر کو ہی ملک بھر میں سوشل میڈیا کے ذریعہ اس خط اور مختلف پوسٹوں کی وہ یلغار ہوئی کہ ہم مسکینوں کی ناتواں آواز نے ملک گیر حیثیت اختیار کر لی۔ پورے ملک میں جن جن احباب کو اس کی اطلاع ہوئی خطبات جمعہ میں اس پر احتجاج کیا گیا۔ اسی روز عصر کے بعد پی.ڈی.ایم سندھ کا حضرت مولانا محمد اویس نورانی کے گھر حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہم کی زیر صدارت اجلاس تھا۔ رانا محمد انور صاحب کے ہمراہ فقیر نے جا کر حضرت مولانا مدظلہم سے ملاقات کی۔ یہ خط پیش کیا، زبانی معروضات عرض کیں۔ مولانا نے فرمایا کہ حکومت قادیانیت نوازی میں اندھی ہوگئی ہے۔ ماورائے قانون ان کی سپورٹ کی جارہی ہے اس پر آپ بھی آواز اٹھائیں، ہم بھی آواز اٹھائیں گے۔ مولانا کلیم اللہ نعمان، مولانا رضوان قاسمی، مولانا محمد عادل، مولانا محمد شعیب، مولانا عبدالحئی مطمئن نے رفقاء سے میٹنگ کر کے اگلے دن قائداعظم مزار کے سامنے نمائش چورنگی پر مظاہرہ کا اعلان کر دیا۔

چنانچہ ۲۵؍دسمبر صبح مولانا کلیم اللہ، حضرت مولانا عبدالغفور حیدری اور فقیر راقم نے جناب سراج الحق امیر جماعت اسلامی پاکستان و نائب امیر فرید احمد پراچہ سے ان کے دفتر کراچی میں ملاقات کی۔

ظہر کے بعد نمائش چورنگی پر بھرپور احتجاجی مظاہرہ ہوا، فقیر راقم، مولانا اویس کوئٹہ، مولانا کلیم اللہ، مولانا رضوان، مولانا قاری محمد عثمان، مولانا نور الحق اور دیگر حضرات کے ایمان پرور ولولہ انگیز شعلہ بار بیانات ہوئے۔ مظاہرہ کے بعد کراچی دفتر عالمی مجلس میں بھرپور پریس کانفرنس ہوئی۔ پریس کانفرنس میں کراچی پریس کلب کے سامنے آنے والا جمعہ ۳۱؍دسمبر کو مظاہرہ کا اعلان کیا گیا۔ سرگودھا، بھکر، گوجرانوالہ میں آل پارٹیز کنونشن، آل پاکستان کانفرنسوں اور احتجاجی مظاہروں کی تاریخوں کا اعلان ہوا۔

۲۶؍دسمبر ۲۰۲۱ء کو لاہور میں آل پارٹیز ختم نبوت میٹنگ میں ۲۹؍دسمبر کو پریس کلب لاہور کے سامنے مظاہرہ کا اعلان کیا گیا۔ اسی طرح راولپنڈی، پشاور، کوئٹہ میں احتجاجی مظاہروں، کنونشن اور آل پارٹیز احتجاجی کانفرنسوں کے لئے بھرپور جدوجہد کا آغاز ہوگیا۔ چارسدہ، بنوں، مردان، شبقدر، مانسہرہ، ایبٹ آباد سے مظاہروں کے اعلانات نے ملک عزیز کی رائے عامہ کو متوجہ کرنا شروع کردیا۔ (اس کے آگے مولانا عتیق الرحمٰن یومیہ کی ڈائری لکھتے رہے جو یہ ہے)

۲۶؍دسمبر ۲۰۲۱ء دوپہر ۲ بجے مجلس کے مرکزی رہنما مولانا حافظ اکرم طوفانیؒ کے انتقال کی خبر ملی۔

۲۶؍دسمبر ۲۰۲۱ء مجلس بھکر کے زیر اہتمام آل پارٹیز پریس کانفرنس منعقد ہوئی جس میں مجلس کے ڈاکٹر دین محمد فریدی، جمعیت کے مولانا محمد یوسف، صدر انجمن تاجران بھکر رانا اشرف نے شرکت کی۔

۲۶؍دسمبر ۲۰۲۱ء مجلس حیدرآباد ڈویژن کی جانب سے ڈویژن کے علمائے کرام وائمہ مساجد کا اجلاس منعقد کیا گیا جس میں طے کیا گیا کہ ۳۱؍دسمبر جمعہ کو اڑھائی بجے پریس کلب حیدرآباد کے سامنے احتجاجی مظاہرہ کیا جائے گا۔

۲۶؍دسمبر کو ضلع گوجرانوالہ میں آل پارٹیز کنونشن منعقد ہوا جس میں تمام مسالک کے حضرات نے مطالبہ کیا کہ حکومت ایسے اوچھے ہتھکنڈوں سے باز رہے۔

۲۶؍دسمبر مجلس سیالکوٹ نے آل پارٹیز کا اجلاس منعقد کیا جس میں احتجاجی مظاہرہ کا طے ہوا۔

۲۷؍دسمبر سوموار کو مولانا اکرم طوفانیؒ کا جنازہ ہوا۔ نائب امیر مرکزیہ خواجہ عزیز احمد نے جنازہ پڑھایا۔ اس موقعہ پر بھی مولانا اللہ وسایا نے تعزیتی بیان میں ابوبکر خدا بخش نتھوکہ کے خلاف قانون نئے سازشی متوقع منصوبہ پر احتجاج کیا۔

۲۷؍دسمبر مجلس راجن پور نے پریس کلب راجن پور میں پریس کانفرنس منعقد کی۔

۲۷؍دسمبر مجلس ضلع بھکر منکیرہ کے علماء نے ایک متفقہ ہینڈبل شائع کیا جس میں مطالبہ تھا کہ ابوبکر خدابخش نتھوکہ کو دوبارہ مسلمانوں پر مسلط کرنا آئین کی خلاف ورزی ہے حکومت اس سے باز رہے۔

۲۸؍دسمبر کو عالمی مجلس ملتان نے اجلاس کر کے ۳۰؍دسمبر کو پریس کلب کے سامنے احتجاج کا اعلان کیا۔

۲۸؍دسمبر کو مجلس ضلع ڈیرہ غازی خان نے ریتڑہ میں پریس کلب میں پریس کانفرنس کی۔

۲۸؍دسمبر کو مجلس خیبر پختونخواہ نے حضرت مولانا مفتی شہاب الدین کے دستخط سے لیٹر جاری کیا جس میں بھرپور مذمت کی گئی اور خطباء سے اپیل کی گئی کہ جمعہ کے خطبات میں حکومتی اقدام کی مذمت کی جائے اور بعد نماز جمعہ تمام ضلعوں میں بھرپور پرامن مظاہروں کا اہتمام کیا جائے۔

۲۸ ردسمبر کو سینیٹ کے ممبر مولانا عطاء الرحمٰن نے سینٹ میں تحریک التواء جمع کرائی کہ ایوان کی جاری کارروائی روک کر انتہائی اہم معاملے کو زیر بحث لایا جائے۔

۲۹ ردسمبر کو لاہور پریس کلب کے سامنے احتجاجی مظاہر کیا گیا جس میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ تمام مدارس نے تعطیل کا اعلان کیا اور مظاہرے میں شریک ہوئے۔ علماء، مختلف دینی و سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، جے یو آئی کے مرکزی جنرل کونسل کے ممبر حافظ محمد اشرف گجر، متحدہ جمعیت اہل حدیث کے سیکرٹری جنرل شیخ محمد نعیم بادشاہ، جے یو پی کے رہنما مفتی غلام حسین نعیمی، جے یو آئی کے سرپرست مولانا محبّ النبی، پیر میاں محمد رضوان نفیس، قاری جمیل الرحمٰن اختر، مولانا خالد محمود، مولانا عبدالنعیم، مفتی عبدالحفیظ، ورلڈ پاسبان ختم نبوت کے علامہ محمد ممتاز اعوان، مولانا عبدالعزیز، مولانا انیس احمد مظاہری، مولانا فضل الرحمٰن، مولانا عبدالشکور یوسف، مولانا محمد یوسف، مولانا مقصود احمد الوری، قاری ظہور الحق، بھائی محمد ابراہیم، مولانا شیر احمد و دیگر نے حکومت کی بدترین قادیانیت نوازی پر تشویش کا اظہار کیا۔

۲۹ ردسمبر عالمی مجلس سمندری ٹوبہ نے مرزائیت نوازی کے خلاف آل پارٹیز سیمینار جامعہ دارالعلوم اسلامیہ سمندری میں ۳۰ ردسمبر کو ایک بجے منعقد کرنے کا اعلان کیا۔

۲۹ ردسمبر عالمی مجلس و جمعیت علماء اسلام ڈیرہ غازی خان نے پریس کلب ڈیرہ غازی خان میں آل پارٹیز تحفظ ختم نبوت پریس کانفرنس کا اعلان کیا۔

۲۹ ردسمبر عالمی مجلس سرگودھا نے ۳۱ ردسمبر جمعہ بعد از عصر مرکزی جامع مسجد بلاک ا سرگودھا میں احتجاجی مظاہرہ کا اعلان کیا۔

۲۹ ردسمبر عالمی مجلس اسلام آباد نے ۳ رجنوری کو نیشنل پریس کلب میں احتجاجی مظاہرہ کا اعلان کیا۔

۲۹ ردسمبر عالمی مجلس پنڈی نے یکم رجنوری کو پریس کلب پنڈی میں احتجاجی پریس کانفرنس کا اعلان کیا۔

۳۰ ردسمبر عالمی مجلس فیصل آباد کے زیر اہتمام جامع مسجد حفصہ جڑانوالہ روڈ فیصل آباد میں دن گیارہ بجے علماء و خطباء، ائمہ مساجد کا اجلاس منعقد ہوا۔

۳۰ ردسمبر مرکزی دفتر ختم نبوت ملتان سے احتجاجی ریلی نکالی گئی جو چوک گھنٹہ گھر، چوک نواں شہر سے ہوتی ہوئی پریس کلب ملتان پہنچی۔ جس میں سینکڑوں لوگوں نے شرکت کی۔ مظاہرے میں جمعیت علماء اسلام کے مولانا ایاز الحق قاسمی، جماعت اسلامی کے جناب آصف اخوانی، عالمی مجلس کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد انس، مولانا محمد وسیم اسلم کے خطابات ہوئے۔

۳۰ر دسمبر مجلس کوئٹہ کے زیر اہتمام میزان چوک سے احتجاجی ریلی کا اہتمام کیا گیا جو پریس کلب کوئٹہ پر اختتام پذیر ہوئی جس میں ہزاروں لوگوں نے شرکت کی۔ پریس کلب پہنچنے تک ہزاروں افراد ریلی میں شامل ہوئے۔ پریس کلب پہنچ کر ریلی ایک جلسہ کی صورت اختیار کرگئی۔ جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا انوار الحق حقانی، مفتی محمد احمد خان، مولانا محمد اویس، مولانا عنایت اللہ، جمعیت علماء اسلام کے مولانا عبدالرفیق، مولانا حافظ حسین احمد، جمعیت علماء پاکستان کے جان محمد قاسمی، جمعیت اہل حدیث کے مولانا عصمت اللہ سالم، جماعت اسلامی کے مولانا عبدالحق ہاشمی، تنظیم اسلامی کے نداء محمد سمیت تمام مذہبی، سیاسی و سماجی شخصیات تمام شعبہ ہائے زندگی کے افراد نے شرکت کی اور پرامن طور پر اپنا احتجاج ریکارڈ کرایا۔

۳۰ر دسمبر کو مجلس خوشاب نے ۳۱ر دسمبر دن دو بجے جامع مسجد ابوبکر صدیق پرانا چوک خوشاب پر احتجاجی مظاہرہ کا اعلان کیا۔

۳۰ر دسمبر بروز جمعرات رحیم یار خان پریس کلب میں احتجاجی مظاہرہوا، سیاسی و مذہبی جماعتوں، انجمن تاجران، چیمبرز آف کامرس اور وکلاء کا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علماء اسلام کی کال پر قادیانی افسر کی ریٹائرمنٹ کے بعد دوبارہ تقرری کو توہین عدالت قرار دیا گیا۔ جس میں قاری ظفر اقبال شریف، مولانا مفتی راشد مدنی، مولانا عبدالرؤف ربانی، قاضی جوادالرحمٰن، مسلم لیگ کے شیر افگن، محمد ریاض نوری، جے یو آئی کے قاضی خلیل الرحمٰن، جماعت اسلامی کے سابق ضلعی امیر چوہدری عبدالرزاق اور دیگر حضرات نے شرکت کی۔

۳۰ر دسمبر کو مجلس ٹوبہ کے زیر اہتمام سمندری میں علماء کرام کا اجلاس منعقد ہوا جس میں طے پایا کہ پانچ علماء کی کمیٹی تمام مسالک کے حضرات سے مل کر آئندہ کا لائحہ عمل طے کرے گی۔

۳۱ر دسمبر ڈیرہ غازی خان پریس کلب میں آل پارٹیز پریس کانفرنس ہوئی مجلس کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا، قاری جمال عبدالناصر، جماعت اسلامی کے شیخ عثمان، تحریک انصاف کے ملک اقبال ثاقب، میاں سلطان محمود ڈاہا، سیف اللہ خان سدوزئی، مولانا عبدالغفور سیفی، شیخ لیاقت، مولانا محمد اقبال، مولانا عبدالعزیز لاشاری نے شرکت کی۔

۳۱ر دسمبر ضلع خوشاب میں بھرپور احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔

۳۱ر دسمبر کراچی میں حکومت کی قادیانیت نوازی کے خلاف بھرپور احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔

۳۱ر دسمبر حیدرآباد میں مظاہرہ کیا گیا۔

۳۱ر دسمبر سرگودھا بلاک ا میں احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔

۳۱ر دسمبر ۲۰۲۱ء کو قصہ خوانی بازار پشاور میں صوبائی امیر مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی کی

قیادت میں ایک احتجاجی مظاہرہ ہوا۔ مظاہرین کا موقف تھا کہ ایڈیشنل ڈی جی ایف آئی اے ابوبکر خدا بخش نتھو کہ قادیانی کی مدت ملازمت ختم ہونے کے بعد مزید ایگریمنٹ نہ کیا جائے۔ مزید یہ کہ قادیانیوں کو تمام کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے۔ مظاہرے میں مولانا خیر البشر، مولانا تاج محمد، مولانا حنیف فاروقی، مولانا عمر ناصح سمیت کئی علماء کرام کے خطابات ہوئے۔ صوبائی امیر مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی کے حکم پر ۳۱ دسمبر کو خیبر پختون خواہ کے متعدد شہروں میں بھی بھرپور احتجاجی مظاہرے کئے گئے۔

۳۱؍دسمبر کو نوشہرہ میں احتجاجی مظاہرہ ہوا، جس میں نوشہرہ کے امیر قاری محمد اسلم حقانی، جمعیت علماء اسلام ضلع نوشہرہ کے جنرل سیکرٹری مفتی حاکم علی حقانی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صوبائی مبلغ مولانا عابد کمال، جمعیت علماء اسلام ضلع نوشہرہ کے جائنٹ سیکرٹری مولانا نعمان حقانی اور دیگر علماء کرام نے خطاب کیا۔

۳۱؍دسمبر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ملاکنڈ کے زیرِ نگرانی بٹ خیلہ بازار میں عظیم الشان احتجاجی مظاہرہ ہوا۔ مظاہرہ میں مفتی ممتاز حسین، مولانا انس، مفتی سجاد، مولانا حنیف الرحمٰن، مولانا عمران ہلالی مدیر جامعہ اسلامیہ بٹ خیلہ، مولانا منتظم گل، مفتی اکبر علی مدیر جامعہ بنوریہ بٹ خیلہ مولانا اویس قرنی، مولانا کلیم الرحمٰن، مولانا شعیب، حافظ محمد عزیر و دیگر سیاسی وسماجی شخصیات نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

۳۱؍دسمبر کو لوئر کوہستان کے ہیڈ کوارٹر پٹن مفتی محمود چوک میں تاریخی احتجاجی مظاہرہ ہوا۔

۳۱؍دسمبر کو ضلع کوہاٹ میں پریس کلب کے سامنے زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔

۳۱؍دسمبر عالمی مجلس تحصیل کاٹلنگ کے زیر اہتمام مین بازار ختم نبوت چوک میں بھرپور احتجاج ہوا۔

یکم جنوری ۲۰۲۲ء کو جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن میں آل پارٹیز علماء امن کمیٹی کا اجلاس ہوا۔

یکم؍جنوری کو پنڈی پریس کلب میں احتجاجی پریس کانفرنس ہوئی، مرکزی تاجروں کے تمام دھڑے، مولانا قاضی مشتاق احمد، مولانا قاضی عبدالرشید، شرجیل میر، ارشد اعوان، ڈاکٹر مولانا عتیق الرحمٰن، مولانا اشرف علی، مولانا آدم خان، مفتی مجیب الرحمٰن، مولانا قاضی ہارون الرشید، مفتی اویس، مولانا عبدالمجید ہزاروی، غلام قادر میر، کمال پاشا، شاہد غفور اور دیگر حضرات نے شرکت کی۔

۲؍جنوری راجن پور جامعہ ابی بکر جام پور میں مشترکہ پریس کانفرنس ہوئی جس میں مولانا ابوبکر عبداللہ، مولانا اقبال، قاری امتیاز رحیمی، قاری یونس مدنی، مولانا قاضی انعام باری، مولانا عبدالرشید قریشی، قاری مظہر حسین و دیگر حضرات نے شرکت کی۔

۲ جنوری ۲۰۲۲ء کو ڈیرہ غازی خان میں احتجاجی مظاہر کیا گیا۔

۲ جنوری کو جامع مسجد بلال غلہ منڈی ٹوبہ میں آل پارٹیز علماء کنونشن منعقد ہوا۔ جس میں اہل

حدیث کے راہنما صاحبزادہ برق التوحیدی، مولانا سعد اللہ لدھیانوی، مولانا منعم حسین صدیقی، مولانا نعمان احمد شاہ، مولانا غلام مرتضیٰ، جماعت اسلامی کے ثناء اللہ مفتی، حافظ حفیظ الرحمٰن، صاحبزادہ حمید الدین رضوی، انجمن تاجران کے صدر حاجی عامر حنیف سمیت دیگر حضرات نے شرکت کی۔

۳ جنوری میانوالی پریس کلب میں احتجاجی پریس کانفرنس ہوئی۔ جس میں نائب امیر مرکزیہ صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد، خواجہ نجیب احمد، مولانا محمد نعیم، جمعیت علماء اسلام کے قاری عثمان علی فاروقی، قاری عزیز الرحمٰن، مفتی اکرام اللہ شاہ، مولانا طارق احمد، جمعیت اہل حدیث کے پروفیسر خالد، مجلس احرار کے محمد عبداللہ علوی، انجمن تاجران میانوالی کے فلک شیر نے شرکت کی۔

۳ جنوری چنیوٹ میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد الیاس چنیوٹی، مولانا توصیف احمد نے پریس کانفرنس کی۔

۴ جنوری فیصل آباد جی ٹی ایس چوک میں بھرپور احتجاجی مظاہرہ ہوا۔

۵ جنوری چکوال میں صاحبزادہ عبدالقدوس نقشبندی اور مولانا مفتی محمد معاذ نے پریس کانفرنس کی۔

۵ جنوری کو مدرسہ حسینیہ سرگودھا میں اجلاس منعقد ہوا۔

(یہاں تک مولانا عتیق الرحمٰن اور مولانا وسیم اسلم کی سوشل میڈیا سے مرتب کردہ رپورٹ کی تلخیص اور وہ بھی نہایت مختصر طور پر درج کی ہے) جہاں تک تفصیلی رپورٹ کا تعلق ہے وہ تو نہایت ہی ایمان افروز جذبات کی آئینہ دار ہے۔ اس گئے گزرے دور میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے جس ساتھی نے جہاں اس خبر کو سنا وہاں ہی سراپا تحریک ہوگیا۔ تمام مکاتب فکر کو ساتھ لے کر چلنے کی روایت کو بھی ساتھیوں نے اپنی جدوجہد میں نظرانداز نہ کیا۔ تمام رفقاء مبارک باد کے مستحق ہیں۔ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا قاضی احسان احمد نے تو ملک بھر کے ساتھیوں کو نہ صرف کام کی لائن دی بلکہ برابر انہیں مستعد رکھنے میں رابطہ میں رہے۔ مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی نے بھی اپنے صوبہ کو سراپا صدا بنادیا۔ تمام حضرات ڈھیروں مبارک باد کے مستحق ہیں۔ اللہ رب العزت اجر دینے والے ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ کس ذوق وشوق سے کون کون ساتھی سراپا سعی مشکور رہے۔

خلاصہ احوال

یہ ہے کہ شہزاد اکبر اور ابوبکر خدا بخش نتھوکہ نے یہ پلاننگ کی۔ وزیراعظم کو شیشہ میں اتارنے کا رنگ وروپ تراشہ وخراشہ۔ سمری تیار کرنے پر کام کی ڈیوٹی دی اور یہ اتنی سرعت اور رازداری سے کرنا چاہتے تھے کہ پل جھپکتے وہ کشتی مراد کو کنارا پر لگانے کے لئے مستعد تھے۔ اس لئے ہم نے لکھا ’’سمری

وزیراعظم کی میز پر ہے'' گویا یہی منظر تھا۔ اس وقت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نے گھنٹی بجائی، ادھر پورے ملک کے ساتھی سروقد ہوگئے۔

ایک قابل احترام رہنما جن کا حکومتی دائرے میں خاصہ رسوخ ہے، ان کی شہزادا کبر صاحب سے بات ہوئی وہ صاف مکر گئے لیکن ان کے منہ سے ایک بات ایسی بھی نکلی جس سے واضح طور پر خدشات وتحفظات پیدا ہوگئے۔ یہ حکومت کے گھر کی رپورٹ تھی۔ اسی طرح معلوم ہوا کہ ان دنوں شہزادا کبر اور ابوبکر خدا بخش نتھوکہ قادیانی اکثر وبیشتر منہ سر جوڑے رہتے ہیں۔ مبینہ طور پر معلوم ہوا کہ یہی چینل برابر سرگرم عمل ہے۔ کابینہ کی میٹنگ کے ایجنڈا کے لئے آخری نمبر پر زیر بحث لانے کی تیاری، احتجاج شروع، تو ادھر ایجنڈا سے قبل از میٹنگ اس شق کو ہٹادیا گیا۔ یہ بھی ریکارڈ کا حصہ ہے کہ قادیانی نتھوکہ کی ریٹائرمنٹ کے دن شہزادا کبر صاحب ایف.آئی.اے کے دفتر ٹمپل روڈ لاہور میں ابوبکر خدا بخش نتھوکہ کے ہمراہ افسران سے ملے۔ یہ الوداعی ملاقات ہوگی روٹین کی بات ہے لیکن سٹاف کو تصاویر بنانے سے روک دیا گیا:

خوب پردہ ہے کہ چلمن سے لگے بیٹھے ہیں　　صاف چھپتے بھی نہیں اور سامنے آتے بھی نہیں

ملعون قادیان پر تمام خلق خدا کی پھٹکار ہو کہ وہ اپنے ماننے والوں کو دنیا وآخرت کے ایسے رسوا کن عذاب میں مبتلا کر گیا ہے کہ ہر جگہ اس کے ماننے والے منہ چھپاتے پھرتے ہیں۔ کاش بندہ خدا ابوبکر خدا بخش نتھوکہ قادیانی اس پر اب فرصت کی گھڑیوں میں توجہ کرے۔ **وما ذالک علی اللہ بعزیز** کہ وہ شاید رحمۃ اللعالمین کے سایہ عاطفت میں واپس آسکے۔ لیکن اکثر ایسے ہوتا نہیں۔ اس لئے کہ جس ذات اقدس ﷺ سے محبت ہی ایمان کی جان ہے اس ذات کے باغی اور ان کے بعد دعویٰ نبوت کے مدعی: ''سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔'' ...... ''(مرزا) خود محمد رسول اللہ ہے جو دوبارہ اشاعت اسلام کے لئے قادیان میں آئے۔'' کے دعاوی کا مدعی ملعون قادیان کو ماننے کی اور گستاخ رسول (قادیانی) کو تسلیم کرنے کی پہلی نحوست یہ پڑتی ہے کہ وہ اس گستاخ کو پذیرائی دینے کے جرم میں آئندہ کے لئے ایمان لانے کی سعادت سے محروم ہوجاتا ہے۔ **الّا من رحم ربی** سے بھی انکار نہیں۔ تاہم! خس کم جہاں پاک۔ یہ قصہ وقتی طور پر تمام ہوا۔ اللہ رب العزت آپ دوستوں کی کاوشوں کو قبول فرمائے۔ آمین!

خدا تعالیٰ فضل کریں کہ یہ اطلاع غلط ہو لیکن سنا ہے کہ اسے پبلک سروس کمیشن کا ممبر بنانے کی بھی کھچڑی پک رہی ہے۔ امید ہے کہ خبر غلط ہوگی۔ اس رسوائی کے بعد مزید رسوائی کے شاید مجوزان تجویز متحمل نہ ہوں۔ لیکن ہمیں آنکھیں کھلی رکھنی چاہئیں۔

معراج نبوی ﷺ حدیث کی روشنی میں

مولانا محمد امین

امام بخاریؒ نے ’’باب حدیث المعراج‘‘ کے تحت مالک بن صعصہؓ کی روایت نقل کی ہے کہ نبی ﷺ نے صحابہؓ کو شب اسراء کی بابت بتایا کہ میں حطیم اور حجر اسود کے درمیان لیٹا ہوا تھا کہ میرے پاس ایک فرشتہ آیا (ہاتھ کا اشارہ کر کے فرمایا) اس نے یہاں سے یہاں تک چیر ڈالا۔ قتادہؓ کہتے ہیں کہ میں نے جارود بن ابی سبرہؓ سے پوچھا جو میرے پہلو میں بیٹھے تھے، اس کا کیا مطلب ہے تو اس نے کہا، ہنسلی (گردن کے اردگرد والی ہڈی) سے ناف تک اور یہ بھی سنا کہ سینہ کے کنارے سے ناف تک۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ پھر میرا دل نکالا اور سونے کا ایک طشت لایا گیا جو ایمان ویقین سے لبریز تھا، دل دھو کر ایمان وحکمت سے بھر دیا گیا۔ پھر اسے اپنے مقام پر رکھ دیا گیا۔ پھر میرے پاس ایک سفید سواری لائی گئی جو خچر سے چھوٹی اور گدھے سے بڑی تھی۔

جارود نے پوچھا: جناب انسؓ! کیا وہ براق تھا؟ تو انسؓ نے کہا جی ہاں! نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ وہ اپنا قدم اپنی انتہائے نگاہ پر ڈالتا تھا۔ مجھے اس پر سوار کر دیا گیا اور مجھے جبرئیل لے کر چلے۔ یہاں تک کہ اس نے پہلے آسمان پر پہنچ کر دروازہ کھلوایا، اندر سے سوال ہوا، کون ہے؟ جبرئیل نے کہا، میں ہوں جبرئیل۔ پوچھا ہمراہ کون ہے؟ تو بتایا محمد ﷺ ہے (مزید دریافت ہوا) کیا اسے پیغام ملا ہے تو جبرئیل نے اثبات میں جواب دیا تو اندر سے آواز آئی مرحبا، خوش آمدید، خوب آئے۔ دروازہ کھلا، میں اندر آ گیا تو وہاں آدم علیہ السلام بیٹھے ہیں۔ جبرئیل نے کہا آپ کے جدامجد ہیں، ان کو سلام کیجئے۔ میں نے سلام کیا آدم علیہ السلام نے جواب دیا، خوش آمدید، کیا اچھا بیٹا اور کیا اچھا نبی ہے۔

پھر مجھے دوسرے آسمان تک لے گئے، دروازہ کھلوایا، پوچھا گیا کون؟ بتایا جبرئیل ہوں، دریافت کیا تیرے ساتھ کون ہے؟ تو بتایا محمد ﷺ ہیں۔ اندر سے سوال ہوا کیا ان کو رسول بنایا گیا ہے تو اس نے کہا جی ہاں: اندر سے آواز آئی: مرحبا! کیا خوب آئے۔ دروازہ کھلنے کے بعد میں اندر گیا تو وہاں یحییٰ اور عیسیٰ علیہما السلام خالہ زاد بھائی بیٹھے ہیں۔ مجھے جبرئیل علیہ السلام نے بتایا یہ یحییٰ اور عیسیٰ علیہ السلام ہیں ان کو سلام کیجئے۔ میں نے سلام کیا، تو انہوں نے جواب دے کر کہا: مرحبا! کیا اچھا بھائی اور کیا اچھا نبی ہے۔

پھر جبرئیل علیہ السلام مجھے تیسرے آسمان پر لے کر پہنچے تو دروازہ کھلوایا، اندر سے دریافت ہوا کون؟

بتایا جبرئیل ہوں۔ پوچھا گیا کہ ساتھ کون ہے؟ بتایا محمد ﷺ ہیں تو اندر سے آواز آئی کیا وہ منتخب رسول ہیں؟ تو جبرئیل نے تصدیق کی۔ اندر سے آواز آئی مبارک ہو، کیا خوب آئے۔ دروازہ کھلا تو یوسف علیہ السلام بیٹھے تھے۔ جبرئیل نے کہا یہ یوسف علیہ السلام ہیں۔ ان کو سلام کیجئے، میں نے سلام کہا تو اس نے جواب دے کر کہا: مرحبا! کیا اچھے بھائی اور کیا اچھے رسول ہیں۔

پھر جبرئیل علیہ السلام مجھے لے کر چوتھے آسمان پر چڑھے دروازے پر دستک دی تو پوچھا گیا کون؟ تو کہا جبرئیل! اندر سے سوال ہوا ساتھ کون ہے؟ تو جبرئیل نے کہا محمد ﷺ ہیں۔ اندر سے سوال ہوا، کیا ان کو نبوت عطا ہو چکی ہے؟ جبرئیل نے کہا: جی ہاں! آواز آئی، مرحبا! کیا خوب آئے۔ جب میں اندر داخل ہوا تو ادریس علیہ السلام موجود تھے۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا۔ یہ ادریس علیہ السلام ہیں ان کو سلام کیجئے۔ میں نے سلام کیا اور اس نے جواب دے کر کہا: مرحبا! کیا اچھا بھائی اور کیا اچھا نبی ہے۔

پھر جبرئیل علیہ السلام مجھے پانچویں آسمان پر لے کر گئے۔ دروازہ کھلوایا تو آواز آئی کون صاحب؟ تو جبرئیل نے کہا: میں ہوں، جبرئیل! پھر دریافت ہوا ساتھ کون ہے؟ تو جبرئیل نے کہا محمد ﷺ ہیں۔ کیا ان کو رسالت عطا ہوئی ہے؟ تو بتایا جی ہاں! اندر سے آواز آئی، مرحبا! کیا خوب آئے۔ جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں ہارون علیہ السلام ہیں۔ جبرئیل نے کہا یہ ہارون ہیں ان کو سلام کیجئے۔ میں نے سلام کیا تو اس نے بھی جواب دے کر مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح کہا۔

پھر جبرئیل علیہ السلام مجھے چھٹے آسمان پر لے کر پہنچے، دروازہ پر دستک دی تو اندر سے آواز آئی، کون؟ جواب دیا جبرئیل ہوں۔ پھر دریافت ہوا اور آپ کے ہمراہ کون ہے؟ بتایا محمد ﷺ ہیں۔ اندر سے مزید سوال ہوا کیا وہ رسول ہیں؟ تو انہوں نے کہا جی! اندر سے آواز آئی مرحبا! کیا خوب آئے۔ جب اندر داخل ہوئے تو موسیٰ علیہ السلام بیٹھے ہیں۔ جبرئیل نے کہا یہ موسیٰ ہیں، ان کو سلام کیجئے۔ میں نے سلام کیا اور موسیٰ علیہ السلام نے جواب دے کر کہا: مرحبا! کیا اچھے بھائی اور اچھے نبی ہیں۔ جب میں وہاں سے آگے بڑھا تو وہ اشکبار ہوگئے، دریافت کیا، تو کہنے لگے: میں اس لئے روتا ہوں کہ ایک نوخیز میرے بعد مبعوث ہوا، اس کی امت کے لوگ میری امت سے زیادہ جنت میں جائیں گے۔

پھر جبرئیل علیہ السلام مجھے لے کر ساتویں آسمان تک پہنچے تو دروازہ کھلوایا۔ اندر سے دریافت ہوا کون؟ جواب دیا جبرئیل ہوں۔ پھر پوچھا گیا اور ساتھ کون ہے؟ تو بتایا محمد ﷺ ہیں۔ اندر سے پوچھا گیا کیا وہ مبعوث ہیں؟ بتایا جی ہاں! اندر سے مرحبا کی آواز آئی، کیا خوب آئے۔ جب میں اندر گیا تو ابراہیم علیہ السلام تشریف فرما ہیں۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا، یہ آپ کے والد محترم ہیں، ان کو سلام کہو۔ میں نے سلام کیا، جواب

دے کر کہا، خوش آمدید! کیا اچھا بیٹا، کیا اچھا رسول۔ پھر مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک لے جایا گیا۔ وہاں چار نہریں ہیں۔ دو کھلی ہوئی اور دو اوپر سے بند ہیں۔ میں نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کیا ہیں؟ فرمایا بند نہریں تو جنت میں رواں دواں ہیں اور دو کھلی نہریں، نیل اور فرات ہیں۔ پھر میرے سامنے بیت المعمور لایا گیا، اس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں۔ پھر میرے سامنے ایک شراب کا پیالہ اور ایک دودھ کا پیالہ اور ایک شہد کا پیالہ پیش کیا گیا۔ میں نے دودھ کا پیالہ پی لیا تو جبرئیل نے کہا، یہ اسلام کی فطرت ہے جس پر تو اور تیری امت قائم ہے۔

پھر مجھ پر روزانہ پچاس نمازیں فرض ہوئیں۔ میں یہ تحفہ لے کر واپس چلا آیا اور چھٹے آسمان پر موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے پوچھا، کیا حکم ملا؟ میں نے کہا روزانہ پچاس نمازوں کا حکم ہوا ہے تو انہوں نے ناصحانہ انداز میں کہا، تیری قوم بلاناغہ پچاس نماز پڑھنے کی سکت نہیں رکھتی۔ میں نے آپ سے قبل لوگوں کا تجربہ کیا ہے اور بنی اسرائیل قوم میں سخت محنت اٹھائی ہے۔ واپس تشریف لے جایئے، تخفیف کا سوال کیجئے۔ چنانچہ میں واپس گیا تو دس نمازیں معاف کر دی گئیں۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے حسب سابق مجھے واپسی پر آمادہ کیا۔ میں واپس ہوگیا تو مجھے دس نمازیں معاف کر دی گئیں۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے پھر وہی سوال دہرایا تو میں واپس ہوگیا تو مجھے دس نمازیں معاف کر دی گئیں۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے پھر اصرار کیا کہ واپس جاؤ۔ چنانچہ میں واپس گیا تو مجھے روزانہ صرف دس نمازوں کا حکم ہوا۔ پھر موسیٰ علیہ السلام نے وہی سوال دہرایا میں واپس چلا گیا، تو مجھے پانچ نمازوں کا حکم ہوا۔ پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو پوچھا کیا حکم ملا؟ میں نے عرض کیا روزانہ پانچ نمازیں، تو پھر موسیٰ علیہ السلام نے کہا تیری قوم روزانہ پانچ نماز پڑھنے کی استطاعت بھی نہیں رکھتی۔ میں نے آپ سے قبل لوگوں کا بڑا تجربہ کیا ہے اور بنی اسرئیل پر خوب زور ڈال چکا ہوں، واپس جایئے اور مزید تخفیف کا سوال کیجئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں بار بار سوال کر کے شرمندہ ہوں۔ اب میں بخوشی تسلیم کر لیتا ہوں۔ جب میں یہ کہہ کر آگے بڑھا تو منادی نے مجھے کہا میں نے اپنا فریضہ نافذ کر دیا اور اپنے بندوں سے تخفیف بھی کر دی۔

یہ روایت (ہدیہ بن خالد، ہمام، قتادہ، انسؓ) مالک بن صعصعہ سے مروی ہے۔ بخاری و مسلم، ترمذی اور نسائی میں اس مذکور سند سے موجود ہے اور یہ روایت انس بن مالک اور ابی بن کعب سے بھی مروی ہے اور انس ابوذرؓ سے بھی بیان کرتے ہیں علاوہ ازیں متعدد اسناد سے براہ راست نبی علیہ السلام سے بھی نقل کرتے ہیں۔ (ماخوذ از سیرت النبی علامہ ابن کثیر ص ۳۸۰-۳۸۲)

فضائل صحابہ کرامؓ از مسلم شریف

مولانا محمد شاہد ندیم

سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ

ا...... حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میرے والد فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے علاوہ زندہ زمین پر چلنے والوں میں سے میں نے کسی کے بارے میں آپ ﷺ سے نہیں سنا کہ وہ جنتی ہے (اپنے علم کے مطابق فرمار ہے ہیں وگرنہ عشرہ مبشرہ اور دیگر صحابہ بھی ہیں)

۲...... حضرت قیس بن عباد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ میں، میں کچھ لوگوں کے پاس بیٹھا ہوا تھا جن میں سے کچھ اصحاب رسول ﷺ تھے، ایک صحابی کے چہرے پر اللہ کے خوف کے آثار نمایاں تھے تو کچھ لوگوں نے کہا کہ یہ آدمی جنتی ہے تو اس آدمی نے مختصرسی دو رکعتیں پڑھیں اور چل پڑا۔ میں بھی اس کے پیچھے چل پڑا وہ اپنے گھر داخل ہوا تو میں بھی ساتھ چلا گیا گفتگو شروع ہوگئی جب مانوسیت ہوگئی تو میں نے پوچھ لیا کہ لوگ آپ کے متعلق اس طرح کہہ رہے تھے، وجہ کیا ہے؟ وہ فرمانے لگے سبحان اللہ! کسی کے لئے بھی یہ مناسب نہیں کہ وہ ایسی بات کرے جس کا اس کو علم نہ ہو اور میں اس کی وجہ بھی بتاتا ہوں۔ ہوا یوں کہ میں نے آپ ﷺ کے زمانہ میں ایک خواب دیکھا اور پھر وہ خواب آپ ﷺ کو بیان بھی کیا۔

خواب یہ دیکھا کہ میں ایک باغ میں ہوں جو وسیع ترین، پیداوار والا اور سرسبز تھا اور باغ کے درمیان میں لوہے کا ایک ستون تھا اس کا نچلا حصہ زمین میں تھا اور اوپر والا حصہ آسمانوں میں تھا اور اس کی بلندی میں ایک حلقہ تھا، مجھ سے کہا گیا کہ اس پر چڑھو میں نے کہا میں تو نہیں چڑھ سکتا۔ تو میرے پاس ایک خادم آیا اور اس نے پیچھے سے میرا کپڑا سیدھا کیا اور مجھے پیچھے کی طرف سے سہارا دیا تو میں چڑھ گیا اور اس ستون کی بلندی پر پہنچ گیا تو میں نے اس حلقے کو پکڑ لیا۔ مجھے کہا گیا کہ اس حلقے کو مضبوطی سے پکڑے رکھو۔ اتنے میں میری آنکھ کھلی تو وہ حلقہ میرے ہاتھ میں ہی تھا جب یہ خواب میں نے آپ ﷺ کو بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ ''باغ'' اسلام ہے اور وہ ''ستون'' اسلام کا ستون ہے اور وہ ''حلقہ'' عروۃ الوثقیٰ یعنی مضبوط کڑا ہے اور تیری موت اسلام پر ہی آئے گی۔ فرمایا یہ خواب والے آدمی حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ تھے۔ (مسلم شریف ج۲ص۲۹۹)

۳...... حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سویا ہوا تھا میرے پاس ایک آدمی آیا اس نے

مجھے کہا کہ کھڑا ہو جا، میرا ہاتھ پکڑا اور میں اس کے ساتھ چل پڑا۔ مجھے راستے میں اپنی بائیں طرف کچھ راہیں ملی جن میں، میں نے جانا چاہا تو اس نے مجھے کہا: ان میں مت جاؤ کیوں کہ یہ بائیں طرف (جہنم والوں) کے راستے ہیں، پھر دائیں طرف ایک راستہ نظر آیا تو اس نے مجھ سے کہا: اس میں چلے جاؤ۔ پھر مجھے ایک پہاڑ پر لے چلا اور کہا کہ اس پر چڑھو میں نے چڑھنے کا ارادہ کیا، لیکن جب بھی چڑھنے کا ارادہ کرتا تو سرین کے بل گر جاتا، کئی بار ایسا ہوا پھر وہ مجھے آگے ایک ستون کے پاس لایا جس کا سر آسمان میں اور نچلا حصہ زمین میں تھا اور اس کی بلندی میں ایک حلقہ تھا تو اس نے مجھ سے کہا اس پر چڑھو تو میں نے کہا کیسے چڑھوں اتنا بڑا ستون ہے؟ تو اس نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے اوپر چڑھا دیا۔ میں نے دیکھا کہ میں حلقے کو پکڑے ہوئے کھڑا ہوں، پھر اس نے اس ستون پر ایک ضرب ماری جس سے وہ گر گیا لیکن میں حلقے کے ساتھ ہی لٹکتا رہا جب صبح ہوگئی تو آپ ﷺ کو بتایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا، وہ راستے جہنم اور جنت والوں کے تھے اور وہ پہاڑ شہداء کا مقام ہے جسے تم حاصل نہ کرسکو گے اور ستون اسلام کا ستون ہے اور حلقہ اسلام کا حلقہ ہے جس کو تم مرتے دم تک پکڑے رکھو گے۔ (مسلم شریف ج ۲ ص ۲۹۹)

فائدہ: حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ تورات کے عالم تھے اور حضرت یوسف علیہ السلام کی اولاد سے تھے، زمانہ جاہلیت میں ان کا نام حصین تھا، ہجرت مدینہ کے بعد فوراً ہی اسلام قبول کیا تو آپ ﷺ نے ان کا نام عبداللہ رکھ دیا۔ یہ اہل علم صحابہ رضی اللہ عنہم میں شمار کئے جاتے تھے، ان کی وفات ۴۳ھ میں ہوئی۔

سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

۱...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے اور وہ مسجد میں شعر پڑھ رہے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف غصہ سے دیکھا تو انہوں نے کہا کہ میں تو اس وقت بھی شعر پڑھتا تھا جب کہ آپ ﷺ موجود تھے۔ پھر حضرت حسان رضی اللہ عنہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے نہیں سنا تھا کہ (اے حسان) میری طرف سے جواب دو: اے اللہ! اس کی روح القدس کے ذریعے نصرت ومدد فرما اللھم ایدہ بروح القدس تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جی ہاں مجھے معلوم ہے ایسے ہی واقعہ تھا۔

۲...... حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق کچھ باتیں ہوگئیں تھیں واقعہ افک میں، تو میں نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو کچھ نازیبا کہا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اے میرے بھانجے انہیں معاف کردو کیوں کہ یہ نبی ﷺ کا دفاع فرمایا کرتے تھے۔

۳...... سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے

ابوسفیان (جوابھی مسلمان نہ ہوئے تھے) کے بارے میں کچھ کہنے کی اجازت دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کے ساتھ تو میری قربت بھی ہے حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو عزت بخشی میں آپ ﷺ کو ان کے درمیان سے ایسے نکال لوں گا جیسے آٹے سے بال کو نکال لیا جاتا ہے۔

چنانچہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

وان سنام المجد من آل هاشم　　　بنو بنت مخزوم ووالدک العبد

اور بے شک خاندان بنو ہاشم میں سے بنت مخزوم کی اولاد ہی عظمت و بزرگی والی ہے، ابوسفیان! تیرا والد تو غلام تھا جیسے کہ بیان کیا گیا ہے۔

۴...... سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا قریش کی ہجو کرو کیونکہ یہ انہیں تیروں کی بوچھاڑ سے بھی زیادہ سخت محسوس ہوتی ہے۔ آپ ﷺ نے ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا تو فرمایا کہ کفار کی ہجو کرو۔ انہوں نے ہجو بیان کی لیکن آپ ﷺ سیر نہ ہوئے۔ پھر حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو پیغام بھجوایا پھر حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو بلوایا۔ جب حسان آئے تو آکر ہی کہنے لگے: اب وہ وقت آ گیا کہ تم ان کو اس دم ہلاتے شیر کی طرف چھوڑ دو۔ قد آن لکم ان ترسلوا الٰی هذا الاسد الضارب بذنبه پھر اپنی زبان کو نکالا اور اسے حرکت دینا شروع کر دیا اور عرض کیا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میں انہیں اپنی زبان سے چیر پھاڑ کر رکھ دوں گا جس طرح چمڑے کو چیر دیا جاتا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جلدی مت کرو کیوں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی قریش کے نسب کو خوب جانتے ہیں اور میرا نسب بھی ان میں شامل ہے تم ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ تاکہ وہ میرا نسب قریش کے نسب سے تمہیں علیحدہ کر دیں اور واضح کر دیں۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ گئے اور پھر آئے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نسب واضح کر دیا ہے۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میں آپ ﷺ کو ان کے اندر سے نکال لوں گا جیسے آٹے سے بال نکال لیا جاتا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے آپ ﷺ سے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے متعلق فرماتے سنا کہ تو جب تک اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے مدافعت کرتا رہے گا روح القدس برابر تیری نصرت مدد کرتا رہے گا اور آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ حسان رضی اللہ عنہ نے کفار کی ہجو بیان کر کے مسلمانوں کو شفا یعنی خوشی دی اور کفار کو بیمار کر دیا۔ قال حسان:

هجوت محمداً فاحبت عنه　　　وعند الله فی ذاک الجزاء

تو نے محمد ﷺ کی ہجو کی ہے، ان کی طرف سے میں جواب دیتا ہوں اور اس میں اللہ کے پاس جزا اور بدلہ ہوگا۔

هجوت محمد براً تقیاً　　　رسول الله شیمة الوفاء

تو محمد ﷺ کی ہجو کی ہے جو نیک اور تقویٰ والے ہیں، اللہ کے رسول ہیں وعدہ وفا ان کی صفت ہے۔

فان ابی و والدتی و عرضی لعرض محمد منکم وقاء

بے شک میرے ماں باپ اور میری عزت محمد ﷺ کی عزت کو بچانے کے لئے قربان ہیں۔

ثکلت بنیّ ان لم تروھا تثیر النقع من کنفی کداء

میں اپنے آپ پر آہ وزاری کروں (مرجاؤں) اگر تم نہ دیکھو ان گھوڑوں کو جو کداء کی دونوں طرف سے غبار اڑاتے ہیں۔

یبارین الاعنّۃ مصعدات علی اکتافھا الاسل الظماء

اپنی لگاموں سے مقابلہ کرتے ہوئے اوپر چڑھتے ہیں ان کے کندھوں پر خون کے پیاسے نیزے ہیں۔

تظل جیادنا متمطرات تلطمھن بالخمر النساء

ہمارے گھوڑے دوڑتے ہوئے آئیں گے، ان کے نتھنوں (منہ) کو عورتیں اپنے دوپٹوں سے صاف کریں گی۔

فان اعرضتموا عنا اعتمرنا وکان الفتح وانکشف الغطاء

اگر تم ہم سے روگردانی کرو تو ہم عمرہ کریں گے اور فتح ہو جانے پر پردہ اٹھ جائے گا۔

والا فاصبروا لضراب یوم یعز اللہ فیہ من یشاء

وگرنہ صبر کرو اس دن کی لڑائی کے لئے، جس دن اللہ جسے چاہے گا عزت دے گا۔

وقال اللہ قد ارسلت عبداً یقول الحق لیس بہ خفاء

اور اللہ نے فرمایا تحقیق میں نے اپنا بندہ بھیجا ہے وہ حق بات کہتا ہے جس میں کوئی پوشیدگی نہیں ہے۔

وقال اللہ قد یسّرت جنداً ھم الانصار عرضتھا اللقاء

اور اللہ نے فرمایا ہے کہ میں نے ایک لشکر تیار کر دیا ہے اور وہ انصار ہیں کہ ان کا مقصد صرف دشمن سے مقابلہ ہے۔

فمن یھجو رسول اللہ منکم ویمدحہ وینصرہ سواء

پس تم میں سے جو بھی رسول اللہ ﷺ کی ہجو کرے یا تعریف اور مدد کرے سب برابر ہے۔ (تم مشرک ہونہ چھوڑیں گے)

وجبریل رسول اللہ فینا و روح القدس لیس لہ کفاء

ہم میں اللہ کا پیغام لانے والے جبرئیل اور روح القدس موجود ہیں جن کا کوئی ہمسر اور برابری کرنے والا نہیں۔

(مسلم شریف ج۲ص۳۰۱)

فائدہ: حضرت حسان رضی اللہ عنہ مشہور صحابی رسول اور شاعر اسلام ہیں رسول اللہ ﷺ کی طرف سے کفار کی ہجو کا جواب دیتے تھے اور رسول اللہ ﷺ خوش ہوتے تھے، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے والوں میں غلطی سے مل گئے تھے لیکن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کو معاف کر دیا تھا اور اللہ تعالیٰ بھی ان شاء اللہ فرما دیں گے۔ انہوں نے ساٹھ سال زمانہ جاہلیت میں گزارے اور ساٹھ سال ہی اسلام میں گزارے۔ ۴۰، ۴۵، ۵۰ھ میں ایک سو بیس سال عمر میں وفات پائی اور ان کے والد ثابت، دادا منذر اور پردادا حرام سب کی عمر ۱۲۰، ایک سو بیس سال ہوئی جو کہ ایک عجیب و منفرد مثال ہے۔ (ترجمہ مسلم ص۴۳۰)

مناظرۃ الہند الکبریٰ یعنی ہندوستان کا عظیم مناظرہ

قسط نمبر 2: ...... متکلم اسلام مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ ...... ترجمہ: مولانا غلام رسول دین پوری

''شیخ رحمت اللہؒ'' نے فرمایا: کہ (حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں لکھی ہوئی تورات کا نسخہ ''بنی اسرائیل'' میں فتنہ وفساد کے زمانہ کے بعد لا پتہ ہوگیا تھا اور) جب حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے عہدِ سلطنت میں اس ''صندوق'' کو کھولا تو اس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ کا لکھا ہوا نسخہ موجود نہیں تھا۔ ''صندوق وتابوت'' میں صرف دو سنگی تختیاں تھیں، تورات موجود نہیں تھی۔ نا معلوم! ''تابوت وصندوق'' سے کب غائب ہوئیں؟۔

''پادری کٹی'' اور ''پادری فرنچ'' دونوں نے (گھبرا کر) پوچھا: اس پر آپ کے پاس دلیل کیا ہے؟

''شیخ رحمت اللہؒ'' نے فرمایا: کہ دلیل؟ وہ تو آپ ہی نے ہمیں بتائی ہے! خود آپ ہی کی کتابوں نے اس راز کو فاش کیا ہے اور اس سے نقاب اٹھایا ہے! دیکھئے! ''سفر الملوک: (باب: ۸، آیت: ۹)'' !اس میں (تفصیل کے ساتھ) یہ عبارت موجود ہے (جس میں صاف طور پر لکھا ہوا ہے) کہ ''تابوت'' میں سوائے دو سنگی تختیوں کے اور کچھ بھی نہیں تھا۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے سرِ زمین مصر سے نکلتے وقت عہد لیا تھا (تو اس وقت یہ دونوں تختیاں صندوق میں تھیں اور رہیں۔ تورات کہاں تھی؟)۔

''پادری فرنچ'' نے (جب اس کے پاس تردیدی جواب نہ رہا تو یہ) کہا: کہ یہ ایک بڑ ہے اس سے تحریف تو ثابت نہیں ہوتی۔ (اس سے معلوم ہوا کہ انہوں نے شیخ رحمت اللہؒ کی جملہ تفصیلات کو تسلیم کر لیا، اور تورات کی محفوظیت کے دعویٰ سے دست بردار ہوگئے)۔

''شیخ رحمت اللہؒ'' نے فرمایا: کہ (میں نے تحریف کی دلیل کے طور پر یہ حوالہ تھوڑا پیش کیا ہے؟ یہ آپ کے دعوئ محفوظیت کے بوداپن اور کمزور ہونے کو ظاہر کرنے کے لئے حوالہ پیش کیا ہے ورنہ!) میرے پاس تحریف کے ناقابلِ تردید دلائل موجود ہیں (یہ تو صرف آپ کے دعویٰ کا جواب دیا ہے، اور آپ نے ہوا میں جو محل بنانے کی کوشش کی تھی اس کی حقیقت واشگاف کی ہے۔ دلائل تو پیش نہیں کئے۔ اگر شوق ہے تو وہ بھی پورا کردوں گا۔ گھوڑا بھی موجود! میدان بھی موجود!)۔

''پادری فرنچ'' نے (تورات کے محفوظ ہونے کا ایک اور دعویٰ پیش کرتے ہوئے) کہا: کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس تورات موجود تھی جس کی وہ تلاوت کیا کرتے تھے۔ اور آپ بخوبی جانتے

ہیں! وہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے والد ماجد ہیں! اس پر ''ڈاکٹر وزیر خانؒ'' نے ''پادری فرنچ'' سے دریافت فرمایا، اور پوچھا: کہ از راہِ کرم ذرا یہ تو بتا دیجئے! کہ اس وقت تورات کے جو ''اسفار'' ہیں ان میں سے کون سا ''سفر'' تھا۔ ''پادری فرنچ'' نے کہا: کہ (ان کے پاس تورات کا کوئی بھی جز ہو!) بہرحال! تورات ان کے پاس موجود تھی! (بس میرا اتنا ہی دعویٰ ہے)

''ڈاکٹر وزیر خانؒ'' نے کہا: کہ ہماری گفتگو تو اس تورات کے متعلق ہے جو اس وقت موجود ہے، قدیم تورات کے حوالے سے تو سرے سے کوئی بحث ہی نہیں۔ (یعنی ہمارا دعویٰ ہے کہ موجودہ تورات قطعاً قابلِ تسلیم نہیں ہے، یہ تورات جعلی وفرضی ہے)۔ اگر آپ کو ہمارے دعوے سے انکار ہے تو تین باتیں یاد رکھیں!

۱...... پہلی بات یہ ہے کہ: آپ موجودہ تورات وانجیل کی سند پیش کریں! (کہ یہ اصلی تورات وانجیل ہیں اور فلاں فلاں واسطہ سے ہم تک پہنچی ہیں) اور سند بھی ایسی پیش کریں جو متصل اور قابلِ اعتماد ہو۔ ۲...... دوسری بات یہ ہے کہ: موجودہ تورات وانجیل میں بہت سی آیات ملحقہ ہیں، یعنی خود ساختہ ہیں اور اپنی طرف سے جوڑ دی گئی ہیں (تو یوں ان میں بہت سی باتیں رطب ویابس قسم کی داخل کر دی گئی ہیں جن کا سرے سے سماوی تورات وانجیل سے کوئی تعلق نہیں)۔ ۳...... تیسری بات یہ ہے کہ: موجودہ کتابوں میں بہت سی جھوٹی روایات موجود ہیں اور ان کے معانی بھی مختلف ہیں، اس لئے بھی موجودہ کتابیں ناقابلِ اعتبار ہیں۔

''پادری فرنچ'' نے کہا: (جہاں تک سند کی بات ہے تو) سندیں ہماری دوسری کتب میں موجود ہیں۔

''شیخ رحمت اللہؒ'' نے فرمایا: میں اس وقت آپ سے زیادہ نہیں صرف دو سندیں طلب کرتا ہوں! (آپ ہمیں صرف دو ''سفروں'' کی سندیں بتا دیں تو ہم آپ کے دعویٰ کی صحت تسلیم کر لیں گے۔ محض زبانی اور خالی خولی دعویٰ سے کام نہیں چلے گا)۔ اور وہ دو سندیں یہ ہیں: (۱): پہلی سند ''سفر ایوب'' کی۔ (۲): دوسری سند حضرت سلیمان علیہ السلام کے ''**سفر نشید الانشاد**'' کی۔

''پادری فرنچ'' تو (اس کا جواب دینے سے) لاجواب ہو گیا۔ اور اس کی زبان بالکل بند ہو گئی۔ (اس پر مہر سکوت لگ گئی اور بولو رام ہو گئی، پتھر کی طرح بت بنا خاموش بیٹھا دیکھتا رہا، کچھ بھی جواب نہ بن آیا) گویا سند کی موجودگی کا دعویٰ بلا سوچے سمجھے کر دیا تھا۔ کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد (عہدِ عتیق کی بات کو چھوڑ کر) ''عہدِ جدید'' یعنی کتبِ انجیل کی بات شروع کر دی! کہ ''عہدِ جدید'' کی کتب کی ''اسناد'' ہمارے اسلافِ کرام کی کتابوں میں موجود ہیں (انہوں نے اپنی اپنی کتابوں میں ''اسناد'' لکھ دی ہیں)۔

''شیخ رحمت اللہؒ'' نے فرمایا: یہ بھی غلط ہے! کیونکہ ''یوسی بیس'' آپ کے ایک مشہور مؤرخ ہیں جو ''تاریخ کلیسا'' کے مصنف ہیں، انہوں نے لکھا ہے کہ انجیل کے ''رسالہ یعقوب'' اور ''رسالہ ثانیہ پطرس''

اور ’’رسالہ یوحنا ثانی وثالث‘‘ اور ’’سفر رؤیا یوحنا لاھوتی‘‘ پر ’’قدماء محققین‘‘ اعتماد نہیں کرتے تھے بلکہ ان کو غلط سمجھتے تھے۔ اسی طرح ’’یوسی بیس‘‘ نے یہ بھی لکھا ہے کہ: بعض علماء نے بڑی صراحت ووضاحت کے ساتھ یہ کہا ہے کہ (انجیل کی) یہ کتب واجزاء ایک ’’شرن بھیس‘‘ نامی کافر کے لکھے ہوئے ہیں۔

’’پادری فرنچ‘‘ نے (حواس باختہ ہوکر) اس کے جواب میں صرف اتنا کہا اور کچھ بھی نہ بول سکا کہ: چھوڑئے اور جانے دیجئے! ’’یوسی بیس‘‘ کی تاریخ کو! ہمیں خود اس کے بیان پر اعتماد نہیں۔

’’شیخ رحمت اللہؒ‘‘ نے فرمایا کہ: (حیف صد حیف! آپ اپنے اتنے بڑے عالم اور مشہور مؤرخ کو نہیں مانتے ہو! اور اس کو جھوٹا سمجھتے ہو! تو پھر) براہِ کرم آپ خود ہی ’’سفر یوحنا لاھوتی‘‘ اور اس کے ’’مشاہدات‘‘ کی سند پیش کردیجئے! (جبکہ دونوں پادری اس سے بے خبر تھے)

جب پادریوں سے (باوجود بڑی سعی وکوشش اور بہت زور لگانے کے) کوئی جواب بن نہ آیا تو دونوں آپس میں انگریزی میں گفتگو کرنے لگے (غالباً یہی آپس میں کہا ہوگا کہ ہمیں کن لوگوں سے واسطہ پڑ گیا ہے۔ ایسی بحث میں پڑ کر خواہ مخواہ کی مصیبت ہم نے مول لے لی) پھر دیگر مسائل پر گفتگو کرنے کے بعد دونوں کہنے لگے کہ: ان کتابوں کو جملہ ’’کلیسا‘‘ کے مسیحی حضرات تسلیم کرتے ہیں اور انہیں سچا گردانتے ہیں۔

’’ڈاکٹر وزیر خان‘‘ نے کہا: ’’کلیسا‘‘ سے تمہاری مراد کیا ہے؟ اگر تم تمام ’’مسیحی قدماء‘‘ حضرات لیتے ہو تب تو یہ غلط ہے! اور اگر تم مقامِ ’’کارتھیج‘‘ کی کونسل وجماعت مراد لیتے ہو تو یہ صحیح تو ہے لیکن ان میں سے کوئی بھی ان کتب کو ’’الہامی کتب‘‘ تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ خصوصاً ’’کتابِ یہودیت‘‘، اور ’’کتابِ روم‘‘، اور ’’کتاب المکابیین‘‘، اور ’’کتابِ ایکلیز استیکس‘‘، اور ’’کتابِ باروخ‘‘ کو کوئی بھی ’’الہامی کتب‘‘ نہیں مانتا۔ اور تو اور! تم جیسی ’’پروٹسٹنٹ‘‘ جماعت ان جیسی کتب کو ’’الہامی کتب‘‘ اور ’’مقدس کتب‘‘ قرار نہیں دیتی۔

باقی رہی ’’نائس‘‘ کی کونسل اور جماعت! تو ان کے ان کتابوں کے متعلق تین قسم کے مختلف اقوال ہیں:

<u>پہلا قول</u>: یہ ہے کہ ’’اکسیہومو‘‘ کے مصنف نے لکھا ہے کہ مقامِ ’’نائس‘‘ کے مسیحی حضرات نے ان کتابوں کے صدق وکذب کو جانچنے کے لئے یہ طریقہ اپنایا کہ ان کتابوں کو ’’قربان گاہ‘‘ میں رکھا اور باہمی مشورہ کیا کہ ان کو آگ لگا کر دیکھتے ہیں۔ اگر یہ جھوٹی ہوئیں تو آگ ان کو جلا ڈالے گی اور اگر سچی ہوئیں تو اللہ تعالیٰ ان کو محفوظ رکھے گا۔ چنانچہ انہوں نے آگ سلگائی اور خود دعاء وتسبیح وغیرہ میں مشغول ہوگئے۔ صاحبِ کتاب لکھتا ہے کہ اس قدر سعی ومحنت کے باوجود بھی صحیح روایت کے مطابق وہ ان کتابوں کے ’’صدق وکذب‘‘ کا امتیاز نہ کرسکے۔

طوفانی تیرا قافلہ رواں دواں

مولانا اللہ وسایا

ضلع اٹک میں پہلے اسّی اور اب ایک سو گاؤں پر مشتمل ایک علاقہ کا نام چھچھ ہے۔ اس خطہ کو بخارا بھی کہا جاتا ہے، اس لئے کہ اس خطہ میں نامور علماء ومشائخ پیدا ہوئے، جن کا نام آتے ہی اب بھی اہل علم کی گردنیں مارے احترام کے خم ہو جاتی ہیں۔ اس چھچھ میں دو گاؤں ایسے ہیں جن کی آبادی باہم دگر متصل ہے۔ ایسے گاؤں، قصبات، یا شہر تو دنیا میں بے شمار ہوں گے جو باہم دگر ملے ہوئے ہوں لیکن جن دو گاؤں کا تذکرہ کرنا مقصود ہے، ان کے نام بھی ایک ساتھ ملے ہوئے ہیں۔ ایک گاؤں کا نام ویسہ ہے اور دوسرے کا نام موسیٰ پور کامل۔ لیکن بولنے میں عام طور پر اہل علاقہ ''ویسہ موسیٰ پور کامل'' بولتے ہیں۔

مولانا محمد اکرم طوفانی موسیٰ پور کامل میں جناب غلام یحییٰ خان کے گھر پیدا ہوئے۔ جناب غلام یحییٰ خان کے چار بیٹے اور ایک بیٹی تھی۔ بیٹوں کے نام اسلم خان، اکرم خان، نروت خان، شیر نواز خان تھے۔ مؤخر الذکر دونوں زندہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں تادیر سلامت رکھیں۔ مولانا محمد اکرم طوفانی کے بڑے بھائی اسلم خان کراچی میں ہوتے تھے، وہیں پر وصال ہوا۔ آپ کے چھوٹے دونوں بھائی گاؤں میں ہوتے ہیں۔ مولانا کے والد گرامی جناب غلام یحییٰ خان بحری جہازوں کی کمپنی میں ملازم تھے۔ اس زمانہ میں بحری جہازوں پر کام کرنے والے حضرات کے مہینوں مہینوں کے سفر ہوتے تھے۔ تمام تر اولاد کی زیادہ تر تربیت والدہ مرحومہ نے کی، جو ایک خدا ترس نیک خاتون تھیں۔ مولانا کے آباؤ اجداد پٹھان قوم سے تعلق رکھتے تھے، ان کے خاندان کی گوت ''کوڑھی'' تھی۔ اس کا باعث یہ تھا کہ ان کے کسی بڑے کو کسی درویش نے وظیفہ بتایا تھا کہ جلدی بیماریوں والے مریضوں پر آپ یا آپ کی نسل یہ دم کر دیں گے تو اس مریض کو اللہ تعالیٰ شفاء دے دیں گے۔ چنانچہ یہ بات مشاہدہ میں بھی تھی کہ ''نسلاً بعد نسلٍ'' یہ کوڑھ کے مریضوں پر دم کرتے تھے۔ اس لئے ان کو کوڑھی کہنا لوگوں نے شروع کر دیا اور پھر یہ خاندان کی گوت بن گئی۔ ''دھدھر'' کے مریض کے لئے سوئی پر دم کر کے سوئی کو دھدھر پر پھیرتے تو مریض کو مرض سے نجات ہو جاتی تھی۔ یہ دم اب تک ان کے خاندان کا معمول چلا آ رہا ہے۔

حضرت طوفانی صاحب اپنے والد کی غیر حاضری کے باعث والدہ کا تمام گھریلو کاموں میں ہاتھ بٹاتے تھے۔ پانی لانا، چکی سے آٹا پسوا کر لانا، لکڑیاں جمع کرنا وغیرہ۔ والدہ کی اتنی خدمت کرتے تھے کہ ایک دفعہ والدہ کی طبیعت علیل تھی۔ بچپنے میں مولانا نے والدہ کی پوری رات جاگ کر خدمت کا شرف حاصل کیا تو

انہوں نے دعا دی۔ اپنی تمام تر کامیابیوں کو والدہ کی دعاؤں کا نتیجہ قرار دیتے تھے اور ان کے تذکرہ پر آبدیدہ بھی ہو جاتے تھے۔

ابتدائی طور پر سکول میں پانچ سات جماعتیں پڑھیں، پھر حفظ قرآن مجید کے لئے کمر بستہ ہو گئے۔ دو ہم عمر ساتھی گھر سے باہمی مشورہ کے ساتھ حفظ قرآن مجید کے ارادہ سے کراچی کے سفر کے لئے چلے۔ دوسرا ساتھی تو درمیان میں واپس گھر چلا گیا، مگر اکرم خان نے سفر جاری رکھا۔ ٹیکسلا پہنچے وہاں سے ہری پور میں ''مل پور'' ایک گاؤں کے مدرسہ میں حفظ قرآن کے لئے رک گئے۔ یہ پیدل سفر کتنے دنوں میں ہوا۔ چھوٹی عمر اکیلی جان، لیکن اکرم خان نے برابر سفر جاری رکھا۔ ''مل پور'' گاؤں جامعہ اشرفیہ لاہور کے بانی حکیم الامت حضرت تھانوی کے خلیفہ مولانا مفتی محمد حسن امرتسری کا آبائی گاؤں ہے۔ یہاں پر آپ نے حفظ کیا۔ اس کے بعد اپنے علاقہ چھچھ کے گاؤں ''سموں والا'' میں صرف ونحو کے ماہر نامور بزرگ بابا سموں والوں سے پڑھنا شروع کیا۔ اس کے بعد میانی ضلع سرگودھا میں پڑھنے کے لئے آ گئے۔ یہاں اٹک جامع مسجد مرکزی کے خطیب مولانا سید منظور احمد شاہ بھی آپ کے ہم درس تھے۔ مولانا قاضی مفتی احمد سعید میانی والوں کے ہاں پڑھنے کے دوران قاضی صاحب کے ایک سالا بھی آپ کے ہم درس تھے بلکہ وہ جگری دوست تھے۔ بڑی محبت سے فرمایا کرتے تھے کہ میانی میں حضرت شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان کا خطاب تھا، ان کو میانی لانے کے لئے اساتذہ نے میری ڈیوٹی لگائی۔ حضرت شیخ کے ساتھ ٹرین پر سفر کیا۔ کسی اسٹیشن پر ایک دو مخالف عقیدہ مل گئے، انہوں نے نازیبا بات کہی۔ حضرت شیخ القرآن نے نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ، انہیں ایسا للکارا کہ وہ دم بخود ہو کر رفو چکر ہو گئے۔ میں (مولانا طوفانی) اس وقت نوخیز تھا۔ حضرت شیخ القرآن کے ساتھ میں بھی ان دونوں کو للکارنے میں حضرت شیخ کے ساتھ سروقد ہو گیا۔ حضرت شیخ القرآن کو میری یہ ادا ایسی پسند آئی کہ میانی پہنچ کر مولانا قاضی مفتی احمد سعید صاحب سے حضرت شیخ القرآن نے فرمایا: ''قاضی ایہہ جاتک بڑا تکڑا ای او'' کہ ''یہ لڑکا بڑا جی دار ہے'' مولانا طوفانی مرحوم فرماتے تھے کہ حضرت شیخ القرآن کے ان تشجیعی کلمات نے مجھے بہت ڈھارس دی۔

اس کے بعد مولانا کہاں کہاں پڑھتے رہے، یا میانی کے بعد سرگودھا آ گئے، کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ تاہم یہ یقینی ہے کہ آپ نے حضرت مولانا مفتی محمد شفیع سرگودھوی کے قائم کردہ جامعہ سراج العلوم مرکزی جامع مسجد بلاک نمبر ۱ سرگودھا میں ۱۹۶۴ء میں دورہ حدیث شریف کیا۔ فراغت کے بعد آپ چک ۹۰ سرگودھا میں تشریف لائے۔ یہاں رہائش رکھ لی اور چک کی جامع مسجد کے خطیب مقرر ہو گئے اور پھر اسی چک میں کئی مربعے زمین ٹھیکہ پر لے کر کاشتکاری پر جت گئے۔ اپنا ٹریکٹر لے لیا۔ دن رات زراعت سے گزر بسر کے لئے خاصا سرمایہ جمع کر لیا۔

حضرت مولانا ضیاء القاسمی مرحوم سے زمانہ طالب علمی سے شناسائی ہوگئی۔ اس زمانہ میں مولانا ضیاء القاسمی کی خطابت کی جولان گاہ پورا ملک تھا، مولانا محمد اکرم طوفانی ان کی بے بدل خطابت کے دلدادہ تھے۔ فراغت کے بعد طالب علمی کے زمانہ کی یہ شناسائی دوستی میں بدل گئی۔ بلا مبالغہ مولانا ضیاء القاسمی ایک دوست پرور شخصیت تھے۔ اس دوستی نے بھائی چارہ کا رنگ اختیار کرلیا۔ مولانا طوفانی نے ان کو چک نمبر۹۰ میں بیانات کے لئے بارہا بلایا۔ جب مولانا محمد ضیاء القاسمی نے مولانا طوفانی کو زراعت کے شعبہ میں مست پایا تو بہت ہی دلی خیرخواہی سے سمجھایا کہ تم نے جو دین کا علم حاصل کیا ہے، اس کا مصرف زراعت نہیں۔ خداتعالیٰ کی شان بے نیازی کہ چندسال کے بعد مولانا طوفانی زراعت چھوڑ کر پھر سرگودھا ''مقام حیات'' میں آ گئے۔ یہاں مدرسہ امینیہ کی بنیاد ڈالی۔ اس زمانہ میں سرگودھا کے حضرت قاری شہاب الدین پر جوانی کا عالم تھا وہ قطب زمانہ حضرت مولانا محمد عبداللہ بہلوی سے بیعت تھے۔ قاری شہاب الدین سے دوستی کے باعث مولانا طوفانی صاحب نے حضرت بہلوی سے بیعت کرلی۔ مولانا طوفانی صاحب کی سعادت ملاحظہ ہو کہ ہر جمعرات شام کو سرگودھا سے سفر کر کے جمعہ صبح کی نماز شجاع آباد اپنے شیخ کے ساتھ ادا کرتے اور جمعہ شام کو شجاع آباد سے سفر کر کے ہفتہ صبح کی نماز سرگودھا میں ادا کرتے۔ سالہا سال اس درویش نے اس ریاضت میں ناغہ نہ ہونے دیا۔

سرگودھا میں ایک حکیم صاحب ہوتے تھے، جو حضرت بہلوی کے معالج تھے ان سے ادویات لے کر اپنے شیخ کے ہاں ہر ہفتہ کو مہیا کرنا یہ ڈیوٹی اپنے ذمہ لے لی اور پھر اسی آن سے نبھائی۔ مولانا کی زندگی کا یہ پیریڈ بہت ہی ریاضتوں کا پیریڈ قرار دیا جاسکتا ہے۔ مولانا کی خوش نصیبی ملاحظہ ہو کہ جمعہ فجر کی نماز کا ادھر سلام پھرتا، ادھر مولانا طوفانی اپنے شیخ کے قدموں میں ہوتے۔ اس سے جہاں حضرت شیخ کے دل میں آپ کے لئے محبت وشفقت پیدا ہوئی، وہاں مولانا طوفانی بھی اپنے شیخ کی محبت میں فناء ہوتے نظر آتے ہیں۔ قاری شہاب الدین سے آپ کی دوستی کے باعث قاری صاحب مدرسہ امینیہ کے مہتمم اور حضرت طوفانی صاحب ناظم اعلیٰ قرار پائے۔ مولانا طوفانی فرماتے تھے کہ مدرسہ کی جگہ بھی میرے نام ہے۔

فقیر راقم کی یاد اللہ ان کے قیام زمانہ چک نمبر۹۰ سے ہے۔ حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی کے توسط سے شناسائی ہوئی۔ پھر مزاج کی ہم آہنگی نے محبت ودوستی کا روپ دھارلیا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت میں ان کی شمولیت کے زمانہ سے ربع صدی پہلے کی بات ہوگی، مولانا کے ہاں چک نمبر۹۰ میں مولانا خدا بخش شجاع آبادی اور فقیر کا ایک ساتھ بیان کے لئے جانا۔ اب بھی یاد پڑتا ہے جب آپ مقام حیات میں تشریف لائے۔ فقیر کا ان دنوں ہر سال دس محرم کو جھاوریاں کی جامع مسجد کلاں میں بیان مولانا مولا بخش اور مولانا قاضی عبدالمالک کی دعوت پر جانا طے تھا اور سالہا سال اس پر عمل بھی رہا۔ اس زمانہ میں جھاوریاں آتے یا

جاتے ایک ملاقات حضرت طوفانی صاحب کے ہاں واجب نہیں تو افضل المستحبات ضرور تھی۔

ان دنوں فقیر فیصل آباد میں عالمی مجلس کے مبلغ اور ہفت روزہ لولاک کے سب ایڈیٹر کے طور پر کام کرتا تھا۔ مولانا طوفانی کا فیصل آباد آنا ہوتا تو ملاقات ہوجاتی تھی۔ بعد میں حضرت طوفانی صاحب کا مقام حیات مدرسہ امینیہ سے دل بھر گیا تو ریلوے روڈ پر مولانا قاری محمد اقبال کی مسجد میں سال بھر ڈیرہ ڈال دیا۔ مولانا قاری محمد اقبال آپ کے مقام حیات کے زمانہ کے شاگرد اور بیٹوں جیسے تعلق دار ہیں۔ یہ ۱۹۸۴ء کے لگ بھگ کی بات ہے۔ ۱۹۸۴ء کی تحریک ختم نبوت میں مولانا محمد ضیاء القاسمی نے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ آپ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم بھی رہے۔ جب کہ ناظم اعلیٰ مولانا مختار احمد نعیمی اور مرکزی صدر حضرت مولانا خواجہ خان محمد تھے۔ اس زمانہ میں مولانا محمد ضیاء القاسمی نے پورے پنجاب کا ایک تفصیلی دورہ کیا، جس کا مقصد ۲۷/اپریل ۱۹۸۴ء کو راولپنڈی کی ختم نبوت کانفرنس تعلیم القرآن راجہ بازار کے لئے عوام کو دعوت دینا تھا۔ اس سفر میں مولانا محمد ضیاء القاسمی کے ساتھ فقیر راقم اور مولانا امداد الحسن نعمانی ہوتے تھے۔ کبھی ایک، کبھی دونوں، تو اس سفر میں سرگودھا میں مولانا محمد اکرم طوفانی سے ملاقات ہوئی۔ آپ مقام حیات مدرسہ امینیہ سے ریلوے روڈ قاری محمد اقبال کے ہاں رہائش پذیر تھے۔ فقیر کو ایسے یاد ہے کہ اس ملاقات میں مولانا محمد اکرم طوفانی کو مجلس میں کام کرنے کے لئے مولانا محمد ضیاء القاسمی نے ترغیب دی۔ پھر حضرت مولانا خواجہ خان محمد سے عرض کر کے مولانا محمد اکرم طوفانی کی مجلس میں سرگودھا کے لئے تعیناتی کرائی۔ تب اس زمانہ میں شاہی بازار سرگودھا میں میاں محمد عارف کی لوہے کی دکان تھی، اس کے چوبارہ پر مجلس کا دفتر تھا۔ اس زمانہ میں تبلیغی جماعت میلسی کے موجودہ رہنما مولانا محمد اقبال سرگودھا کے مبلغ تھے۔ ان کا سرگودھا سے حضرت مولانا محمد شریف جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ نے تبادلہ کر دیا اور مولانا محمد اکرم طوفانی کو سرگودھا کا مبلغ مقرر کر دیا۔ پھر آپ ناظم، ناظم تبلیغ، ناظم نشر و اشاعت، رکن عاملہ اور ممبر مرکزی شوریٰ کے عہدوں پر بھی فائز رہے۔

بازار میں دفتر ہونے کے باوجود مولانا طوفانی نے اپنا قیام مسجد ریلوے روڈ میں رکھا، تا آں کہ لکڑ منڈی کی مسجد میں خطابت کے لئے آپ تشریف لائے۔ ساتھ میں جگہ تھی، وہ جگہ آپ نے حاصل کی اور پھر کمشنر صاحب سے مل کر جگہ کی سرکاری ریٹ پر رقم ادا کر کے مجلس کے نام قانونی طور پر منتقلی کرائی۔ یہاں پر پھر آپ نے عالمی مجلس کا دفتر قائم کیا اور پھر تا حیات یہاں سے آپ کی تبلیغی سرگرمیوں نے ملک گیر بلکہ بیرون ملک کی رفتار پکڑی۔ دوستوں کو معلوم ہوگا کہ مولانا محمد اکرم طوفانی کی زندگی واقعہ میں سراپا طوفان تھی۔ مولانا چک نمبر ۹۰ میں شیعہ، سنی مسئلہ میں سنی کاز کے رہنما شمار کئے جاتے تھے۔ سرگودھا میں مقام حیات پر آئے تو حیات النبی ﷺ کے مسئلہ کے رہنما کے طور پر سرگرم عمل رہے۔ جمعیۃ علماء اسلام کے لئے خاصہ کام کیا، لیکن مولانا محمد ضیاء القاسمی سے

دوستی کے باعث جمعیۃ علماء اسلام ہزاروی گروپ کے سرگودھا میں مدارالمہام تھے۔ اس زمانہ میں آپ کے شیخ حضرت بہلوی جمعیت علماء اسلام کے ساتھ تھے اور آپ ہزاروی گروپ کے ساتھ تھے اور دل وجان سے تھے۔ حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی پر دل وجان سے فداء تھے۔ تمام علماء کے علی الرغم ان کو سرگودھا میں بلوانا، بیانات کرانا، اس کے لئے سرگرداں رہنا، آپ کا مشغلہ تھا۔ شہری سطح پر دیگر تحریکوں میں بھی سرگرم عمل رہے۔ بس ہر اٹھتی آواز کے ساتھ متحرک رہنے کی دھن سوار تھی۔ مجلس تحفظ ختم نبوت میں کیا شامل ہوئے کہ ان کی تمام تر مجاہدانہ صلاحیتوں کے صحیح مصرف کا حق تعالیٰ نے اہتمام کر دیا۔ اب آپ کی طبیعت میں ٹھہراؤ آ گیا۔ تمام تر توانائیاں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانی کفر بواح کے خلاف وقف ہوگئیں۔ اس پر آپ ایسے دوڑے کہ عشق رسالت مآب ﷺ کا گویا آپ نشان ہوگئے۔ بڑھے اور بڑی تیز رفتاری کے ساتھ آگے بڑھتے گئے۔ کوئی روک آپ کے راستہ میں حائل نہ ہوسکی۔ بہت دیر سے آئے اور بڑی تیزی کے ساتھ بہت دور تک چلے گئے۔ اتنی برق رفتاری سے برقی سیڑھیوں پر عروج کا سفر طے کیا کہ ان کی گردِ راہ کو پانا بھی مشکل ہوگیا۔ ان کا نام قادیانی سورماؤں کے جگر کو شق کرنے کے لئے کافی تھا۔ ایک زمانہ میں جب حضرت مولانا تاج محمود ایسے حضرات فیصل آباد میں حیات تھے۔ قادیانیوں کی خواہش تھی کہ ضلع جھنگ، سرگودھا ڈویژن میں شامل کرائیں۔ اس لئے کہ چناب نگر (ربوہ) اس وقت جھنگ ضلع میں شامل تھا۔ مولانا محمد اکرم طوفانی کے احتساب سے قادیانیت ایسی دم بخود اور لرزاں ترساں ہوئی کہ سرگودھا کے نام سے قادیانیت کے وجود پر نہیں، روح پر بھی لرزہ کا بخار طاری ہوجاتا تھا۔ یہ سب اعزاز حق تعالیٰ نے خدمت ختم نبوت کے صدقہ میں مولانا محمد اکرم طوفانی کو نصیب کیا تھا۔

تحریک ختم نبوت ۱۹۸۴ء کے نتیجہ میں امتناع قادیانیت آرڈیننس آیا جس کے تحت قادیانیوں کو اسلامی اصطلاحات کے استعمال سے روک دیا گیا۔ قادیانیوں نے کلمہ سینہ پر آویزاں کرنے کی مہم چلائی۔ مولانا طوفانی نے بھی شیر غرّاں کا روپ دھار لیا، قادیانی مہم دم توڑ گئی۔ قادیانیت کی ہوا اکھڑ گئی اور سرگودھا میں مولانا محمد اکرم طوفانی کے ہاتھوں قادیانیت نے وہ رسوائی حاصل کی، جس کی وہ مستحق تھی۔

ایف.آئی.اے کے محکمہ میں سرگودھا کے جناب ملک محمد فیاض مرحوم ہوتے تھے، جن کی لاہور ایئرپورٹ پر ایف.آئی.اے کے عملہ کی نگرانی وسربراہی تھی۔ مولانا محمد اکرم طوفانی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے متحرک ہوئے۔ قادیانی چیف گرو مرزا طاہر لندن براجمان ہوئے۔ قادیانی لٹریچر لندن وبھارت سے لاہور ایئرپورٹ پر آتا تو ملک محمد فیاض اسے آڑے ہاتھوں لیتے کہ قادیانیوں کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے۔ ملک محمد فیاض صاحب حضرت مولانا خواجہ خان محمد سے بیعت تھے۔ ان کی حضرت طوفانی سے ایسی دوستی ہوئی کہ ان کی ترغیب پر حضرت مولانا خواجہ خان محمد سے مولانا طوفانی بیعت ہوگئے۔ حضرت خواجہ کی بیعت اور امارت نے

حضرت طوفانی میں خوابیدہ آپ کی تمام خوبیوں کو ایسا بیدار کیا کہ حضرت خواجہ کی محبت میں فنائیت کا مقام حاصل کر لیا۔ یا مولانا طوفانی پر یہ وقت تھا کہ آپ کے شیخ حضرت بہلوی جمعیت میں اور یہ دوستی نبھانے کے لئے ہزاروی گروپ میں، یا یہ وقت آیا کہ حضرت خواجہ جمعیت علماء اسلام کے سرپرست تو مولانا طوفانی صاحب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ اور جمعیت کے منّا دو داعی۔ جدھر شیخ کا رخ مبارک، ادھر طوفانی کی دوڑ۔ جمعیت علماء اسلام پھر ایم.آر.ڈی پھر حضرت مولانا فضل الرحمٰن کے چشم وابرو کے اشارے پر سب کچھ لٹانے میں پیش پیش۔ کئی مناظر اس وقت ذہن کی سکرین پر ابھر رہے ہیں، لیکن کیا کروں کہ طوالت کا مضمون متحمل نہیں۔ یا ایسا وقت تھا کہ دوستی میں حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی کے حکم پر ہزاروی گروپ میں رواں دواں تھے، یا پھر ایسا وقت آیا کہ حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی نے انٹرنیشنل موومنٹ کے لئے توجہ دلائی تو ہاتھ جوڑ دیئے کہ حضرت آپ نے مجلس تحفظ ختم نبوت سے مجھے وابستہ کیا تھا۔ اب تو کچھ ہو جائے اسی پلیٹ فارم سے موت تک وابستہ رہنا ہے۔ اس جواب پر حضرت مولانا ضیاء القاسمی بھی داد دیئے بغیر نہ رہ سکے اور پھر کئی جگہ فرمایا کہ مولانا طوفانی نے دوستی پر نظریہ کو ترجیح دے کر میرے دل میں پہلے سے زیادہ گھر کر لیا ہے۔ کیا یہ لوگ تھے قاری شہاب الدین، حضرت مولانا محمد عبداللہ بہلوی، حضرت مولانا مفتی محمود، حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی، حضرت مولانا خواجہ خان محمد، مولانا محمد شریف جالندھری، مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا محمد اکرم طوفانی، ملک محمد فیاض نور اللہ مراقدہم جن کا بھی کسی حوالہ سے مذکورہ بالا حصہ میں تذکرہ آیا۔ سب کی تربتوں پر حق تعالیٰ کی رحمت موسلا دھار بارش نازل ہو۔ آمین!

یاد آیا کہ مولانا محمد اکرم طوفانی کا مولانا قاری محمد اقبال سے مخلصانہ باپ بیٹے کا سا تعلق تھا، مگر قاری محمد اقبال (س) گروپ میں تھے تو طوفانی صاحب نے یک دم رخ موڑ دیا کہ گویا کبھی شناسائی ہی نہ تھی۔

تحریک ختم نبوت ۱۹۸۴ء کے امتناع قادیانیت آرڈیننس کے بعد قادیانی چیف گرو لندن کو سدھارے تو برطانیہ میں کام کرنے کے حوالے سے تقاضہ آیا۔ ۱۹۸۵ء میں پہلی ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس کے بعد تسلسل سے یہ سلسلہ قائم رہا۔ کچھ عرصہ بعد مولانا مفتی محمد جمیل خان نے حضرت خواجہ خان محمد سے درخواست کر کے مولانا محمد اکرم طوفانی کی برطانیہ کانفرنس کی تیاری کے لئے اجازت لی۔ مولانا برطانیہ تشریف لے گئے۔ برطانیہ کے شہروں ہڈرسفیلڈ، برمنگھم، برنلے، ہڑلنگٹن، شیفیلڈ، ڈرہم، ان علاقوں میں بہت وقیع تعداد میں چھاچھی حضرات رہتے ہیں۔ مولانا طوفانی صاحب وہاں کیا گئے کہ گرائیں ہونے کے ناتے صبح وشام بیانات کا ایسا سلسلہ، تعارف اور ربط قائم ہوا، آپ کی خوبیوں نے ان کو ایسا گرویدہ کر لیا کہ چھچھ کے تمام حضرات اس کام کے ساتھ ایسے جڑ گئے کہ سماں قائم ہو گیا۔ پھر تو سال میں دو دو مرتبہ بھی جانا ہوا۔ آپ کا بڑے اہتمام اور بھرپور توجہ کے ساتھ لوگ بیان سنتے۔ آپ بھی استعاروں اور کنایوں کی بجائے

’’سوسنار کی ایک لوہار کی‘‘ پر عمل پیرا ہوتے۔ ان کا بیان ملفوف ہونے کی بجائے مکشوف ہوتا تھا، لیکن ان کی یہ ادائیں اور بلند پایہ اخلاص نے سراپا مقبولیت کا باعث بنا دیں۔ ایک بار مجھے یاد ہے کہ انہوں نے ایک مسجد میں بیان کیا۔ اتنا مجمع پر کیف، حسب حال بیان تھا کہ پوری مسجد تالیوں سے گونج اٹھی۔ سامعین نے والہانہ اتنی تالیاں پیٹیں کہ وہ یہ بھول گئے کہ ہم مسجد میں بیٹھے ہیں۔ ان کے بیان کا کبھی یہ عالم ہوتا، لیکن یہ تو ہمیشہ رہا کہ وہ بات سادہ الفاظ میں ایسی کہتے جو لوگوں کے دلوں پر اثر کئے بغیر نہ رہتی۔ مولانا محمد اکرم طوفانی زبان کی بجائے ہاتھ سے بھی کام نکال لینے کے خوگر تھے اور یہ سب کچھ اگلا برداشت کر لیتا۔ غرض کہ زبان و بیان دست و بازو سب کچھ ان کے مشن کے لئے ہمہ وقت حاضر باش رہتے اور وہ اسی ماحول میں سرمست و شرابور رہتے۔ اپنے شیخ مولانا خواجہ خان محمد سے ان کی محبت کا یہ عالم تھا کہ وہ دل و جان سے دیدہ و دل فرش راہ رکھتے۔ نہیں یاد کہ کبھی خالی ہاتھ اپنے شیخ کے پاس گئے ہوں، یہ منظر تو سب نے دیکھا ہوگا۔ راقم ایک نئی بات قارئین تک پہنچانا چاہتا ہے کہ ایک بار برطانیہ سے واپسی پر مکہ مکرمہ میں مولانا طوفانی صاحب کو رقم کی ضرورت پیش آ گئی۔ بلا توقف حضرت خواجہ صاحب قبلہ کے سامنے ہاتھ بڑھا دیئے کہ حضرت مجھے پیسے چاہئیں۔ ایسے مانگا، جیسے باپ سے بیٹا مانگتا ہے۔ مانگنے کی دیر شاید ہوئی ہو، ادھر دینے میں پل جھپکنے کی بھی دیر نہ ہوئی۔ فقیر نے مارے تعجب کے طوفانی صاحب کی طرف دیکھا تو فرمایا کہ آپ حضرت خواجہ اور میرے درمیان اپنی سوچوں کو کیوں دخیل کرتے ہو، اپنی جگہ پر رہو۔ یارب یہ بھی دیکھا اور خوب دیکھا۔

چناب نگر مسلم کالونی میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کی ۱۹۸۲ء میں داغ بیل ڈالی گئی۔ حضرت طوفانی ۱۹۸۴ء میں مجلس میں آئے۔ مجلس میں آنے کے بعد آپ ہمیشہ سرگودھا سے بھرپور قافلہ کے ساتھ شریک کانفرنس ہوئے۔ کانفرنس کی دعوت، انتظامات کے لئے ہمہ تن حاضر باش رہتے۔ کارکنوں کا ایک بھرپور گروپ کانفرنس اور سیکورٹی انتظامات کے لئے مہیا کرتے۔ آپ کانفرنس سے ایک روز پہلے تشریف لاتے اور کانفرنس کے اختتام کے بعد تشریف لے جاتے۔ ایک بار جماعت اسلامی کے امیر جناب قاضی حسین احمد صاحب کی آمد پر بعض فسادیوں نے شور و شر کیا۔ مولانا محمد اکرم طوفانی نے سیکورٹی کے رفقاء کے ساتھ مل کر خود موقعہ سے بعض شرپسندوں کو تحویل میں لیا، ان سے تفتیش کی۔ جس جس فسادی کی نشان دہی ہوتی، وہ جہاں ہوتا بڑی رازداری کے ساتھ رات گئے تک ان تمام بدنصیبوں کو تحویل میں لینا شروع کیا۔ صبح کی اذانوں تک عمل ایسے مکمل کر لیا کہ کسی کو کانوں کان خبر تک نہ ہوئی۔ پھر باری باری ایک ایک کو ایسا تنبیہی عبرتناک سبق پڑھایا کہ اس کے بعد انہوں نے اپنی آنے والی نسلوں کو بھی پڑھا سبق یاد کرایا کہ آج تک دوبارہ کسی کو دم زدن کی گنجائش نہ رہی۔ اس دن مولانا محمد اکرم طوفانی کا جلال عروج پر تھا۔ فسادیوں کو سراپا مؤدب بنا کر چھوڑا۔ ان کی ساری

بدمعاشی کی اصلاح کیا کی کہ ان کو شرافت کے سامنے سرنگوں ہونا پڑا۔ اس سازش کے جتنے کردار تھے، سب اپنے اپنے عبرتناک اور رسواء کن انجام سے دوچار ہوئے اور حضرت طوفانی صاحب کو حق تعالیٰ نے ایسے سرخرو کیا کہ ان کی دھاک بٹھادی۔ یہ اقدام حق و سچ شرافت و اخلاص کی فتح کے مترادف تھا۔ مولانا محمد اکرم طوفانی کو سرگودھا شہر میں حق تعالیٰ نے کافی تعداد میں مساجد کی تعمیر کرنے کی توفیق سے نوازا۔ جہاں حکومتی، سرکاری یا علاقہ کی طرف سے جائز اور قانونی جگہ پر مسجد کی تعمیر میں کوئی رکاوٹ بنتا آپ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر سروقد ہوجاتے۔ اتنی سرعت سے مال و جان لگا کر مسجد کی تعمیر کو مکمل کراتے کہ ریکارڈ قائم کردیتے۔ مسجد بنائی ساتھیوں کے سپرد کی، خود ہاتھ جھاڑا اور دفتر آکر بیٹھ گئے۔ یہ تمام مساجد آپ کے لئے صدقہ جاریہ اور زاد آخرت ہیں۔ نہیں یاد کہ کوئی غریب، امیر پریشان حال، تھانہ و پولیس کا ڈسا ہوا آئے اور آپ اس کی مدد اپنے اوپر فرض جان کرنہ کریں، جس حالت میں ہوتے غریب اور ضرورت مند کی مدد کے لئے تیار ہوجاتے۔

کرونا کے زمانہ میں بے روزگاری عام ہوگئی تو آپ غریبوں کی مدد کے لئے تیز ہوا سے زیادہ تیزی کے ساتھ سراپا سخاوت ہوگئے۔ ہر آنے والے کی اشیاء خورد و نوش یا نقدی سے مدد کرتے۔ جو آتا اسے خالی واپس نہ لوٹاتے۔ مولانا خود فقیر تھے لیکن دل اللہ تعالیٰ نے انہیں بادشاہوں والا دیا تھا۔ ان کے علاقہ میں یا جہاں اطلاع ملے کہ کسی مسلمان کے ساتھ کسی قادیانی نے زیادتی کی ہے، مسلمانوں کی مالی، جانی اور قانونی مدد کے لئے بے قرار ہوجاتے، موقعہ پر پہنچتے۔ ان مظلوموں کے آنسو پونچھتے اور انہیں سراپا مسرت بنا دیتے۔ اگر کہیں قادیانی زیادتی کے مقابلہ کے لئے مسلمانوں کو ابتلاء پیش آتا، ان کے گھر کی دیکھ بھال کے لئے مجلس کو متوجہ کرتے۔ دوستوں کو تیار کرتے۔ آپ کی یہ وہ خوبیاں تھیں جن کے باعث حق تعالیٰ نے آپ کو سراپا ہر دل عزیز بنا دیا۔ انہی خوبیوں کے باعث ساٹھ سالہ ریاضت نے مولانا طوفانی کو سرگودھا کے ہیرو، نڈر عالم دین، بزرگ رہنماء کے طور پر تاریخ کا درخشاں اور یادگار باب بنا دیا تھا۔ مولانا طوفانی نے چناب نگر میں قادیانی ہسپتال کے ذریعہ قادیانیت کی ترویج کا سنا تو اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ''خاتم النّبیین میڈیکل ہارٹ سنٹر'' سرگودھا میں بنانے کے لئے عزم بالجزم کے ساتھ کھڑے ہوگئے۔ دوست روکتے کہ یہ آپ کے بس کی بات نہیں۔ اکیلے اس مرد آہن نے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سہارے کروڑوں کی لاگت سے اتنی جلدی تعمیر سے لے کر مشینری، ڈاکٹر تک ہسپتال کو چالو کردیا کہ ہر شخص اس قلندر کے اخلاص پر ششدر رہ گیا۔ جو کام کئی حضرات مل کر اتنی تیزی سے مکمل نہ کر پاتے، وہ اس درویش منش فقیر فاقہ مست نے مکمل کر دکھایا کہ سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ نے ان کو مقدر کا ایسے دھنی بنایا تھا کہ ان کا الٹا بھی سیدھا ہوجاتا تھا۔

رمضان المبارک کے احترام کے لئے روزہ اور بڑھاپے کے باوجود سراپا سعی مشکور بن جاتے۔

پورے شہر کے ہوٹل بند کراتے۔ پولیس کو ناگوار گزرتا، ان پر پولیس نے گاڑی چڑھا کر ان کے ٹخنے کو ہمیشہ کے لئے روگی کر دیا۔ لیکن نہ تمنائے صلہ، نہ آرزوئے ستائش، تمام تر حالات کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔ مگر احترام شعائراللہ کو سربلند و سرفراز کر دیا۔ زندگی بھر نوجوانوں کی عقیدہ ختم نبوت کے لئے ذہن سازی کرتے رہے۔ شبان ختم نبوت کے نام پر نوجوانوں کی تنظیم سازی شروع کی، مگر جب دیکھا کہ وہ نہ حساب کتاب دیتے ہیں، نہ شوریٰ، نہ مشاورت، جس کا جہاں ہاتھ پڑا اچل سوچل، تو فوراً اس تنظیم کے ختم کرنے کا اعلان کر دیا۔ اپنی غلطی کے اعتراف میں دیر نہیں لگائی کہ نہیں بھائی جس نے کام کرنا ہے طریقے، سلیقے، امانت اور دیانت کے ساتھ چلے۔ عالمی مجلس کے علاوہ کسی اور پلیٹ فارم سے میرا کوئی تعلق نہیں۔ جتنی جلدی انہوں نے اپنے ہاتھوں اس دراڑ کو پر کیا، یہ آپ کا ہی حصہ تھا۔ چنانچہ خود سرگودھا میں انہوں نے اپنے ہی نوجوانوں کو مجلس کے پلیٹ فارم سے متحرک رکھا۔ فرماتے تھے کہ: ’’جس کی لگام نہ ہو اس سواری سے میری توبہ ہے۔‘‘ آپ کی انہیں دیانت دارانہ اور صاف وشفاف معاملات، خداترسی، حق گوئی، بے باکی ایسی خوبیوں کو نوجوان دیکھتے کہ کتنی اجلی سیرت کا انسان دنیاوی مال وزر کی کساوتوں سے صاف دامن ہے، کروڑوں آئے مگر اپنی مقدور بھر محنت سے ایک پیسہ ادھر ادھر نہیں ہونے دیا۔ جب جنازہ اٹھا تو مجلس کے دفتر سے، سرگودھا یا اپنے آبائی گاؤں میں ایک مرلہ ان کا ذاتی نہیں تھا۔ آبائی گاؤں میں چند کمروں پر مشتمل رہائش اہلیہ اور نواسوں کے لئے چھوڑے۔ خود ہاتھ جھاڑے صاف ستھری باوقار شان کے ساتھ رب کے حضور چل دیئے۔ تب ہی تو والہانہ دوستوں کو دھاڑیں مار کر روتے دنیا نے دیکھا۔ نوجوان اولاد اپنے والدین کے جنازوں پر کیا غم کرتی ہوگی جو غریب الدیار کے جنازہ پر نوجوانوں نے آہ وزاری اور آنسوؤں کی برسات کی شکل میں کیا۔

ان کے سوگ میں پورا شہر صبح سے نماز جنازہ کی ادائیگی تک بند رہا۔ جنازہ شہر میں جہاں سے گزرتا منوں کے حساب سے سوگوار گل پاشی کرتے۔ پورا شہر جنازہ کے تعزیتی جلوس کی شکل میں ساتھ ساتھ رہا۔ منٹوں کا سفر کئی گھنٹوں میں طے ہوا۔ ’’بابا طوفانی زندہ باد‘‘، ’’طوفانی تیرا قافلہ رواں دواں‘‘ کے نعروں نے تمام حاضرین کو رلا دیا۔ اتنی محبت اپنے رہنما سے اس دور میں یہ محض فضل ایزدی تھا اور بس۔ حدنگاہ تک خلق خدا نے جنازہ میں صفیں بنا کر شرکت کی۔ عیدگاہ سے زمزم چوک تک بھلے اندازہ تو کریں مسافت کی طوالت کا، سڑکیں، گلیاں، بازار چھتیں اٹی پڑیں تھیں۔ واقف کاروں نے حلفیہ شہادتیں دے کر کہا کہ اس درویش منش فرشتہ خصلت عالم ربانی کا جنازہ سرگودھا کی تاریخ کا سب سے بڑا جنازہ تھا۔ لیکن جنازہ کے امام مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب نے ’’اللہ اکبر‘‘ کہا تو یہ راز کھلی حقیقت کے طور پر آنکھوں کے سامنے آ کھڑا ہوا کہ ’’اللہ ہی سب سے بڑا‘‘ ہے۔ لقد صدق اللہ وصدق رسولہ النبی الکریم!

جمیل احمد المعروف بولا حکیم بھی چل بسے

جناب زاہد جمیل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قدیمی معاون اور رکن حکیم جمیل احمد ۱۲؍دسمبر ۲۰۲۱ء کو چیچہ وطنی میں دار فانی سے کوچ کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! ۱۹۴۱ء کو ہندوستان کے ضلع فیروز پور کی تحصیل زیرہ میں حکیم مولوی محمد رفیق کے ہاں پیدا ہوئے۔ قیام پاکستان کے بعد آپ کا خاندان ساہیوال کے ایک قصبہ قادر آباد کے گاؤں ۴۵۶ آر میں آباد ہوا، اس کے بعد ۱۹۶۱ء میں چیچہ وطنی شہر میں مستقل سکونت اختیار کی، حکیم محمد جمیل احمد المعروف بولا حکیم خاندانی پیشے کی مناسبت سے طب کے شعبے سے منسلک ہوئے اور پنجاب بھر میں بالعموم نبض شناسی میں ایک بلند مقام پایا۔ اصلاحِ قلب کے لئے مولانا ابراہیم جگرانوی سے بیعت کا تعلق قائم کیا، حضرت پیر جی عبدالعزیز رائپوری، پیر جی عبداللطیف رائپوری کی صحبت، شفقت اور دعاؤں سے خوب مالا مال ہوئے۔ والد محترم حکیم رفیق، مولانا عبداللہ ثانی کندیاں شریف والے، مولانا عبداللہ دھرم پوری، پیر جی عبدالعزیز رائپوری، پیر جی عبداللطیف رائپوری کے قریبی ساتھیوں میں تھے۔ ۱۳ دفعہ بیت اللہ کی زیارت کا شرف نصیب ہوا۔ ۴ مرتبہ حج اور ۹ مرتبہ عمرہ۔ ہاتھ میں شفاء ایسی رکھی تھی کہ جس کو بھی دوا دے دیتے تھے اللہ پاک شفا عطاء فرما دیتے تھے، ہر وقت دین کے ساتھ معاونت کے لئے تیار و مستعد رہتے تھے، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے لئے چندہ دیتے ہوئے یہ کہہ کر رسید مانگتے تھے کہ مجھے جنت کا ٹکٹ دے دو، جذبہ خدمت اسلام کی بدولت اللہ پاک ان کو بار بار اپنی رحمتیں سمیٹنے کا موقع دیا۔ طوالت سے بچتے ہوئے صرف ایک واقعے پر اکتفا کرتا ہوں کہ ایک دفعہ صحت کی خرابی کے باوجود اپنے بیٹے حکیم محمد رمضان کے ساتھ پیر جی عبدالرحمٰن کے مدرسے میں تشریف لائے ملاقات کے بعد پیر جی کو مخاطب کر کے فرمایا! عبدالرحمٰن تیرے بڑوں نے تو مجھ سے آج تک فرق نہیں کیا لیکن تجھے کیا ہو گیا؟ تو نے مجھے بتایا کیوں نہیں کہ آج دوپہر کے کھانے کے لئے مدرسے میں راشن موجود نہیں ہے، یہ بات سن کر پیر جی کی آنکھوں میں آنسو آ گئے، حکیم صاحب نے فرمایا! بیٹا میں آیا نہیں ہوں بلکہ خواب کے ذریعے بھیجا گیا ہوں، پیر جی کو رقم تھماتے ہوئے کہا یہ لو پکڑو اور بچوں کے کھانے کا انتظام کرو! حضرت جی حکیم جمیل احمد تمام دینی تحریکوں اور جماعتوں کے ساتھ بڑھ چڑھ کر تعاون فرماتے تھے۔ ۱۲؍دسمبر ۲۰۲۱ء کو اتوار کے دن معمول کے مطابق مطب پہ تشریف لائے، ۱۰ بجے کے قریب ہلکی سی طبیعت خراب ہوئی تو گھر تشریف لے گئے، گھر پہنچے تو دل کا دورہ شروع ہو گیا، کلمہ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے اپنی جان خالقِ حقیقی کے سپرد دی۔

پستی کا کوئی حد سے گزرنا دیکھے!

مولانا اللہ وسایا

قادیانی جماعت کے چیف گرو مرزا قادیانی نے اپنے نام نہاد صحابہ (معاذ اللہ) کے متعلق خود تحریر کیا: ’’ہماری جماعت کے اکثر لوگوں نے اب تک کوئی خاص اہلیت اور تہذیب اور پاک دلی اور پرہیزگاری اور للّٰہی محبت باہم پیدا نہیں کی سو میں (مرزا قادیانی) دیکھتا ہوں کہ بعض حضرات جماعت میں داخل ہو کر اپنی جماعت کے غریبوں کو بھیڑیوں کی طرح دیکھتے ہیں اور انہیں سفلہ اور خود غرض اس قدر دیکھتا ہوں کہ وہ ادنیٰ ادنیٰ خود غرضی کی بنا پر لڑتے یہ حالات ہیں جو اس مجمع میں مشاہدہ کرتا ہوں اور بے اختیار دل میں یہ خواہش پیدا ہوتی ہے کہ اگر میں درندوں میں رہوں تو ان بنی آدم (قادیانیوں) سے اچھا ہے۔‘‘ (ملخصہ شہادۃ القرآن، ص:۳، خزائن:۶، ص:۳۹۵)

دوسری جگہ مرزا قادیانی (درثمین اردو، ص:۷۹ مطبوعہ قادیان) میں لکھتا ہے:

بن کے رہنے والو! تم ہرگز نہیں ہو آدمی — کوئی ہے روباہ کوئی خنزیر اور کوئی ہے مار

’’جنگل کے رہنے والو! تم قطعاً انسان نہیں ہو، کوئی تم میں لومڑی ہے، کوئی سؤر ہے اور کوئی سانپ۔‘‘

درج ذیل واقعہ کو سامنے رکھیں تو آج بھی قادیانی جماعت مرزا قادیانی کے ان اقوال کا مظہر اتم اور مصداق کامل اسی طرح نظر آتی ہے، جس طرح روزِ اول میں تھی۔ درج ذیل واقعہ کی تفصیل کی مناسبت سے مولانا محمد رضوان عزیز صاحب نے فقیر کی ایک تقریر سے اقتباس اور ذیل کا تبصرہ ارسال کیا ہے، ملاحظہ ہو: ’’امت قادیانیہ کی مذہبی دال روٹی چلتی ہی پیش گوئیوں کے سہارے پر ہے تو کیوں نہ تمہیں آج اس خادم ختم نبوت کی ایک چالیس سال قبل کی پیش گوئی سنا دیں، جسے اللہ تعالیٰ نے حرف بہ حرف پورا کر دیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ’’ان من عباداللّٰہ لو اقسم علی اللّٰہ لابرہ‘‘ ترجمہ: ’’بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے بھی ہوتے ہیں کہ اگر وہ اللہ کے نام پر قسم اٹھالیں تو اللہ ان کی قسم پوری کر دیتے ہیں۔‘‘ (ابوداؤد، رقم:۴۵۹۵)

آپ ذرا ریکارڈ میں شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب حفظہ اللہ کا وہ بیان پڑھ لیں، جو مطبوعہ شکل میں موجود ہے: ’’یکم جون ۱۹۸۲ء، ایف-۸-۳ جامع مسجد قاسمیہ اسلام آباد میں بعد نماز مغرب آپ کی جماعت مرزائیہ کے چیف گرو مرزا ناصر کے بالکل پڑوس میں جب مسجد کے مقابل والے سڑک کے کنارے مکان میں مرزا ناصر اپنی نئی نویلی دلہن کے ساتھ ہنی مون منا رہا تھا، شاہین ختم نبوت نے

فرمایا تھا اور ببانگ دھل ایک پیش گوئی کی تھی کہ: ’’ربوہ میں بچیوں کے ساتھ کیا درندگی ہورہی ہے، طاہرہ یاسمین نامی لڑکی نے (ربوہ) کس بات سے تنگ آ کر زہر کھایا تھا، کیا مرزاناصر کے صاحبزادوں نے وہاں کسی معصوم بچی کو چھوڑا ہے؟ غیروں کی عزتیں تباہ کرنے والو! تمہاری عزت نہیں بچے گی، دنیا ہی میں حساب دے کر جاؤ گے۔‘‘ (خطاب مولانا اللہ وسایا، بنام ’’حقائق بولتے ہیں‘‘ یکم جون ۱۹۸۲ء قاسمیہ مسجد اسلام آباد)

آج وہ مرد قلندر بھی حیات ہے اور مرزاناصر کی پوتی مرزاطاہر کی نواسی چیخ چیخ کر مولانا اللہ وسایا صاحب کی پیشگوئی پر مہر تصدیق ثبت کررہی ہے۔ کم و بیش چالیس سال پرانی اس پیشگوئی کو سامنے رکھ کر اس ’’ندا‘‘ نامی لڑکی کی چیخ پکار سنیئے اور جان لیجئے کہ قادیانی خاندان میں یہ کوئی نیا واقعہ نہیں ہے، بلکہ یہی حال اس ملعون گھرانہ کا اپنے یوم تاسیس سے ہی تھا۔

گزشتہ کچھ دنوں سے ’’ندا‘‘ نامی ایک قادیانی خاتون کی مرزامسرور سے فون پر طویل گفتگو وائس میسج کے ذریعہ سوشل میڈیا پر گشت کررہی ہے، جس میں اس خاتون نے اپنے ساتھ جنسی زیادتی کا مرزامسرور سے رونا رویا ہے۔ جس قادیانی خاتون (ندا) سے زیادتی کی جاتی رہی، وہ مرزاناصر کی پوتی، مرزالقمان کی بیٹی اور مرزاطاہر کی نواسی ہے۔ مرزامسرور کی بیوی داؤد مظفر شاہ کی بیٹی ہے۔ مرزامسرور کا سالا محمود شاہ (جو ندا آبرو ریزی کیس کا مرکزی کردار ہے) چناب نگر میں ناظر اصلاح وارشاد ہے اور اس کا دوسرا بھائی یعنی مرزامسرور کا دوسرا سالا خالد شاہ ناظر اعلیٰ ہے۔ یہ دونوں بھائی مرزامسرور کی ناک کا بال ہیں اور مرزامسرور نہ جانے کیوں ان سے خائف ہے۔ واقفان حال بتاتے ہیں کہ چند ماہ قبل مرزامسرور لندن میں زخمی ہوا تھا۔ وہ بھی انہی دو کا ’’کارنامہ‘‘ تھا۔ دیرینہ ڈرائیور کے ذریعہ مرزامسرور پر حملہ کرایا گیا تھا۔ جب کہ مرزائی جماعت نے اس واقعہ کو ’’حضور‘‘ کا پاؤں پھسل جانے سے رپورٹ کیا تھا۔ زخمی ہونے کی تردید نہیں کی گئی تھی۔ یہی محمود شاہ ’’خلافت‘‘ کا بھی مضبوط امیدوار ہے۔ سوشل میڈیا پر وائرل اس وائس میسج کی تفصیل کے مطابق:

’’قادیانی جماعت کے مرکز (ربوہ) چناب نگر میں مبینہ جنسی زیادتی کا انکشاف سامنے آیا ہے۔ قادیانیوں کے چوتھے خلیفہ مرزاطاہر کی نواسی ’’ندا‘‘ نے قادیانی جماعت کے موجودہ سربراہ مرزامسرور کے ساتھ ہونے والی آڈیو کال میں انکشاف کیا ہے کہ موجودہ پانچویں خلیفہ مرزامسرور کے سالے محمود شاہ، عامر اور ڈاکٹر مبشر میرے ساتھ قادیانیوں کے مرکز کے احاطۂ خاص (قصرِ خلافت) میں گزشتہ آٹھ سالوں سے جنسی زیادتی (زنا) کرتے رہے ہیں۔ اس آڈیو کال میں جس ڈاکٹر مبشر کا ذکر ہے وہ مرزاناصر کے بھائی مرزا منور کا بیٹا ہے، اس لئے ندا اسے چچا مبشر کے نام سے یاد کرتی ہے۔ چچا اپنی اس بھتیجی کے ساتھ یہ جنسی کھیل کھیلتا رہا۔ مرزامسرور اپنے سالے کو بچانے کی خاطر متاثرہ لڑکی کو خاموش رہنے کی بار بار تاکید کررہا ہے۔

متاثرہ لڑکی ''ندا لقمان'' کی والدہ ''فائزہ'' اور اس لڑکی کے والد ''مرزا لقمان'' نے بھی لڑکی کو پاکستان سے لندن پہنچا دیا ہے اور مرزا مسرور سے ملوایا ہے تاکہ کسی طریقے سے لڑکی کو خاموش کرایا جاسکے۔ جس کے بعد مرزا مسرور نے اسے قانونی اور شرعی معاملات کے نام پر قائل کرنے کی کوشش کی۔ جس پر متاثرہ لڑکی نے کہا: ''اس کے ساتھ جنسی زیادتی ہوئی ہے، جس کے تمام ثبوت اس کے پاس موجود ہیں اور انصاف نہ ملنے کی صورت میں وہ برطانیہ کی عدالت میں بھی جاسکتی ہے۔''

قادیانیوں کے خلیفہ مرزا مسرور کے سالے اور قادیانیوں کے مقامی سربراہ محمود احمد شاہ کی زیادتی کا نشانہ بننے والی لڑکی ندا نے کہا کہ: ''میرے ساتھ زیادتی ہوئی ہے اور میرے پاس دیگر ثبوت موجود ہیں۔ لہٰذا گواہوں کی ضرورت نہیں ہے۔'' لڑکی نے کہا: ''میرے ساتھ متعدد بار ایسا کیا گیا ہے، جس کے خلاف میں عدالت جاؤں گی۔'' ''ندا'' نے مرزا مسرور احمد سے قصرِ خلافت (ربوہ) چناب نگر میں اپنے ساتھ ہونے والی مسلسل جنسی زیادتیوں کی شکایت کی۔ مرزا مسرور احمد نے نشانہ بننے والی خاتون کے الزامات کو مسترد نہیں کیا، بلکہ اس پر انہیں خاموش رہنے اور بات کو دبا دینے کا مشورہ دیا۔ اس پر موصوفہ نے کہا: ''اس زیادتی کے خلاف آواز اٹھانے کا حق مجھے ویسٹرن ورلڈ نے دیا ہے، قانون نے دیا ہے اور دین نے دیا ہے۔ میں یہاں رکنے والی نہیں ہوں، میں یہ بات برطانوی کورٹس میں لے کر جاؤں گی'' تو مرزا مسرور احمد نے انتہائی ڈھٹائی سے انہیں جواب دیا کہ: ''پھر کیا ہوگا؟ دنیا چار دن باتیں کرے گی اور بس!''

مرزا مسرور احمد نے مزید کہا: ''ایسے کیس میں چار گواہ طلب کئے جاتے ہیں۔'' ندا نے برجستہ جواب دیا: ''بلوغت اور رضامندی میں۔ ریپ میں نہیں۔ میرے ساتھ زبردستی کی جاتی رہی، ایک ایک ہفتہ میں کئی کئی بار میرے ساتھ ایسا کیا جاتا رہا۔ آخری بار مجھے اتنا زچ کیا گیا کہ مجھے الٹی ہوئی۔ میں ۲۸؍فروری ۲۰۲۱ء تک خاموش رہی، مگر جب پانی سر سے گزر گیا تو میں نے آپ کو ۳؍مارچ کو اس زیادتی پر نوٹس لینے کے لئے خط لکھا، لیکن آپ نے انکوائری نہیں کروائی۔ احاطۂ خاص (قصرِ خلافت) میں کنجر خانہ کھلا ہوا ہے۔ آپ کے کندھوں پر چڑھ کر وہ عورتوں کا ریپ کر رہا ہے، وہ گوبر کا ڈھیر تھا، آپ نے اسے یہ طاقت دی ہے۔''

ندا نے اس آڈیو کال میں مرزا مسرور کو مخاطب کر کے اس خطرہ سے بھی آگاہ کیا:

☆ ...... حضرت! آپ کس چنگل میں پھنس چکے ہیں؟ مگر میں آپ کے لئے بہت شدت سے دعا کروں گی۔

☆ ...... محمود کھوتا شاہ کی وجہ سے آپ نے ہماری جماعت اور ۱۳۰ سال کی محنت داؤ پر کیوں لگا رکھی ہے؟

☆ ...... آپ گھبرائے ہوئے ہیں اور اتنے گھبرائے ہوئے ہیں کہ آپ کو پتہ ہے کہ ''ندا'' سچ بول رہی ہے اور ان سارے لفنگوں نے میری کمر میں چھریاں ماردی ہیں۔

☆...... آپ کی باتیں دنیا میں کوئی نہیں مانے گا، پلیز اپنی عزت بچائیں۔

قارئین کرام! یہ کون سا جادو ہے جو سر چڑھ کر بول رہا ہے اور قادیانی چیف گرو مرزا مسرور بھیگی بلی کی طرح اس کے سامنے بے بس ہے۔ یہ محمود شاہ مرزا مسرور کی بیوی امۃ الصبوح کا بھائی ہے۔

محمود شاہ ممکنہ طور پر قادیانیوں کے چھٹے خلیفہ ہوں گے، جو اس وقت صدر انجمن احمدیہ (ربوہ) برائے ۲۰۱۹ء اور ۲۰۲۰ء کے اہم ترین عہدوں پر ہے۔ محمود احمد شاہ کو اس انجمن میں اس سال ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ مقرر کیا گیا ہے۔ یاد رہے کہ قادیانی جماعت کے مرکزی عہدیداروں کی جنسی زیادتی کا نشانہ بننے والی اس خاتون کو اس کال میں مسلسل ڈرایا دھمکایا جاتا رہا اور اس لڑکی کو خاموش رہنے کی تاکید کی جارہی ہے۔

دوسری طرف کچھ دن قبل قادیانی جماعت پاکستان کے ترجمان اور محمود شاہ کے قریبی ساتھی سلیم الدین بھی پاکستان سے فرار ہو کر لندن چلے گئے ہیں۔ لگتا یہ ہے کہ ان کو اس آڈیو کے لیک ہونے کا پہلے سے اندیشہ تھا اور اس آڈیو کال اور دیگر قانونی کارروائیوں سے بچنے کے لئے وہ پاکستان سے فرار ہو چکے ہیں۔ سوشل میڈیا پر کچھ حلقوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ سلیم الدین کو جماعت سے خارج کیا جا چکا ہے۔

قارئین! یہاں تک تو سوشل میڈیا پر جاری آڈیو کال کی تلخیص بیان کی۔ اللہ رب العزت ہر انسان کی عزت و آبرو اور آل و اولاد کی حفاظت فرمائیں۔ آمین! ہمارے نزدیک تو یہ: ''**ھل انبئکم علی من تنزل الشیاطین، تنزل علی کل افاک اثیم**'' ترجمہ: ''میں بتلاؤں تم کو کس پر اترتے ہیں شیطان، اترتے ہیں ہر جھوٹے گناہ گار پر۔'' (الشعراء:۲۲۱،۲۲۲) اس آیت مبارکہ کی رو سے تمام جھوٹے مدعیانِ نبوت باطلہ جن پر شیطان نزول کرتا ہے، وہ سب جھوٹے اور بدکردار ہیں۔ چنانچہ تاریخ شاہد ہے کہ مسیلمہ کذاب ملعون سے لے کر ملعون قادیان تک سبھی جہاں کذاب تھے، وہاں پرلے درجہ کے بدکار بھی تھے۔ مسیلمہ کذاب نے سجاح نامی مدعیہ نبوت کاذبہ سے مذاکرات کرتے ہوئے اسے اپنے دام تزویر میں ایسے نڈھال کیا کہ ہوس رانی کا شکار بنا ڈالا اور اس کی آبروریزی کر کے اسے کہیں کا نہ چھوڑا۔

یہی حال ملعون قادیان کا تھا۔ اپنے گھر کو پرائی چھوکریوں کا باڑہ بنایا ہوا تھا، جو رات بھر اس کے خلوت خانہ میں ''مفوضہ امور'' بجالاتیں۔ کوئی ٹانگیں دباتی، بعض دباتے دباتے مارے سرور کے مرزا قادیانی کو شرمسار کر دیتیں۔ کوئی پنکھا جھلتی، کوئی روٹی لاتی اور کوئی خاتون مرزا کے خلوت خانہ میں برہنہ نہانے لگ جاتی۔ مرزا قادیانی ایسے عالم میں سرمست باچھیں کھلیں، آنکھیں پھٹیں اور نظارۂ دیدار ہوتے۔ لعنت بر پسر فرنگ۔ کبھی ترنگ میں آتے تو شادی کے خواہشمند مرید کو کھڑکی کے سامنے کھڑا کر کے گھر میں موجود پرائی بچیوں کو سامنے سے گزارتے کہ جو پسند ہو، حاضر ہیں۔ شادی کرانے والے ''بچولے'' بھی ایسی

درندگی اور کمینگی سے شرماتے ہیں جو ملعون قادیان اپنے نام نہاد صحابہ کی عزتوں سے کر گزرتے تھے۔ پھر اس نظارہ سے فراغت کے بعد قادیانی ملعون اور ان کے بھڑوے مرید بیٹھ کر ان عورتوں کے چہروں پر گول منہ والی، لمبے منہ والی کے تبصرے کرتے اور حظ اٹھاتے۔

اسی کا اثر تھا کہ مرزا محمود پسر ملعون قادیان نے قادیان میں خطبۂ جمعہ میں ایک خط پڑھ کر سنایا۔ پھر وہ اخبار الفضل قادیان میں شائع ہوا کہ مرزا قادیانی کبھی کبھی زنا کر لیا کرتا تھا۔ (کوئی مائی کا لال قادیانی، رہتی دنیا تک اس حوالہ کا انکار نہیں کر سکے گا، ہے ہمت تو کریں جرأت) مرزا قادیانی جھوٹے مدعی نبوت قادیان کے یہ کرتوت ہیں۔ اور اس پر مستزاد یہ کہ اس کے بڑے بیٹے نام نہاد خلیفہ قادیان نے تو بدکاری، زنا کاری اور آبرو ریزی کا وہ شرمناک میلہ لگایا کہ خود اس کے اپنے مرید قادیان میں چلّا اٹھے۔ درجنوں کتابیں لکھی گئیں جو مرزا محمود قادیانی کے گھناؤنے کردار کی ناقابل تردید شہادتوں پر مبنی آج بھی موجود ہیں جو ''افاک اثیم'' کے شیطانی خلوتوں و جلوتوں پر دو دھاری تلوار کا کام دینے کے لئے مظلوم و مقہور، خواتین قادیان کی آہوں اور سسکیوں کی ترجمانی کے لئے تیار ہیں۔ حد ہو گئی کمینہ پن کی کہ انہیں کتابوں اور دستاویزات میں دیگر متاثرہ قادیانی خواتین کی شہادتوں کے علاوہ خود مرزا محمود کی بیٹی کی شہادت موجود ہے کہ میرے باپ نے میرے ساتھ جنسی درندگی کا کامیاب اور فاتحانہ کھیل کھیلا۔ مرزا ناصر ہو یا مرزا طاہر یا مرزا مسرور: ایں خانہ ہمہ آفتاب است

آج پھر اسی ملعون گھرانہ کی ایک خاتون مرزا ناصر کی پوتی اور مرزا طاہر کی نواسی خود نوحہ کناں ہے کہ دو خلیفوں کی عزت تیسرے خلیفہ کے سالا نے برباد کر دی ہے۔ آڈیو ٹیپ میں اس متاثرہ خاتون کی چیخ و پکار، چلّانا اور نوحہ کرنا رونگٹے کھڑے کر دیتا ہے، لیکن ہمارے لئے جائے افسوس تو ضرور ہے، جائے حیرت بالکل نہیں۔ اس لئے کہ یہ اس راسپوٹینی خاندان کی روایات کا تسلسل ہے۔ تاریخ اپنے آپ کو دہرا رہی ہے۔ طرفہ یہ کہ اس بچی کی عزت تار تار کرنے والے بنیادی کردار کے متعلق کہا جا رہا ہے کہ وہ قادیانی خلافت کا مضبوط امیدوار ہے۔ قادیانی روایات کے مطابق انتخاب تو درست معلوم ہوتا ہے کہ ملعون قادیان مرزا قادیانی، مجسم شیطان قادیان مرزا محمود کی گدی کا جانشین ایسے ہی ہونا چاہئے۔ مرزا محمود نے اپنی بیٹی کو ہوس رانی کا نشانہ بنایا۔ اس کا خلیفہ سادس اس کی پڑپوتی اور پڑنواسی سے سالہا سال داد عیش میں مصروف بکار خاص رہا ہے۔ طابق النعل بالنعل! مرداں چنیں کنند لعنت بر جملہ پسران فرنگ

جس گروہ نے خدا تعالیٰ، مصطفیٰ کریم ﷺ، اہل بیت رضی اللہ عنہم اجمعین، اولیاء امت اور امت مسلمہ کی اہانت میں کوئی کمی نہیں چھوڑی، ان سے ''ندا'' کی صدا بدلہ لے سکتی ہے؟ ملعون قادیان یہ کیسی غلیظ فصل کو تیار کر کے گیا ہے؟: ''پستی کا کوئی حد سے گزرنا دیکھے''

امریکی نژاد قادیانیوں کے پاکستان میں قتل......ایک قادیانی جال

جناب ساجد غنی اعوان

قادیانی خاتون وجیہہ فاروق سواتی کا تعلق ضلع مانسہرہ کے ایک گاؤں داتا سے تھا۔ان کے والد فاروق محکمہ تعمیرات عامہ (سی اینڈ ڈبلیو) میں کلرک تھے۔یہ ایمپائر سینما کے عقب میں دو کمروں کے چھوٹے سے سرکاری کوارٹر میں اپنی تین بیٹیوں، دو بیٹوں اور زوجہ شفیعہ کے ساتھ رہتے تھے۔موصوف شراب نوشی، جوئے کی لت اور بدکاری کے کاموں کی وجہ سے شہر بھر میں بدنام تھے۔وجیہہ کے دادا عبدالسبوح ضلع کچہری ایبٹ آباد میں عرائض نویس تھے۔ان کی ابتدائی تعلیم قادیان کی بتلائی جاتی ہے۔ایبٹ آباد کچہری کے قریب ہی ایک کرایہ کے مکان میں رہتے تھے۔وجیہہ فاروق کے پردادا عبدالغنی مرزا غلام احمد قادیانی کے اوّلین مصاحبین میں سے تھے۔خاندانی طور پر یہ ''مولوی'' خاندان کہلاتا تھا۔علاقہ کے زمینداروں نے اس خدمت کے عوض اس خاندان کو گزر بسر کے لئے ''سیری'' زمینیں عطا کر رکھی تھیں۔

وجیہہ فاروق ۲۴/اکتوبر ۱۹۷۴ء کو پیدا ہوئیں۔۱۹۷۸ء میں ان کی بڑی بہن عامرہ فاروق عرف للّی اور گورنمنٹ کالج ایبٹ آباد کے ایک لیکچرار کا جنسی سکینڈل عام ہوا۔وجیہہ فاروق کے چچا ماسٹر عبدالوحید نے اس بدنامی کی وجہ سے عامرہ فاروق کو قتل کرنا چاہا۔اس موقع پر ہنگامہ آرائی کے دوران فائر اس کی اپنی بہن اور عامرہ فاروق کی پھوپھی مس حبیبہ کو لگ گیا اور وہ موقع پر چل بسی۔مس حبیبہ اس وقت برن ہال سکول ایبٹ آباد میں ٹیچر تھیں۔اس قتل کی پاداش میں ماسٹر عبدالوحید کو جیل بھیج دیا گیا۔جہاں وہ بھی موت سے ہمکنار ہوا۔

دسمبر ۲۰۲۱ء میں واجبی سا خاندانی پس منظر رکھنے والی قادیانی خاتون وجیہہ فاروق کے قتل کو میڈیا نے ''ایک ارب پتی امریکی نژاد خاتون'' کے عنوان سے رپورٹ کیا۔وجیہہ فاروق سرکاری کوارٹر سے اُٹھ کر محلات کی مالکہ کیسے بنی؟ اس کی زندگی میں یہ انقلاب کیونکر بپا ہوا؟ کیا قسمت کی دیوی واقعی اس پر مہربان تھی یا پھر وہ صرف ایک مہرہ کے طور پر استعمال ہوئی اور قتل کر دی گئی؟ یہ کہانی دل دہلا دینے والی ہے۔

میڈیا رپورٹس کے مطابق وجیہہ فاروق ۱۶/اکتوبر ۲۰۲۱ء کو امریکہ سے براستہ لندن اسلام آباد پہنچیں۔وہاں ان کے موجودہ شوہر رضوان حبیب بنگش نے انہیں ائیر پورٹ پر **Receive** کیا۔مبینہ طور پر انہیں اسی روز قتل کر کے لاش لکی مروت میں دفنا دی گئی۔ابتدائی طور پر وجیہہ فاروق کے بیٹے عبداللہ کی

رپورٹ پر تھانہ مورگاہ راولپنڈی میں اس کے اغواء کا مقدمہ درج کیا گیا۔ پولیس نے اپنی تفتیش شروع کی۔ اس دوران اس کے شوہر رضوان حبیب بنگش کو بھی شامل تفتیش رکھا گیا۔ مختلف جہتوں سے تفتیشی امور مکمل ہو جانے پر ۲۲؍دسمبر ۲۰۲۱ء کو رضوان حبیب بنگش کو گرفتار کیا گیا۔ گرفتاری کے بعد رضوان حبیب بنگش نے قتل کا اعتراف کرتے ہوئے لکی مروت کے تھانہ پیزو کے حدود میں پہاڑوں کے دامن میں واقع ایک گھر میں اس کی قبر کی نشاندہی کی۔ لاش راولپنڈی لائی گئی اور پوسٹ مارٹم کے بعد سرد خانے میں منتقل کر دی گئی۔ ۳۱؍دسمبر ۲۰۲۱ء کی میڈیا رپورٹس کے مطابق مقتولہ کی لاش اس کے بھائی کے سپرد کر دی گئی ہے جسے وہ امریکہ لے جانا چاہتے ہیں۔ حالانکہ وہ ایبٹ آباد یا چناب نگر کے قادیانی مرگھٹ میں اس کی تدفین کر سکتے تھے مگر قادیانی روایات کے مطابق ایک بار پھر پاکستان دشمنی کا مظاہرہ کیا گیا۔ اس موقع پر قادیانی جماعت کی طرف سے مقتولہ کے بیٹے سے یہ بیان دلوایا گیا ہے کہ چونکہ ہم پاکستان میں محفوظ نہیں ہیں اور ہم اپنی ماں کی قبر پر پاکستان میں دعا تک نہیں کر سکتے لہٰذا ہم اپنی ماں کی لاش کو امریکہ لے کر جا رہے ہیں۔ حالانکہ ۲۰۱۷ء میں ایک قادیانی خاتون کا نڑیاں ایبٹ آباد میں انتقال ہوا۔ ان کے ورثاء نے حبیب اللہ کالونی میں واقع قادیانی مرکز میں ان کی رسومات ادا کیں اور داتا ضلع مانسہرہ میں واقع قادیانی مرگھٹ میں اس کی تدفین کی گئی۔ اس پر کسی نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔ وجیہہ فاروق کے ورثاء بھی ایسا کر سکتے تھے مگر ان کا ایجنڈا ملک عزیز کو دنیا میں بدنام کرنا ہے۔ اسلام اور پاکستان کے خلاف سازشیں کرنا ہی ہمیشہ سے قادیانی وطیرہ ہے۔

رضوان حبیب بنگش، وجیہہ فاروق سے عمر میں تقریباً نصف تھا جب ۲۰۱۴ء میں اس کی وجیہہ سے شادی ہوئی۔ کہا جاتا ہے کہ وجیہہ فاروق نے ایک جال بُن کر رضوان حبیب کو پھنسایا تھا۔ ربوہ ٹائمز کی رپورٹ کے مطابق وجیہہ فاروق امریکہ سے رضوان حبیب بنگش سے جائیداد کے امور نبٹانے کے لئے پاکستان آئی تھیں۔ ۲۰۲۰،۲۱ء میں رضوان حبیب بنگش اور مقتولہ کے درمیان چپقلش کے کئی معاملات عدالتوں میں بھی زیر سماعت رہے۔ ۲۱؍جون ۲۰۲۱ء کو مقتولہ نے ایک مقدمہ بعنوان ''وجیہہ فاروق بنام رضوان حبیب بنگش، فیملی جج VII ایبٹ آباد کے روبرو اپنے وکیل کے ذریعہ ایک درخواست گزاری جس میں لکھا گیا'' یہ مقدمہ عنوان میں مابین فریقین بروئے جرگہ برادری راضی نامہ ہو گیا ہے اور مابین فریقین اب کوئی نزاع باقی نہیں رہا۔ ہر دو فریقین راضی خوشی آباد ہو گئے ہیں۔ اور من مدعیہ اب مزید کسی قسم کی دادرسی برخلاف مدعا علیہم نہیں چاہتی اور مدعیہ اپنا دعویٰ بصیغہ دستبرداری واپس کرنا چاہتی ہے۔ استدعا ہے کہ دعویٰ مدعیہ بصیغہ دست برداری برائے راضی نامہ داخل دفتر فرمایا جائے۔'' اسی روز شام پونے سات بجے تھانہ نواں شہر ایبٹ آباد میں وجیہہ فاروق نے ریپ کی ایک ایف آئی آر ایک مقامی وکیل قمر علی شاہ کے خلاف

درج کروائی۔ یہ گتھیاں سلجھتے ہی سلجھیں گی۔ کیا اس قتل کی وجہ صرف میاں بیوی کی ناچاقی تھی؟ کیا اس قتل کی وجوہات میں وجیہہ کا کوئی اور آشنا بھی شامل تھا؟ یا اس قتل کی وجہ رضوان حبیب بنگش کی دولت اور جائیداد بنی؟ یہ منظر نامہ اور بھی زیادہ خوفناک اور ڈراؤنا ہے۔ ماضی کے جھروکوں میں جھانکیں تو یہ لڑیاں ایک تہہ بہ تہہ سازش کی صورت میں باہم پیوست نظر آتی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ وجیہہ فاروق کی والدہ شفیعہ کے سلیم الدین ناظر امور عامہ چناب نگر (ربوہ) سے قدیمی اور قریبی تعلقات ہیں۔ شفیعہ اس وقت بھی جب کہ وجیہہ کا قتل ہوا، چناب نگر (ربوہ) ہی میں مقیم تھیں۔ سردیاں عموماً وہ ایبٹ آباد بلال ٹاؤن والے گھر میں نہیں بلکہ چناب نگر (ربوہ) ہی میں گزارتیں ہیں۔ وجیہہ کے دوسرے شوہر اور قاتل رضوان حبیب بنگش کے قادیانی خلیفہ مرزا مسرور احمد کے سالے محمود شاہ (نداء کیس فیم) ناظر اصلاح وارشاد چناب نگر (ربوہ) سے وسیع کاروباری مراسم بتائے جاتے ہیں۔ جو دبئی تک پھیلے ہوئے ہیں۔ مبینہ طور پر کہا جاتا ہے کہ چناب نگر (ربوہ) میں اسلحہ کی ترسیل بھی رضوان حبیب بنگش کے ذریعہ ہوتی رہی ہے۔ قادیانی وجیہہ فاروق ایک دل پھینک خاتون واقع ہوئی تھیں۔ 21 سالہ رضوان حبیب بنگش کو اس نے شیشے میں اتار لیا۔ جب کہ اس وقت وہ ایک ارب پتی، عالمی شہرت یافتہ کارڈیالوجسٹ ڈاکٹر مہدی علی قادیانی کی منکوحہ تھیں۔

ڈاکٹر مہدی علی چوہدری چناب نگر (ربوہ) کے محلّہ دارالرحمت راجیکی روڈ، قادیانی عبادت گاہ بیت ناصر کے قریب رہتا تھا۔ ان کے والد کا نام چوہدری فرزند علی تھا اور آرائیں خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ ڈاکٹر مہدی علی ۳۰،۲۵ سال پہلے امریکہ گئے تھے۔ وہاں کی شہریت اختیار کی۔ سرجیکل انسٹرومنٹ کا دنیا بھر میں ان کا وسیع پیمانے پر کاروبار تھا۔ وہ چناب نگر میں واقع اپنے گھر میں ایک انٹرنیشنل ہارٹ انسٹیٹیوٹ بنانا چاہتے تھے۔ جس پر وہ میلنز ڈالر خرچ کرنا چاہتے تھے۔ طاہر انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی چناب نگر (ربوہ) میں بھی انہوں نے بہت بڑی فنڈنگ کی تھی۔ قادیانی قیادت کی طرف سے انہیں فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ایک شعبہ انٹرنیشنل ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے نام پر بنانے کے لئے آمادہ کرلیا گیا۔ چونکہ ان کے نام میں بھی ''مہدی'' آتا تھا لہٰذا اس انسٹیٹیوٹ کا نام ''مہدی انسٹیٹیوٹ'' تجویز ہوا۔ اور وہ ملینز ڈالر جو اس پر خرچ ہونے تھے قادیانی قیادت نے ان سے وصول کئے۔ ان کے گھر پر بھی قبضہ کر کے ''کریسنٹ سکول'' بنا دیا گیا۔ آخری بار جب وہ مئی ۲۰۱۴ء میں پاکستان آئے تو انہیں قادیانیوں کے گیسٹ ہاؤس ''دارالضیافت'' میں قادیانی سیکورٹی حصار میں ٹھہرایا گیا۔ ۲۶ مئی ۲۰۱۴ء کو اپنی بیوی وجیہہ فاروق، سالی اور بچوں کے ہمراہ ''بہشتی مقبرہ'' میں مدفون اپنے والدین کی قبروں پر ''حاضری'' کے لئے علی الصبح سوا پانچ بجے پہنچے۔ جہاں انہیں دو نقاب پوش افراد نے فائرنگ کر کے قتل کر دیا۔ ڈاکٹر مہدی علی کو گیارہ گولیاں لگیں۔ قبرستان میں

ڈیوٹی پر موجود مسلح گن مین نے اس موقع پر کوئی مداخلت نہیں کی اور نا ہی قاتل کا تعاقب کیا گیا۔ ورثاء (وجیہہ فاروق بیوی) کی طرف سے ایف آئی آر لانچ نہیں کروائی گئی۔ دنیا بھر کے قادیانیوں کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ انہیں ''بہشتی مقبرہ'' میں دفن کیا جائے۔ اس کے لئے وہ ساری زندگی قادیانی جماعت کو فنڈنگ کرتے ہیں۔ لیکن ڈاکٹر مہدی علی نام نہاد کو بہشتی مقبرہ میں قتل ہونے کے باوجود یہاں دفن نہیں کیا گیا۔ بلکہ اس کی بیوی وجیہہ فاروق قادیانی اسے اٹھا کر بیرون ملک لے گئی۔ اس کی لاش کو کیش کرایا گیا۔ ملک عزیز پاکستان کے خلاف بین الاقوامی میڈیا پر قادیانی لابی نے ایک **Campaign** بپا کی۔ ''مسیحا کو قتل کر دیا گیا۔ پاکستان اقلیتوں کے لئے غیر محفوظ ملک ہے۔ بنیادی انسانی حقوق کو روند دیا گیا وغیرہم''۔ قادیانی لابی نے اس قتل کو ''مولویوں'' پر ڈالتے ہوئے قبرستان کے ایک خادم (عبدالمجید شاکر ولد بشیر احمد قوم راجپوت) جو قادیانی جماعت کا تنخواہ دار ملازم تھا سے اپنی من مرضی کی ایف آئی آر درج کروائی۔ ایف آئی آر میں درج قبرستان کے چوکیدار کا بیانیہ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے اسے مکمل طور پر فیڈ کیا گیا ہو۔ ''یہ قتل مذہبی منافرت کی بناء پر ہوا۔ ڈاکٹر مہدی امریکن نیشنل ہیں۔ وقف عارضی پر پاکستان آئے ہوئے تھے۔'' سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا ربوہ کے قبرستان کے چوکیداروں کو ہر باہر سے آنے والے قادیانی سے متعلق ایسی معلومات فراہم کی جاتی ہیں؟ کیا قبرستان کے چوکیدار کو ہر فارنر کا **most updated status** بھی معلوم ہوتا ہے؟ کیا قبرستان کے چوکیدار کو قاتلوں نے قتل کرتے وقت یہ بھی بتایا تھا کہ وہ یہ قتل مذہبی منافرت کی بناء پر کر رہے ہیں؟ یہ تمام باتیں اور معلومات قبرستان کے چوکیدار کے منہ میں کس نے ڈالیں؟ اس قتل کے اصل **Beneficiary** کون تھے؟ قادیانی کلٹ یا اس کے ورثاء (وجیہہ فاروق)؟ اس موقع پر کیوں خاموش دکھائی دیتے ہیں؟

قادیانی قیادت نے ڈاکٹر مہدی علی کے قتل سے ایک تیر سے کئی شکار کئے۔ ڈاکٹر مہدی علی سے ''مہدی انسٹیٹیوٹ'' کے نام پر حاصل کئے گئے فنڈز غصب کئے گئے۔ چناب نگر میں اس کے گھر پر قبضہ کیا۔ اس کے دیگر اثاثہ جات حاصل کرنے کے لئے اپنی ہی مہرہ وجیہہ فاروق کو آگے رکھا گیا۔ دنیا بھر میں پاکستان کو بدنام کیا گیا۔ بیرونی دنیا میں قادیانیوں کے لئے ویزے، اسائلم اور دیگر مراعات کلیم کی گئیں اور بالآخر ڈاکٹر مہدی علی قتل کیس کو بھی دبا دیا گیا۔

۲۰۱۴ء ہی میں وجیہہ فاروق نے رضوان حبیب بنگش سے شادی رچالی۔ ایبٹ آباد کے جس گھر میں وجیہہ فاروق اپنی والدہ کے ساتھ رہائش پذیر تھیں وجیہہ کی ایک دوست اور وکیل شبنم نواز کے مطابق اس کی تزئین و آرائش پر کروڑوں روپے لاگت آئی۔ جب کے اس گھر کی قیمت ایک ارب روپے کے قریب بتائی جاتی ہے۔ اس گھر میں لاکھوں کا ایک ایک پرندہ ہے اور ایک ایک کتے کی قیمت دس دس لاکھ روپے

ہے۔ وجیہہ کے ایک بیان کے مطابق یہ گھر اسے اس کی والدہ کی طرف سے تحفہ میں دیا گیا ہے۔ واضح ہو کہ ان کا خاندانی پس منظر جیسا کہ تمہیدی طور پر بیان کیا گیا ہے، ایسی شاہانہ طرز زندگی سے کبھی سرفراز نہیں رہا تھا۔ پیسے کی یہ ریل پیل ڈاکٹر مہدی علی اور رضوان حبیب بنگش کے دم قدم ہی سے وابستہ تھیں اور یہ بساط قادیانی قیادت نے اپنے مقاصد کے لئے بچھا رکھی تھی۔

وجیہہ فاروق کا اپنے شوہر رضوان حبیب بنگش کے ہاتھوں قتل اس امر کا غمّاز ہے کہ یہ دونوں مہرے قادیانی قیادت کے ہاتھوں پٹ گئے۔ مبینہ طور پر رضوان حبیب بنگش کے بیعت فارم پر محمود شاہ ناظر اصلاح و ارشاد چناب نگر (ربوہ) کے دستخط ہیں۔ واقفان حال یہ بھی کہتے ہیں کہ ڈاکٹر مہدی علی کے قتل میں رضوان حبیب بنگش بھی شامل تھا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق پنجاب پولیس نے وجیہہ فاروق کے قتل میں گرفتار رضوان حبیب بنگش کو ڈاکٹر مہدی علی کے قتل میں بھی شامل تفتیش کرلیا ہے۔ ڈاکٹر مہدی علی اور وجیہہ فاروق کے قتل کا یہ ''کھرا'' چناب نگر میں موجود قادیانی قیادت تک پہنچتا ہے۔

جیسے مادہ سانپ اپنی بھوک مٹانے کے لئے اپنے ہی بچوں کو کھا جاتی ہے مرزائیت بھی ایسے ہی حرص اور لالچ میں اپنے ہی پیروکاروں کو کھائے جا رہی ہے۔ چناب نگر (ربوہ) کے اندرون خانہ حالات میں ایسی بے شمار دردناک کہانیاں زبان زد عام ہیں۔ وہاں عام شہریوں کے ہونٹ سی دیئے گئے ہیں۔ زبانیں خاموش ہیں۔ دماغ شل ہیں۔ بنیادی انسانی حقوق سلب ہیں۔ شہری سراپاء حزن وملال ہیں۔ چناب نگر (ربوہ) کے اندر ہونے والے جرائم، گینگ ریپس، چوریوں، ڈکیتوں اور قبضہ گروپس کی زیادہ تر شکایات امور عامہ کے دفتر ہی میں درج کی جاتی ہیں اور وہیں نمٹا بھی دی جاتی ہیں۔ سرزمین ربوہ پر یہ سارے جرائم قادیانی قیادت کی منصوبہ بندی اور ان کے مفادات کے لئے کئے جاتے ہیں۔ دفتر امور عامہ میں شکایات کے ڈھیر لگے رہتے ہیں جب کہ تھانہ کی حیثیت وہاں واجبی رہتی ہے؟ کیا ریاست کے اندر ریاست کا یہ وجود بغاوت نہیں ہے؟ کیا ریاست پاکستان اس اندوہ ناک معاشرہ میں کبھی کوئی کردار ادا کر سکے گی؟ کیا اس'' اندھیر نگری چوپٹ راج'' میں قانون بھی کبھی اپنی راہ پا سکے گا؟

قبول اسلام

مسلم حیات قوم چھٹہ سکنہ چناب نگر نے سوموار بعد نماز ظہر جامع مسجد حق نواز شہید جھنگ صدر میں حضرت پیر نصرت علی نقشبندی کے ہاتھ پر قادیانیت پر لعنت بھیج کر اسلام قبول کرلیا۔ نومسلم نے یہ عہد کیا کہ آج کے بعد میرا مرزا قادیانی کے ماننے والوں قادیانی یا لاہوری سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں۔

مولانا ظفر علی خان اور فتنۂ قادیانیت

قسط نمبر: 4　　حکیم عنایت اللہ نسیم سوہدروی

اسی پر بس نہیں حکومت اپنی حد تک پورے تشدد سے حملہ آور تھی، ادھر مولانا بھی ڈٹ گئے۔ چنانچہ ۲۲ نومبر ۱۹۳۴ء کو ملک معظم شاہ برطانیہ اور اس کے توسط سے پوری مسیحی دنیا کے نام کھلا خط اردو اور انگریزی میں شائع کیا گیا۔ جس میں مرزا غلام احمد کے ان اقوال وخرافات کو پیش کیا گیا۔ جو انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام اور دیگر بزرگوں کی شان میں کیں اور مطالبہ کیا گیا کہ اس فرقۂ ضالہ کو مسلمانوں سے الگ، غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ جس کا مسلمانوں سے کسی قسم کا تعلق مذہبی نہ ہو۔ مولانا نے مکتوب مفتوح میں جو ''زمیندار'' کے ڈیڑھ دو صفحوں پر مشتمل تھا۔ آخر میں لکھا کہ:

۱...... قرآن مجید حضرت مریم علیہا السلام اور مسیح علیہ السلام کو صدیقہ اور کلمۃ اللہ کے القاب سے یاد کرتا ہے۔ اس کے خلاف میرزائے قادیاں کی بکواس کی تاب مسلمان نہیں لا سکتے۔ اس سلسلہ میں جو انسدادی تدابیر اختیار کی جائیں، مسلمان آپ کے سپاس گزار ہوں گے۔ ۲...... ایک شاہی فرمان کے ذریعے ظفر اللہ خان کے تقرر پر خط تنسیخ کھینچا جائے۔ اس لئے کہ یہ شخص اپنے مذہبی عقیدہ کی رو سے مجبور ہو کر ساری دنیا کے مسلمانوں کو کافر سمجھتا ہے۔ ۳...... قادیانیوں کو ایک جداگانہ غیر مسلم فرقہ قرار دیا جائے۔

(۲۲ نومبر ۱۹۳۴ء ظفر علی خان مالک ومدیر ''زمیندار'' لاہور)

اس سیدھے سادے اور بے ضرر مطالبہ کے جرم میں ''زمیندار'' کی دو ہزار کی ضمانت ضبط کر لی گئی اور مزید تین ہزار روپیہ ''زمیندار'' سے اور ایک ہزار روپیہ کریمی پریس سے طلب کیا گیا۔ جہاں ''زمیندار'' چھپتا تھا۔ یہ نوٹس ۸ دسمبر ۱۹۳۴ء کو موصول ہوا۔ مگر جنوری ۱۹۳۵ء میں ''زمیندار'' نئی آن سے پھر آ موجود ہوا۔ جس کی وجہ اسلامیان (متحدہ) ہند کا ''زمیندار'' کو اپنا ترجمان سمجھنا اور اسے زندہ رکھنے کا جذبہ تھا۔ چنانچہ ۹ دسمبر ۱۹۳۴ء کے ''زمیندار'' میں ''زمیندار کا نیا امتحان'' کے عنوان سے یہ شعر لکھنے کے بعد:

دست از طلب ندارم تا کار من برآید　　یا جاں رسد بجاناں یا جاں زتن برآید

مولانا ظفر علی خان اپنے نام سے یوں رقم طراز ہوئے: ''میرزا غلام احمد کادیانی کی جھوٹی نبوت کا پول کھولنے کے جرم میں حکومت نے ''زمیندار'' سے تین ہزار روپیہ کی ضمانت لینے کے ساتھ اس کا بیس ہزار روپیہ کا (یہ اس زمانے کی رقم ہے) مطبع ضبط کرنے سے جو گہرا زخم لگایا تھا۔ اس کے مندمل ہونے کی کوئی شکل

نہ نکلی تھی کہ اسی وضع کے ایک اور جرم کی پاداش میں آج اس نے چار ہزار روپیہ چہرہ شاہی کی ضمانت مانگی ہے۔ تین ہزار روپیہ ''زمیندار'' سے اور ایک ہزار روپیہ کریمی پریس سے جہاں ''زمیندار'' طبع ہوتا ہے۔ جرم یہ ہے کہ میں نے حضور تاجدار انگلستان اور حضور ممدوح کی وساطت سے ساری مسیحی دنیا کے نام وہ مکتوب مفتوح کیوں لکھا اور چھاپا۔ جس میں ممدوح سے بحیثیت حامیٔ دین مسیح یہ التجا کی گئی ہے:

(اوّلاً) حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام اور حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام کی عزت کو مرزا غلام احمد قادیانی کے فحش اور اشتعال انگیز حملوں سے بچانے کے لئے کوئی مؤثر کارروائی کی جائے۔ جو اس شخص کی کتابوں میں کئے گئے ہیں۔ جنہوں نے مسلمانوں اور مسیحیوں دونوں کا دل دکھانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ یعنی میرزا مذکور کی ان کتابوں کو ضبط کیا جائے۔

(ثانیاً) چوہدری ظفر اللہ خان کے تقرر پر خط تنسیخ کھینچا جائے کہ ان صاحب کے عقیدہ میں تمام مسلمان کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ اس لئے ایسا شخص مسلمانوں کا نمائندہ نہیں ہوسکتا۔

(ثالثاً) قادیانیوں کو جداگانہ اقلیت قرار دیا جائے۔

اس افتتاحیہ کے آخر میں مولانا نے فرمایا: ''مسلمانوں میرا ایک ہی سوال ہے۔ کیا آپ ''زمیندار'' کی ضمانتوں اور ضبطیوں سے ہیبت زدہ ہوکر حق اور باطل کے اس معرکے میں جس میں ہم اور آپ سر دھڑ کی بازی لگا کر شریک ہوچکے ہیں، پسپا ہوجائیں گے اور غلام احمد قادیانی کو اپنا پیغمبر مان کر محمد مصطفیٰ ﷺ کی ختم المرسلینی کا دامن چھوڑ کر ہار جائیں گے؟ (زمیندار ۹؍دسمبر ۱۹۳۴ء)

ساتھ ہی ''سرشت مرد مومن'' کے عنوان سے حسب ذیل نظم انہی دنوں شائع ہوئی:

اگر چندہ کی حاجت ہے تو کر دعویٰ رسالت کا　بغیر اس ڈھونگ کے چندہ مہیا ہو نہیں سکتا
سنا ہے قادیاں میں بانسری بجتی ہے گوکل کی　مگر ہر بانسری والا کنہیّا ہو نہیں سکتا
یہ آساں ہے کہ بدلے جون اور بچھو بنے لیکن　کبھی بھی شہد کی مکھی سے تتیا ہو نہیں سکتا
اگر مکہ سے بھی وہ ڈھچوں ڈھچوں کرتا آجائے　قیامت تک خر عیسیٰ گویّا ہو نہیں سکتا
مجدد الف ثانی سے غلام احمد کو کیا نسبت　ثریٰ کتنا بھی اونچا ہو ثریّا ہو نہیں سکتا
برادر خواندگی کی شرط اگر ہے میرزائیت　قیامت تک بھی ہم سے یہ تو بھیّا ہو نہیں سکتا
سرشت مرد مومن کا بدلنا غیر ممکن ہے　چنبیلی کا پودا بھٹ کٹھیا ہو نہیں سکتا
وطن کے پوجنے والو تعلق نوع انساں کا　تلاطم سے محبت کا تلیّا ہو نہیں سکتا
جسے اسلام کی عزت پہ کٹ مرنا نہ آتا ہو　مسلمانوں کے بیڑے کا کھویّا ہو نہیں سکتا

یہ وہ دور تھا کہ ادھر ’’زمیندار‘‘ اور ظفر علی خان پر عتاب ہو رہا تھا۔ ادھر ڈیرہ دون سے مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کو احرار کانفرنس قادیان میں گرفتار کر کے گورداس پور لے جایا گیا اور جس پر مسلمانان لاہور کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں حکومت کے ان اقدامات کی مذمت کی گئی اور اعلان کیا گیا کہ مسلمان اس فتنہ کا آخری دم تک مقابلہ کریں گے۔ انہی دنوں طلبائے مسلم یونیورسٹی علی گڑھ نے جن میں جناب شریف چشتی، انور صدانی، راقم (نسیم سودھروی) سردار عبدالوکیل خان اور چند دوسرے احباب شامل تھے۔ یہ فیصلہ کیا گیا کہ مولانا کو علی گڑھ یونیورسٹی آنے کی دعوت دی جائے۔ کیونکہ ان دنوں مسلم یونیورسٹی، طبیہ کالج پر قادیانیوں کا قبضہ تھا۔ ڈاکٹریٹ پرنسپل کالج چن چن کر وہاں قادیانی جمع کر رہے تھے۔ ادھر ’’الفضل‘‘ میں یہ اعلان شائع ہو گیا کہ خلیفہ نورالدین کے فرزند عبدالسلام عمر اسی طرح علی گڑھ کو فتح کریں گے۔ جس طرح طارق نے ہسپانیہ پر قبضہ کیا تھا۔ راقم، یونین کے سیکرٹری عمران احمد انصاری کا خط لے کر لاہور پہنچا۔ جس میں مولانا کو علی گڑھ آنے کی دعوت دی گئی تھی۔ مولانا ان دنوں آئے دن ’’زمیندار‘‘ سے طلب کردہ اور ضبط شدہ ضمانتوں اور پریس کی ضبطی کی وجہ سے کچھ پریشان تھے۔ مگر اس وجہ سے کہ مسلمانوں کی اس درس گاہ کو قادیانی اثرات سے محفوظ کرنا ضروری ہے۔ فوراً تیار ہو گئے اور دو دن بعد ۲۶ر نومبر کو علی گڑھ پہنچ گئے۔ مولانا کے دورۂ علی گڑھ کی روداد ’’زمیندار‘‘ کے خصوصی نمائندے کے قلم سے درج ذیل ہے:

’’طلبائے مسلم یونیورسٹی کی دیرینہ آرزو تھی کہ علی گڑھ یونیورسٹی کا وہ مایہ ناز فرزند جس کے دم قدم سے ہندوستان میں اسلام اور ملت بیضا کی روایات زندہ ہیں۔ ایک مرتبہ آئے اور مردہ دلوں کو پیام زندگی سنائے۔ مگر مولانا کی ادبی، سیاسی وصحافی سرگرمیاں اور آئے دن کی دیگر مصروفیات ومشکلات ومصائب کے پیش نظر ان کی تشریف آوری از قبیل محالات معلوم ہوتی تھی۔ پھر زمیندار پر جو تازہ افتاد پڑی۔ اس نے مولانا کے آنے کو اور مشکل بنا دیا تھا۔ اب معلوم ہوتا تھا کہ طلباء کی آرزو آرزو کی حد سے تجاوز کر کے حسرت کی شکل اختیار کرے گی۔ مگر رب کعبہ کے الطاف کریمانہ کو کچھ اور ہی منظور تھا:

تقدیر اگر کچھ تھی تو تدبیر تھی کچھ اور

خیر تو نومبر (۱۹۳۴ء) کے ’’زمیندار‘‘ میں مولانا کی آمد کی خبر شائع ہوئی تو یہ خبر یونیورسٹی کے طول وعرض میں برقی رو کی طرح پھیل گئی۔ مگر دوسرے ہی روز اطلاع ملی کہ پروگرام منسوخ ہو گیا۔ چنانچہ ایک خاص قاصد (راقم) کے ذریعے مولانا کو علی گڑھ آنے کی دعوت دی گئی۔ جسے انہوں نے قبول کر لیا اور ۲۶ر نومبر کو تشریف آوری کا پروگرام بن گیا۔ مولانا کی آمد پر یونیورسٹی کا عجیب سماں تھا۔ طلباء جوق در جوق ہار لئے اسٹیشن پر پہنچ رہے تھے۔ ٹرین کے آنے سے ایک گھنٹہ پہلے ہی پلیٹ فارم طلباء سے اٹ گیا تھا۔ شہر

کے سر برآوردہ زعماء حافظ عثمان اور دیگر سبھی لوگ موجود تھے۔ جونہی ٹرین اسٹیشن کی حدود میں داخل ہوئی، فضا اللہ اکبر، ظفر علی خان زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی۔ ان کا عدیم النظیر استقبال کیا گیا۔ طلباء موٹر کو سجا کر لائے تھے۔ جس کے سامنے یہ شعر آویزاں تھا:

نور خدا ہے کی حرکت پر خندہ زن　　　پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

طلباء نے موٹر کا انجمن بند کر کے اپنے ہاتھ سے موٹر کو کھینچا اور تمام طلبہ بلند آواز سے یہ شعر پڑھ رہے تھے:

عالم اسلام کے نور نظر بد دل نہ ہو　　　آج سارا عالم اسلام تیرے ساتھ ہے

مولانا کا رات یونیورسٹی یونین ہال میں استقبال کیا گیا۔ جناب شریف چشتی نے استقبالیہ نظم پڑھی اور مولانا پر پھول برسائے گئے۔ بعد میں مولانا نے اپنی تقریر میں مسائل حاضرہ پر تبصرہ کرتے ہوئے قادیانی فتنہ کا کھل کر ذکر کیا اور طبیہ کالج میں قادیانیوں کے غلبہ پر ارباب یونیورسٹی کو لتاڑا۔ جاری ہے!!!

حافظ نثار احمد الحسینی کا سانحہ ارتحال

علاقہ چھچھ پاکستان کے ضلع اٹک کا ایک مشہور علاقہ ہے یہ ۸۴ گاؤں پر مشتمل ہے۔ یہ وسیع عریض سرسبز شاداب ہونے کے ساتھ ساتھ مردم خیز بھی ہے۔ کئی نامور ہستیاں جن پر بجا طور پر اہل چھچھ فخر کرنے کے مستحق ہیں۔ بالخصوص علماء چھچھ جن کی وجہ سے پوری دنیا میں اس علاقے کا نام روشن ہے اور اس علاقہ کو کثرت علماء کی وجہ سے بخارا ثانی بھی کہا جاتا ہے۔ انہی علماء میں سے ایک مولانا حافظ نثار احمد الحسینی تھے۔ حافظ صاحب مارچ ۱۹۶۳ء علاقہ چھچھ کی ایک چھوٹی سی بستی قاضی پورہ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے حفظ قرآن مولانا زبیر احمد عثمان صاحب سے کیا۔ ۱۹۸۵ء میں میٹرک کا امتحان دیا۔ درس نظامی کی ابتدائی کتابیں مولانا ایوب صاحب اور مولانا عبدالرؤف سے پڑھیں، دورہ حدیث جامعہ اشرفیہ سے مکمل کیا۔ دورہ تفسیر مولانا سرفراز خان صفدر سے بڑھا۔ مولانا قاضی زاہد الحسینی کے خلیفہ مجاز تھے۔

آپ ۱۵/دسمبر ۲۰۲۱ء بروز بدھ ظہر کے وقت انتقال ہوا۔ ۱۶/دسمبر دن ۱۱ بجے نماز جنازہ ہوا، نماز جنازہ مولانا قاضی ارشد الحسینی نے پڑھائی، ہزاروں افراد نے شرکت۔ اللہ تعالیٰ حضرت کے درجات بلند فرمائے۔ حافظ صاحب نے ساری زندگی احقاق حق اور ابطال باطل میں گزار دی۔ موصوف محقق عالم دین تھے، کئی کتابوں کے مصنف بھی تھے۔ عالمی مجلس تحصیل حضرو کے سرپرست تھے، مجلس کی طرف سے قاضی مشتاق احمد امیر عالمی مجلس راولپنڈی، مولانا محمد طیب مبلغ اسلام آباد، محمد ناصر ناظم مالیات مجلس راولپنڈی نے وفد کی صورت میں حافظ صاحب کے لواحقین سے تعزیت کی اور مغفرت کی دعا کی۔

تبصرہ کتب

تبصرے کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے ...... مبصر: مولانا اللہ وسایا

جواہرات ناصریہ: ترتیب: جناب محمد بیگ شعیب: صفحات: ۳۲۴: قیمت: درج نہیں: ناشر: ادارہ زادراہ فیصل آباد: ملنے کا پتہ: خانقاہ جامع مسجد رحمت العزیز گوکھووال فیصل آباد!

جامع دارالقرآن مسلم ٹاؤن فیصل آباد کے شیخ الحدیث حضرت مولانا غلام فرید عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ پیر طریقت حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہم کے خلیفہ مجاز ہیں۔ ان کی زیر سرپرستی، حضرت خاکوانی مدظلہم کے مواعظ اور تربیتی مجالس کے ملفوظات اس کتاب میں جمع کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ حرمین شریفین، ملائیشیا و تھائی لینڈ کے سفرناموں کی سرگزشت کو بھی اس کتاب کا حصہ بنا دیا گیا۔ گویا علمی جواہرات، پرتاثیر ملفوظات کے علاوہ معلومات کا ذخیرہ جمع کر دیا گیا ہے جو اپنے اندر علمی و روحانی و معلوماتی تاثیرات رکھتا ہے۔ امید ہے کہ اہل ذوق قدر کریں گے۔

جواہر القرآن لمشکلات القرآن: مؤلف: مولانا محمد یوسف: صفحات: قریباً آٹھ سو: قیمت درج نہیں: ملنے کا پتہ: ادارہ خدام القرآن جامع مسجد محمدی تیلی محلہ مری روڈ راولپنڈی!

شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خان کی تفسیر جواہر القرآن سے مولانا محمد یوسف مؤلف نے پہلے حصہ میں ربط سورہ اور خلاصۃ القرآن اور دوسرے حصہ میں مختلف آیات مبارکہ کی توضیح و تشریح کی ہے۔ زیادہ تر مختلف فرقوں کے درمیان جن مسائل پر بحث و تمحیص ہوتی رہتی ہے اس کو زیر بحث لا کر اپنا موقف پیش کیا ہے۔ مؤلف کی محنت قابل داد ہے۔ خود یہ جمعیۃ اشاعت التوحید والسنۃ سے وابستہ ہیں وہ رنگ کتاب میں جگہ جگہ نمایاں ہے۔ کتاب پر اشاعت التوحید کے حلقہ کے رہنماؤں کی تقاریظ ہیں۔ جو ان کے نقطہ خیال سے کتاب کی ثقاہت کی دلیل ہے۔ کاغذ مناسب ہے، طباعت و جلد معیاری ہیں۔ کتاب میں علمی مباحث ہیں جنگ و جدل سے پہلوتہی کی ہے، لیکن اپنا مؤقف بلاکم و کاست بیان کیا ہے۔

بنات النبی یعنی رسول اکرم ﷺ کی چار صاحبزادیاں: مؤلف: مولانا عبدالحمید تونسوی مدظلہم: صفحات ۱۵۲: ناشر: مرکز رحماء بینہم جامع مسجد صدیقیہ تنظیم اہل سنت ابدالی روڈ چوک نواں شہر ملتان۔

کتاب ہذا کے مؤلف حضرت مولانا عبدالحمید تونسوی صاحب باصلاحیت ادیب وخطیب، مقرر

ومصنف ہیں۔ آپ کی کئی تصانیف منظر پر آ کر خراج تحسین وصول کر چکی ہیں۔ آپ کی تحریر میں جلال کی بجائے اعتدال اور تلخی کی بجائے مٹھاس ہوتی ہے۔ الفاظ نرم اور دلائل گرم پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ زیرنظر کتاب کے باب اول میں قرآن مجید، احادیث نبویہ اور ائمہ اہل بیتؓ کے اقوال سے ۲۱ مدلل حوالہ جات سے اپنا مؤقف ثابت کیا ہے۔ باب دوم میں امامیہ کے نامور علماء کی ۳۹ عدد تصریحات وتوضیحات باحوالہ درج کی ہیں۔ باب سوم میں تین اشکالات کے جوابات اور باب چہارم میں مقدمہ ڈیرہ غازی خان بسلسلہ بنات النبی ﷺ کا متن مؤرخہ ۷/اکتوبر ۱۹۶۷ء کا عکس شائع کر کے کتاب کی ثقاہت کو مزید وقیع بنا دیا گیا ہے۔ یہ کتابچہ بقامت کہتر وبقیمت بہتر کا اعلیٰ نمونہ ہے۔ ایسے محقق علماء کی کاوشوں سے ہم بوڑھوں کو خوشی حاصل ہونا فطری امر ہے اور اس وقت جو میری کیفیت ہے مطالعہ کے وقت شاید آپ کی بھی ایسی ہوگی کہ واقعی یہ مدلل ومبرہن اس عنوان پر قابل قدر دستاویز ہے۔

مولانا قاری جان محمد رشیدی کا انتقال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوگومنڈی کے امیر اور جامعہ اشرف العلوم گوگومنڈی کے بانی ومہتمم مولانا قاری جان محمد رشیدی ۱۶ نومبر کی شام کو انتقال کر گئے۔ آپ ۱۹۶۲ء سے مجلس تحفظ ختم نبوت کے رکن تھے۔ اس زمانہ قرطاس رکنیت بھی آپ کے پاس محفوظ تھا۔ اپ جامعہ رشیدیہ کے قدیمی فضلاء میں سے تھے شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ نے گوگومنڈی میں دینی خدمات کے لئے آپ کا انتخاب فرمایا۔ اپ ایک درویش منش عالم اور ذی استعداد عالم دین تھے طبیعت میں سنجیدگی، دوراندیشی، متانت وشرافت اور روحانیت کا غلبہ بدرجہ اتم موجود تھا۔ علاقہ بھر دل وجان سے عقیدہ ختم نبوت کے فروغ کے لئے جدوجہد کرنے کو اپنی دینی فریضہ سمجھتے تھے۔ آپ کی نماز جنازہ ۱۷ نومبر کو بہت بڑے گراؤنڈ میں ادا کی گئی آپ کے بڑے فرزند مولانا محمد عمران نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے آپ کے جنازہ میں شرکت کی۔ اللہ پاک مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے۔ آمین!

مولانا قاری محمد الیاس اوکاڑہ کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اوکاڑہ کے امیر مولانا قاری محمد الیاس کے والد گرامی ۲۶/دسمبر ۲۰۲۱ء انتقال کر گئے۔ مرحوم اکابرین ختم نبوت، تبلیغی جماعت کے بزرگوں سے والہانہ محبت رکھتے تھے۔ جب تک صحت رہی سالانہ چناب نگر ختم نبوت کانفرنس میں قافلے کے ساتھ شریک ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ قاری صاحب کے والد گرامی کی آخرت کی منازل آسان فرمائے۔

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ!

ختم نبوت کانفرنس محمدی مسجد سانگی پنوعاقل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پنوعاقل کے زیر انتظام ۱۸؍نومبر ۲۰۲۱ء بعد نماز مغرب محمدی مسجد سانگی میں ختم نبوت کانفرنس زیر نگرانی بھائی غلام مرتضیٰ، زیر صدارت مولانا مفتی ذبیح اللہ جتوئی منعقد ہوئی۔ مولانا محمد حسین ناصر، جناب حافظ عبدالغفار شیخ، مولانا عبدالحفیظ سومرو، مولانا محمد حامد عباسی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی و دیگر علماء کرام کے بیانات ہوئے۔ علماء کرام نے اپنے بیانات میں عقیدہ ختم نبوت اور قادیانیوں کی سرگرمیوں سے مسلمانوں کو آگاہ کیا۔

ختم نبوت کانفرنس قصبہ روڈہ پتوکی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت و جامع مسجد علی المرتضیٰ پتوکی کے زیر اہتمام ۱۹؍نومبر ۲۰۲۱ء ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ تلاوت قاری محمد شعیب آف لاہور، ہدیہ نعت مولانا آصف رشیدی، مولانا عثمان فاروق اور مولانا عبدالقادر جیلانی نے پیش کیا۔ مولانا عبدالرزاق مجاہد، مولانا عبداللہ شاہ لاہور، مولانا نادر صدیقی جہلم کے بیانات ہوئے۔ خصوصی محنت مولانا محمد عبداللہ اور پیر مسعود قادری اور قاری عبداللہ رحیمی نے کی۔

ختم نبوت کانفرنس مرکزی جامع مسجد پنوعاقل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پنوعاقل کے زیر انتظام ۲۱؍نومبر ۲۰۲۱ء بعد نماز عشاء مرکزی جامع مسجد پنوعاقل میں عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس زیر سرپرستی مولانا خلیل الرحمٰن انڈھڑ، زیر صدارت صاحبزادہ مولانا غلام اللہ ہالیجوی اور زیر نگرانی ضلعی مبلغ مولانا محمد حسین ناصر منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز قاری ضمیر احمد کی تلاوت سے ہوا۔ مولانا سائیں عبدالمجیب قریشی، مولانا اللہ وسایا، قاری جمیل احمد سکھروی، مولانا محمد راشد حمادی مدنی اور مولانا قاضی احسان احمد کے بیانات ہوئے۔ بیانات میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں سے مسلمانوں کو آگاہ کیا۔ نقابت کے فرائض مولانا حافظ عبدالغفار شیخ نے ادا کئے۔ کانفرنس کو کامیاب کرنے کے لئے مولانا محمد حسن جتوئی اور ان کے رفقائے کرام نے بھرپور محنت کی۔

ختم نبوت کانفرنس حویلیاں وہری پور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حویلیاں کے زیر اہتمام ۲۵ نومبر ۲۰۲۱ء بعد مغرب جامع مسجد سیدنا خالد

بن ولیدؓ گجراتاں حویلیاں میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس سے مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور، مولانا محمد زکریا (ٹیکسلا) مولانا توصیف احمد کے بیانات ہوئے۔ جب کہ ۲۸ نومبر کو بعد نماز ظہر جامع مسجد بیت المکرّم ہری پور میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس سے مولانا اللہ وسایا، مفتی عبدالواحد قریشی، قاضی مشتاق احمد، مولانا محمد طیب اور مولانا عتیق الرحمٰن کے بیانات ہوئے۔

تحفظ ختم نبوت کورسز (بذریعہ ملٹی میڈیا پروجیکٹر) و کانفرنسز مانسہرہ، ایبٹ آباد، ہری پور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۱۹ تا ۲۹ نومبر ۲۰۲۱ء ختم نبوت کورسز (بذریعہ ملٹی میڈیا پروجیکٹر) اور کانفرنسز منعقد کئے گئے۔ کورسز کے انعقاد کے لئے تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس نے بھرپور تعاون کیا۔ مدرسہ سراج العلوم ٹھاکرہ، جامع مسجد ابوبکر صدیقؓ، مدرسہ تعلیم القرآن بسیاں تحصیل بالاکوٹ، جامع مسجد ختم نبوت پکھل جامعہ حسینیہ شنکیاری، جامع مسجد نمرہ، مدرسہ حسنین کریمین، بفہ میرا، مانسہرہ پبلک اسکول، جامع مسجد ابوہریرہؓ ڈب نمبر۲، مقصود پلازہ اپر منزل قلندرآباد، جامع مسجد حنفیہ داتا، جامع مسجد سرائیاں، مدرسہ عرفان العلوم ڈھانگری بالا، تکیہ والی مسجد دیبگراں سمیت متعدد مقامات پر کورسز منعقد ہوئے۔ الحمدللہ! مدارس، مساجد، اسکول میں بارہ ختم نبوت کورسز ہوئے۔ جن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چناب نگر کے مبلغ مولانا توصیف احمد کے عقیدہ ختم نبوت، رفع ونزول مسیح، ظہور مہدی علیہ الرضوان، قادیانی اور دوسرے کافروں میں فرق، قادیانی کافر کیوں؟، قادیانی غدار وطن جیسے اہم عنوانات پر لیکچر ہوئے۔ آخر میں تمام کورسز میں شرکاء سے سوالات بھی کئے گئے۔ رفقاء تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس کی طرف سے کتاب ختم نبوت کورس انعام میں دی گئی۔ جملہ کورسز کی صدارت مولانا سید عبدالقادر شاہ، مفتی عبدالرشید، مولانا وقار احمد، مولانا سید امین شاہ ترمذی، مولانا محمود الحسن شاہ، مولانا سید قاسم شاہ، مولانا فضل خالق، مولانا لیاقت شاہ، مولانا عبدالقدیر، مفتی محمد شہزاد نے کی۔ جب کہ مفتی وقارالحق عثمانی، بھائی عابد لغمانی، مولانا احمد، سید بلال احمد شاہ، محمد رئیس نے انتظامی امور کو سنبھالا۔

ختم نبوت کانفرنس مدینہ کالونی پتوکی

۳۰؍نومبر ۲۰۲۱ء جامعہ قاسمیہ مدینہ کالونی میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ تلاوت مولانا محمد قاسم انور، ہدیہ نعت مولانا محمد عثمان قصوری نے پیش کیا۔ جب کہ شیخ الحدیث مولانا زاہد الراشدی، مولانا اللہ وسایا، مولانا عبدالرزاق مجاہد ضلعی مبلغ، مولانا عتیق الرحمٰن، مسلک اہل حدیث کے حافظ حسن محمود کمیرپوری، مسلک بریلوی کے ترجمان پروفیسر مولانا جاوید اکرم نورانی کے بیانات ہوئے۔ مولانا محمد عبداللہ انور، قاری عبداللہ رحیمی، پیر مسعود قادری، پروفیسر مسعود الحسن، قاری نور محمد شاکر، مولانا محمد عثمان کامران، مولانا طارق مدنی نے دن رات محنت کر کے کانفرنس کو کامیاب بنایا۔ اختتام پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

مظفر گڑھ، لیہ اور بھکر میں ختم نبوت کورسز

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد ساجد کے زیراہتمام یکم تا۱۲دسمبر۲۰۲۱ء ضلع مظفر گڑھ، لیہ اور بھکر میں متعدد کورسز کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں خصوصی شرکت شیخوپوری کے مبلغ مولانا فضل الرحمٰن منگلا نے کی، انہوں نے پروجیکٹر کی مدد سے اسباق پڑھائے۔ یکم دسمبر۲۰۲۱ء کو جامعہ معہد الخیر میں ایک روزہ تحفظ ختم نبوت کورس۔ ۷؍دسمبر کو بعد نماز ظہر جامع مسجد رحمانیہ منڈی ٹاؤن بھکر میں۔ ۸؍دسمبر کو بعد نماز ظہر جامع مسجد حنظلہ چوہان نگر بھکر میں۔ ۷و۸دسمبر کو بعد نماز مغرب جامعہ مسجد گلزار مدینہ دریا خان میں کورسز ہوئے۔ آخر میں سوال وجواب کی نشست بھی ہوئی۔ ۱۰؍دسمبر کو مرکزی جامع مسجد توحیدیہ چوک اعظم میں بعد نماز مغرب تحفظ ختم نبوت کورس منعقد ہوا جس میں سوالات کے جوابات دینے والے شرکاء میں مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے انعامات بھی تقسیم کئے گئے۔ جامع مسجد ۶۸ کھمبی اڈہ، جامع مسجد ۶۸ میں بعد عشاء ڈیڑھ گھنٹہ کا مختصر کورس کروایا گیا۔ ۱۱،۱۲؍دسمبر۲۰۲۱ء کو گورمانی شہر کوٹ ادو میں مولانا قاری حماد گرمانی امیر جمعیت کوٹ ادو کی زیر سرپرستی کورس منعقد ہوا۔ جس میں کثیر تعداد میں اسکول وکالج کے طلباء نے شرکت کی۔ ۱۳دسمبر کو مدرسہ وسکول ضیاء لقرآن للبنات اڈا گورمانی میں ۲۰۲۱ دن ۱۱بجے ایک روزہ کورس ہوا۔ جس میں علاقہ بھر سے اسکول کی طالبات نے شرکت کی۔ ۱۴؍دسمبر۲۰۲۱ء کو جامعہ الخیر للبنات احسان پور میں صبح دس بجے کورس جب کہ ۱۳، ۱۴دسمبر۲۰۲۱ء کو جامعہ کاشف العلوم وجامع مسجد بلال کوٹ ادو میں دوروزہ کورس منعقد ہوا۔ مولانا محمد عمیر مہتمم جامعہ ہذا اور مفتی محمد زاہد نے جماعت کی طرف سے طلباء میں انعامات تقسیم کئے۔ آخر میں شرکاء سے سوالات کئے گئے جواب دینے والوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

ختم نبوت انعام گھر لاہور

۸دسمبر۲۰۲۱ء کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یونٹ سبزہ زار لاہور کے زیراہتمام ’’ختم نبوت انعام گھر‘‘، فیصل ایونٹ کمپلکس سبزہ زار لاہور میں دارالعلوم مدنیہ کے مہتمم، جمعیت علماء اسلام لاہور کے سرپرست شیخ الحدیث مولانا محبّ النبی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مہمان خصوصی مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمٰن، ن لیگ سابق ایم این اے مہر اشتیاق احمد ڈوگر، معروف مصنف محمد متین خالد، مولانا عبدالنعیم، پیر رضوان نفیس، مولانا عبدالشکور یوسف، مولانا ظہیر احمد قمر، قاری محمد شفیق، حاجی محمد شفیق، مولانا شیر احمد، مفتی محمد عثمان، قاری فضل الرحمٰن سمیت علماء، قراء، سٹوڈنٹس اور عوام الناس نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ شرکاء سے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت، حیات اور نزول عیسیٰ، ظہور امام مہدی اور مرزا قادیانی کے

کذب، دجل اور فریب کے متعلق سوالات کئے گئے اور صحیح جواب دینے والوں کو قیمتی انعامات دیئے گئے۔ کوئز پروگرام میں کالجز، یونیورسٹیز، اکیڈمیز، سکولز اور دینی مدارس کے طلباء کرام نے سینکڑوں کی تعداد میں شرکت کی۔ ختم نبوت انعام گھر میں موٹر سائیکل محمد ریاض قادری کے حصہ میں آئی۔

ختم نبوت کانفرنس بسلسلہ افتتاح باب ختم نبوت مرغزار سوسائٹی لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، وانتظامیہ مرغزار سوسائٹی لاہور کے زیر اہتمام ۱۱ دسمبر ۲۰۲۱ء کو تحفظ ختم نبوت کانفرنس بسلسلہ افتتاح باب ختم نبوت ٹینکی والی پارک مرغزار سوسائٹی لاہور میں شیخ الحدیث مولانا محبّ النبی اور صدر مرغزار سوسائٹی چوہدری محمد شہزاد چیمہ کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں مولانا اللہ وسایا، معروف دانشور اوریا مقبول جان، معروف اینکر جسٹس ریٹائرڈ نذیر احمد غازی، متحدہ جمعیت اہل حدیث کے سید ضیاء اللہ شاہ بخاری، شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمٰن، سیکرٹری جنرل مجلس لاہور مولانا علیم الدین شاکر، مولانا عبدالنعیم، مولانا شیر احمد، مولانا محمد قاسم، مولانا عبدالشکور یوسف، حاجی محمد شفیق، مولانا محبوب الحسن طاہر، مفتی نظام الدین اشرفی، جماعت اسلامی کے رہنما میاں مقصود احمد، قاری جمیل الرحمٰن اختر، پیر میاں محمد رضوان نفیس، سہیل انوار رانا، ایم پی اے ندیم بارا، چوہدری محمد صدیق، سید احسان گیلانی، آغا قمر رضوان، ریاض احمد چنڑ، قاری محمد شفیق، حاجی محمد شفیق، قاری اکمل الحسن سمیت کانفرنس میں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے امت کے تمام طبقات نے بھرپور انداز میں شرکت کی۔ علماء نے مرغزار سوسائٹی کے صدر چوہدری شہزاد چیمہ اور اہلیان مرغزار کو باب ختم نبوت نام رکھنے پر خراج عقیدت پیش کیا۔

مولانا عزیز الرحمٰن ثانی کا دورہ قصور

۱۱/ دسمبر ۲۰۲۱ء بروز ہفتہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا عزیز الرحمٰن ثانی قصور تشریف لائے اور مختلف پروگرامات میں خطاب فرمایا۔ الہ آباد ضلع قصور کے پنجاب کالج میں بھائی محمد عمر کی کاوش سے بیان ہوا۔ کنکوڈیا کالج، عزم نو کالج میں سید خالد شاہ کی کاوش سے بیان کیا۔ چونیاں وکلاء بار روم میں صدر بار، جنرل سیکرٹری بار روم سمیت وکلاء نے شاندار استقبال کیا، مولانا نے وکلاء میں بیان کیا، اس کے بعد مٹھائی بھی تقسیم کی گئی۔ اس موقع پر مولانا عزیز الرحمٰن ثانی کے ساتھ مولانا عبدالرزاق مجاہد، مولانا فاروق، مولانا محمد عثمان، مولانا کفایت اللہ، مفتی طاہر مبین، مولانا عمران و دیگر احباب مختلف علاقہ جات سے تشریف لائے۔ بعد نماز ظہر چھبر گاؤں کی مسجد میں مولانا عزیز الرحمٰن ثانی کا بیان ہوا۔ بعد نماز عصر جامعہ مدرسہ احسن المدارس کنگن پور میں مولانا ثانی کا بیان ہوا۔ شرکاء میں مجلس تحفظ ختم نبوت کا لٹریچر بھی تقسیم ہوا۔

بعد نماز مغرب جامع مسجد بھاگیوال ضلع قصور مولانا مقصود احمد کے ہاں بیان ہوا۔ بعد نماز عشاء جامع مسجد اٹاری ویرک گاؤں کی جامع مسجد میں مولانا عزیز الرحمٰن ثانی کا بیان ہوا۔

مبلغین ختم نبوت کا تبلیغی دورہ ضلع پاکپتن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین مولانا عبدالحکیم نعمانی ومولانا محمد خبیب نے ۱۱ تا ۱۴ دسمبر ۲۰۲۱ء چار روزہ دورہ بسلسلہ ختم نبوت کورسز، خطبات جمعہ اور دروس ختم نبوت کیا۔ تبلیغی دورہ کا آغاز عارف والا شہر سے ہوا۔ مدرسہ عربیہ فاروقیہ، جامع مسجد نور این بلاک عارف والا، جامع مسجد مدنی و مدرسہ حنفیہ فرید نگر پاکپتن، جامعہ دارالعلوم حنفیہ فریدیہ، جامعہ عائشہ للبنات صالحات، جامعہ فاطمۃ الزہراء للبنات، جامعہ دارالعلوم فریدیہ، جامعہ فیض القرآن نزد سٹاپ ملکہ ہانس، جامع مسجد فاروق اعظم المعروف موہلانوالی والی مسجد ملکہ ہانس، جامع مسجد کرنالیاں والی اور جامع مسجد چک سردول سمیت متعدد مقامات کا دورہ کر کے ایک درجن سے زائد پروگرامات منعقد کئے۔

ختم نبوت کانفرنس باغبانپورہ لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۲ دسمبر ۲۰۲۱ء کو تحفظ ختم نبوت کانفرنس ومفسر قرآن سیمینار جامع مسجد امن باغبانپورہ لاہور میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر مولانا خواجہ عزیز احمد کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ بڑی تعداد میں فرزندان توحید اور شمع ختم نبوت کے پروانوں نے شرکت کی۔ کانفرنس میں مولانا محمد امجد خان، مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا عبدالکریم ندیم، پروفیسر حافظ ظفر اللہ شفیق، مولانا مظفر حمید وٹو و دیگر نے خطاب کیا۔ کانفرنس میں مفسر قرآن مولانا محمد اسحاق قادری فاضل دارالعلوم دیوبند کی دینی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔

مولانا اللہ وسایا کا تین روزہ تبلیغی دورہ سرگودھا

سرگودھا کے بہت سارے چکوک کے ائمہ کرام وگرامی قدر خطباء نے مل کر اتحاد العلماء تحفظ ختم نبوت حلقہ ۴۶ اڈہ کے نام سے ایک پلیٹ فارم تشکیل دیا ہوا ہے۔ جس میں ہمہ قسم تبلیغی خدمات سمیت عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے حوالہ سے قرب وجوار کے چکوک کی بھی نگرانی رکھتے ہیں۔ ان حضرات نے مولانا اللہ وسایا کو دعوت دے کر ۶ دسمبر تا ۸ دسمبر ۲۰۲۱ء ایک تبلیغی نظم دروس قرآن مجید کے نام پر ترتیب دیئے، چناں چہ:

۶ دسمبر ۲۰۲۱ء پیر بعد از مغرب جامع مسجد شہداء چک ۴۱ جنوبی زیر انتظام مولانا محمد عرفان، بعد از عشاء جامع مسجد قادریہ چک ۳۸ جنوبی زیر اہتمام مولانا قاری ظفر عباس، ۷ دسمبر بعد از فجر چک ۳۱ جنوبی زیر اہتمام

مولانا مفتی ابراہیم خلیل، گیارہ بجے دن چک گجر پورہ نزد سلانوالی مدرسہ دارالقرآن زیراہتمام مولانا قاری محمد طاہر مسعود۔ بعدازظہر جامع مسجد رحمۃ للعالمین چک ۳۶ جنوبی زیراہتمام مولانا ساجد لطیف، مولانا مفتی محمد امتیاز۔ بعدازعصر مدرسہ نذیریہ حنفیہ چک ۶۴ جنوبی۔ بعدازمغرب چک ۱۲۵ جنوبی نزد شاہین آباد زیراہتمام مولانا محمد خباب حسین۔ بعدازعشاء مدرسہ حسینیہ سلانوالی مدنی مسجد زیراہتمام میر محمد افضل الحسینی۔ ۸ دسمبر صبح درس چک ۴۵ جنوبی زیراہتمام مولانا قاری حفیظ اللہ طاہر نائب صدر اتحاد العلماء ختم نبوت بعدازظہر چک ۳۸ جنوبی ڈنگہ زیراہتمام قاری محمد اشرف بعدازمغرب چک ۵۱ جنوبی زیراہتمام مولانا محمد قاسم بعدازعشاء چک ۳۱ جنوبی۔ اس میں مولانا عطاء الرحمٰن صدیقی مولانا قاری حفیظ اللہ طاہر مولانا محمد فیاض مدنی اور مولانا مفتی امتیاز احمد مولانا مفتی ابراہیم خلیل رہنمایان اتحاد العلماء ختم نبوت نے خصوصی شرکت فرمائی اور بیانات بھی ہوئے۔ زیراہتمام وسرپرستی خطیب چک ہذا مولانا قاری اللہ وسایا۔ ۹ دسمبر بعدازفجر درس جامع مسجد خاتم النبیین چک ۴۲ جنوبی۔ زیراہتمام امام وخطیب مولانا محمد فیاض مدنی وزادہ قاری حذیفہ۔ ان تمام پروگراموں میں ہمہ وقت مولانا محمد فیاض مدنی تبلیغی وفد کے ہمراہ رہے۔ مولانا فرید اللہ، قاری محمد اسماعیل شاکر، قاری محمد وسیم، مولانا محمد آصف، مولانا محمد عابد لطیف اور دیگر حضرات علماء کرام نے بھرپور دلچسپی کے ان پروگراموں کو کامیاب بنایا۔ تمام پروگراموں میں ختم نبوت کا لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ تمام پرگرام بہت ہی مبارک وکامیاب رہے۔ ہر جگہ پہلا بیان مولانا عتیق الرحمٰن اور آخری خطاب مولانا اللہ وسایا کا ہوا۔ الحمدللہ! (مولانا مفتی امتیاز احمد)

علماء کنونشن میانوالی

۱۴/ دسمبر ۲۰۲۱ء ۱۱ بجے دن مرکزی جامع مسجد موتی مین بازار میانوالی میں منعقد ہوا خصوصی آمد خواجہ نجیب احمد اور خواجہ سعید احمد کی ہوئی۔ نقابت مولانا عبدالرزاق، تلاوت قاری سعادت اللہ اور ہدیہ نعت قاری یوسف حامد نے پیش کیا۔ بیان مولانا عثمان علی اور مولانا فیض اللہ مدنی آف ہرنولی اور مولانا اکرام اللہ بھائی محمد احمد آف کالاباغ۔ آخری خطاب مولانا محمد نعیم مبلغ نے کیا۔ دعا خواجہ نجیب احمد نے فرمائی۔

ختم نبوت کانفرنس ہڈالی شہر ضلع خوشاب

۱۶/ دسمبر ۲۰۲۱ء بعدازنمازعشاء مرکزی جامع مسجد کلیراں والی ہڈالی شہر ضلع خوشاب میں منعقد ہوئی۔ سرپرستی حضرت خواجہ خلیل احمد نے کی۔ نقابت مولانا عبدالکریم نے اور تلاوت قرآن قاری قیام اکرم۔ نعت رسول مقبول قاری محمد شہباز آف ہڈالی نے پیش فرمائیں۔ بیان مفتی حسین احمد، مولانا نور محمد ہزاری، محمد نعیم مبلغ خوشاب، مولانا عبدالرزاق صدانی کے ہوئے۔

ختم نبوت کنونشن راول پنڈی

۱۶؍دسمبر ۲۰۲۱ء کو جامع مسجد الرحمٰن راول پنڈی میں ختم نبوت کنونشن ہوا۔ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا خالد محمود، مولانا قاضی مشتاق احمد، قاضی ہارون الرشید، مولانا محمد طارق مبلغ مجلس کے بیانات ہوئے۔

ختم نبوت کانفرنس بیٹ میر ہزار مظفر گڑھ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۱۷؍دسمبر ۲۰۲۱ء جامع مسجد ابوبکر صدیق بیٹ میر ہزار شہر ضلع مظفر گڑھ میں عظیم الشان تاجدار ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت مولانا منیر احمد نعمانی نے کی۔ تلاوت قاری محمد احسن حفیظ، ہدیہ نعت جناب عبدالرشید فاروقی نے پیش کیا۔ جب کہ شیخ الحدیث مولانا عبدالہادی، مولانا اللہ وسایا، ضلعی مبلغ مولانا حمزہ لقمان، مولانا فیاض احمد مدنی اور مولانا عتیق الرحمٰن کے بیانات ہوئے۔ میزبانی کے فرائض میاں محمد ہاشم سالار جمعیت علماء اسلام بیٹ میر ہزار نے ادا کئے۔

ختم نبوت کانفرنس مرکزی جامع مسجد رحمانیہ خوشاب

مرکزی جامع مسجد رحمانیہ خوشاب شہر میں ختم نبوت کانفرنس ۱۷؍دسمبر ۲۰۲۱ء بعد نماز مغرب تارات گئے منعقد ہوئی۔ سرپرستی حاجی علی حسن اور نقابت مولانا علی اکبر نے کی۔ تلاوت کلام پاک قاری محمد احسن لاہور اور ہدیہ نعت مصعب اور سعد برادران نے پیش کیا۔ مولانا شریف امیر ختم نبوت سٹی خوشاب، مولانا اکبر علی خوشاب، محمد نعیم مبلغ خوشاب اور مولانا نور محمد ہزاری سرگودھا کے بیانات ہوئے۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا تین روزہ دورہ راول پنڈی

۱۸، ۱۹، ۲۰؍دسمبر ۲۰۲۱ء تین دن میں ۹ پروگرام ہوئے۔ خاص کر بڑے مدارس جامعہ اسلامیہ صدر، جامعہ فاروقیہ ڈھمیال، جامعہ اسلامیہ عربیہ گلستان کالونی، جامعہ محمدیہ صادق آباد، جامعہ فرقانیہ کوہاٹی بازار، جامعہ علوم شرعیہ بیکری چوک، مدرسہ ریاض العلوم، جامع مسجد حنفیہ اسلام آباد، جامع مسجد امیر حمزہ الہ آباد میں پروگرام ہوئے۔ چناب نگر کورس کی دعوت دی گئی۔ یہ پروگرام مولانا طارق مبلغ مجلس راولپنڈی اور مولانا محمد طیب اسلام آباد کی زیرنگرانی ہوئے۔

مبلغین ختم نبوت کا تین روزہ دورہ لاڑکانہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی قائدین مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ مدظلہ کراچی، مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان، بھائی انور شاہ، بھائی صابر اور مولانا ظفر اللہ سندھی مبلغ نے لاڑکانہ وقمبر میں تین روزہ

بھرپور دورہ ۲۴ تا ۲۶ر دسمبر ۲۰۲۱ء کو کیا۔ دو درجن کے قریب پروگرامات منعقد کئے۔ جس میں خطبات جمعۃ المبارک، مدارس و جامعات میں بیانات، کورسز اور کانفرنسوں سمیت کئی پروگرام شامل ہیں۔

ختم نبوت کانفرنس لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۶ دسمبر ۲۰۲۱ء کو تحفظ ختم نبوت کانفرنس ۱۸ فٹ روڈ تاج کمپنی چوک بند روڈ لاہور میں مجلس لاہور کے نائب امیر میاں محمد رضوان نفیس کی زیر صدارت منعقد ہوئی کانفرنس سے مولانا محمد امجد خان، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، قاری سید نوار الحسن شاہ بخاری، مولانا عبدالنعیم، قاری مومن شاہ، مولانا مفتی محمد عقیل، امیر محمد افضل خان، رانا محمد عثمان قصوری، مولانا محمد قاسم گجر اور حاجی محمد اعظم خان سمیت علماء، قراء، تاجر برادری اور کثیر تعداد میں عوام الناس نے شرکت کی۔

تحفظ ختم نبوت ملٹی میڈیا پروجیکٹر کورس ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام تین روزہ ''تحفظ ختم نبوت ملٹی میڈیا پروجیکٹر کورس'' جامع مسجد مکی محلہ محمود آباد بہاول پور روڈ نزد بی سی جی چوک میں ۳۰ دسمبر ۲۰۲۱ء تا یکم جنوری ۲۰۲۲ء کو منعقد ہوا، گویا گزشتہ سال کا اختتام اور نئے سال کا آغاز ملتان میں ختم نبوت کورس سے ہوا۔ ڈیڑھ سو سے زائد محلہ کے مرد وخواتین نے شرکت کی۔ پہلے روز مولانا اللہ وسایا نے عقیدہ ختم نبوت کے تعارف میں تفصیلی روشنی ڈالی۔ دوسرے روز مولانا محمد وسیم اسلم نے قادیانی عقائد، قادیانیت و حالات حاضرہ اور حیات عیسیٰ علیہ السلام کے موضوعات پر اپنے مخصوص انداز میں پروجیکٹر کی مدد سے لیکچر دیا۔ تیسرے روز مسجد ہذا کے خطیب مولانا محمد عظیم سلیم نے ظہور امام مہدی علیہ الرضوان کے موضوع پر مفصل سبق پڑھایا۔ کورس کے اختتام پر تحریری امتحان بھی لیا گیا۔ بعد نماز عشاء مولانا پیر محمد عامر اختر خلیفہ مجاز پیر ذوالفقار نقشبندی نے بیان کیا اور کورس میں کامیاب شرکاء میں عالمی مجلس کی طرف سے انعامات اور اسناد تقسیم کیں۔

تاجدار ختم نبوت کانفرنس گھوٹکی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۳ر جنوری ۲۰۲۲ء بروز پیر بعد نماز مغرب مکی مسجد چاچڑ محلہ گھوٹکی میں تاجدار ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی سرپرستی مولانا قاری عبدالباسط اندھڑ، صدارت مقامی امیر سید نور محمد شاہ اور نگرانی ناظم عالمی مجلس مولانا محمد یوسف شیخ نے کی۔ تلاوت حافظ ریاض احمد لغاری، ہدیہ نعت جناب علی سرور گھوٹو نے پیش کیا۔ مولانا محمد شاہ نواز چاچڑ، مولانا محمد ہارون چنا، جناب عبدالخالق چاچڑ، مبلغ مولانا محمد حسین ناصر، مجاہد جمعیت مولانا مفتی سعود افضل ہالیجوی کے بیانات ہوئے۔

29 واں

سالانہ ختمِ نبوۃ کورس

نامور علماء و مناظرین و ماہرینِ فن لیکچر دیں گے

2022
5 مارچ
تا
27 مارچ 2022

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے
مرکزی دار المبلغین کے زیر اہتمام

زیر سرپرستی

پیر طریقت رہبر شریعت
حضرت
ولی کامل
مولانا حافظ محمد ناصر الدین خان خاکوانی نقشبندی مجددی حفظہ اللہ صاحب
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

بمقام
مدرسہ عربیہ ختم نبوۃ
مسلم کالونی
چناب نگر

✹ کورس میں شرکت کے خواہشمند حضرات کیلئے کم از کم درجہ سادسہ یا بی اے پاس ہونا ضروری ہے ✹ شرکاء کو کاغذ قلم، رہائش خوراک، نقد وظیفہ، منتخب کتب کا سیٹ دیا جائے گا، جس کی قیمت تقریبا پانچ ہزار ہوگی ✹ کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا کامیاب ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی نیز پوزیشن حاصل کرنے والوں کو اضافی کتب دی جائیں گی داخلہ کے خواہشمند سادہ کاغذ پر درخواست ارسال کریں جس میں نام، ولدیت، مکمل پتہ اور تعلیمی تفصیل لکھی ہو۔

✹ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے

درخواستوں کیلئے پتہ

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت چناب نگر ضلع چنیوٹ

برائے رابطہ
مولانا عزیز الرحمٰن ثانی
0300-4304277
مولانا غلام رسول دین پوری
0300-6733670

تحفظ ختم نبوت آگاہی سیمینار

برائے پرنسپلز، ٹیچرز، پروفیسرز لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یونٹ شادی پورہ لاہور کے زیر اہتمام ختم نبوت آگاہی سیمینار برائے پرنسپلز ٹیچرز، پروفیسرز مقامی ہال پاکستان منٹ جی ٹی روڈ لاہور میں منعقد ہوا۔ سیمینار میں پرنسپل، ٹیچرز اور پروفیسرز میل فی میل نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ سیمینار میں جامعہ اشرفیہ کے پروفیسر مولانا محمد یوسف خان، پیر طریقت مولانا شاہ عبدالمعید سکھر، مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، معروف مصنف محمد متین خالد، قاری ظہور الحق، قاری محمد حنیف کمبوہ، قاری جمیل الرحمٰن اختر، مولانا خالد محمود، مولانا عبدالنعیم، مولانا سعید وقار، قاری محمد عابد حنیف، پروفیسر محمد سعید، پروفیسر محمد اختر، سر محمد ارشاد، سر محمد یونس، سر عمر فاروق گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول، پروفیسر محمد ادریس، حافظ محمد قاسم گورنمنٹ ہائی سکول پروفیسر محمد سلیم گورنمنٹ کالج برکی، پروفیسر ہمایوں شاہد گورنمنٹ ہائی سکول چڑا منڈی، سر محمد اشرف ساجد گورنمنٹ ہائی سکول، حافظ سیف اللہ اسلامیہ فاروقی ہائی سکول باغبانپورہ، حافظ عبدالحمید ہائی سکول مصری شاہ، توقیر انور، جمیل الرحمٰن طارق، عابد حسین مٹیو صدر کسان بورڈ، علی رضا المجاہد گرلز ہائی سکول، پروفیسر محمد مزمل صدیقی چیئرمین انگلش گرائمر سکول، نور محمد المجاہد پبلک ہائی سکول، مولانا طارق اللہ اقرأ روضۃ الاطفال ودیگر نے شرکت اور خطاب کیا۔ تمام احباب نے اپنی خدمات کو تحفظ ختم نبوت کے لئے اس جذبے سے پیش کیا کہ سکولز و کالجز اور یونیورسٹی کے طلباء مستقبل میں ملک کی باگ دوڑ سنبھالنے میں بنیادی کردار کرتے ہیں اس لئے نوجوان نسل کو ختم نبوت اور رد قادیانیت کے حوالہ سے آگاہی دینگے تو قادیانیت کا راستہ روکنا سہل ہو جائیگا۔ مقررین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کا کام کرنا وقت کا اہم ترین تقاضا ہے۔ زندگی کے ہر شعبہ میں تحفظ ختم نبوت کا فریضہ انجام دینا انتہائی ضروری ہے۔ موجودہ دور میں نوجوان نسل کے ایمان کا تحفظ کرنا یہ اساتذہ کے فرائض منصبی میں شامل ہے کیونکہ استاذ کی حیثیت ایک معمار کی ہے۔ عصری تعلیمی داروں میں ختم نبوت کے کام کو فروغ دے کر نوجوان نسل کا ایمان کو قادیانیوں کی سازشوں سے بچایا جاسکتا ہے۔

الحمدللہ! قرآن مجید کی فہم اور تفہیم کی طرف
ایک انوکھا، منفرد اور انقلابی اقدام

اپنے وقتِ نزول سے تا قیامت کل عالم کے ہمہ جہتی تقاضوں ضروری ہدایات (اعتقادات سے لے کر جملہ معاملات کی اصلاح تک) کامل واکمل نظامِ حیات و دستور العمل ، نیز عالمی وآفاقی جامع تعلیمات الٰہیہ کی مصدقہ (لاریب فیہ)اور محفوظ ترین آخری کتاب اللہ ''قرآن کریم'' کا مطالعہ اس اسلوبِ بیان سے جوہر کا دور نظریہ ضرورت ہے اور چیلنج بھی۔

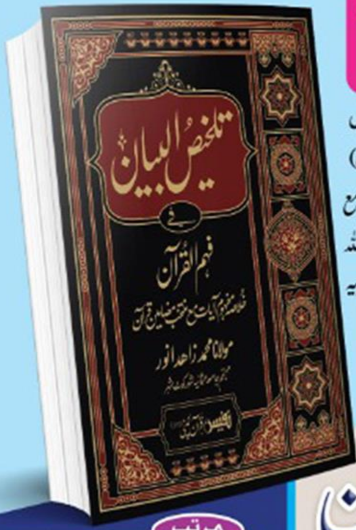

تلخیصُ البیان
فی فہمِ القرآن

- امام الاولیاء وشیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری نوراللہ مرقدہٗ کا مکمل ترجمہ قرآن عزیزاس کا جزوخاص ہے۔
- وقت کے اہم تقاضوں پر چشم کشا حقائق کی نشاندہی کرتا فکر آمیز مقدمہ۔
- آیات نمبر کے مطابق خلاصہ مفہوم آیات کا نیا اسلوب (مختصر ترین الفاظ میں مفہوم کلامِ الٰہی کو بیان کرنے کی اہم کاوش)۔
- اہم وضاحتی مقامات کے ذیل میں 110 (ایک سو دس) ایسے مضامین قرآن کا انتخاب جن کا مطالعہ طالبانِ علم کیلئے ازحد ضروری ہے۔
- 450 سے زائد اہم مضامین قرآن کی نشاندہی (بحوالہ آیات نمبر، پارہ، سورۃ)۔
- آخر میں چند اہم نوعیت کے علمی مضامین جن میں تحقیق محمود از افاداتِ محمودؒ، امام الحکمۃ حضرت شاہ ولی اللہؒ کا فہم دین کے حوالے سے خصوصی نقطۂ نظر اور فکر محمودؒ، بالخصوص خلاصہ مضامین قرآن جیسے اہم عنوانات شامل ہیں۔
- مدارس کے مدرسین، علماء وطلباء (مع عالمات وطالبات)، خطباء اور مساجد میں درس قرآن دینے والے حضرات سمیت جملہ اہم علم کیلئے وقیع علمی ومعلوماتی خزانہ۔
- عصر حاضر کے اکابر وعلماء کا پسند فرمودہ۔

مرتب

مولانا محمد زاہد انور جامعہ عثمانیہ شورکوٹ شہر
فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

"ہم عصرِ حاضر کے چیلنجز کا جواب قرآن مقدس کی راہنمائی سے دینا چاہتے ہیں یا کتاب اللہ کے مضامین کا مطالعہ (دنیا کے تمام تر باطل نظاموں کے مقابلے میں) عالمی آئین الٰہی کی حیثیت سے کرنا چاہتے ہیں تو ''تلخیص البیان فی فہم القرآن'' اس اہم ضرورت کو پورا کرنے کیلئے (اسلوبِ جدید میں) بحمد اللہ ایک عظیم معلوماتی تحفہ ہے۔ ایک بار ضرور مطالعہ کیجئے!"

انتہائی دلکش طباعت اور عمدہ کاغذ کے ساتھ مناسب قیمت پر۔

اہم مضامین کے اضافہ کے ساتھ تیسرا ایڈیشن دو جلدوں میں دستیاب ہے۔

شورکوٹ سٹی — جامعہ عثمانیہ 0332-7236793
مولانا عبدالرحیم ، محمد شاہد 0333-6769616

لاہور — مکتبہ سید احمد شہید الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور 0301 3668272
لاہور — جامعہ فتحیہ اچھرہ، مولانا قاری محمد قاسم 0300 4037315

کراچی — مکتبہ احمد جامعۃ الرشید کراچی 0323-2000775
0303-2796880